اولنا محمد اوسطنا محمد اخرنا محمد کلنا محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرور حبیب

یعنی

قصاید حبیب

از تصنیفات مولوی حمایت حسین خان مرحوم المتخلص حبیب
خلف و تلمیذ افصح الفصحا جناب مولوی ولایت حسین خانصاحب فصیح

اس مجموعہ مین قصاید مدایح و پیدایش چہاردہ معصوم علیہم السلام ہین

مطبوعہ مطبع سیدی چھتہ بازار حیدرآباد دکن

قیمت عـہ سکہ عثمانیہ ۔ سنہ ۱۳۴۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہار آئی شکر خدائے زمن
ہیں نکھرے ہوئے گلرخان چمن

لبھاتے ہیں دل عاشق زار کے
حسین و طرحدار غنچہ دہن

نہیں جامہ زیبی کی کچھ انتہا
وہ نورانی مکھڑے چھریرے بدن

وہ مستانہ پن اور وہ اٹکھیلیاں
وہ باتیں انوکھی وہ البیلا پن

چمک کر دکھاتے ہیں جوبن ہزار
وہ بازو پہ ڈھلکے ہوئے نو رتن

گلے میں سہون کے ہیں پھولوں کے ہار
کئے سرخ جوڑے ہیں زیب بدن

معطر ہیں سب انجمن کے مشام
جھکتے ہیں رہ رہکے سیب ذقن

صفائی غضب کی وہ دانتوں میں ہے
کہ غرق ندامت ہیں دُرّ عدن

نظر عاشقوں کی ٹھہرتی نہیں
وہ کندن سی رنگت وہ سیمیں بدن

وہ چلبلیں وہ باتوں میں شائستگی
نہ ابرو پہ بل نہ جبیں پر شکن

کوئی شئے نہیں قابل اعتراض
ہر اک پر ہے اک انتہا کی پھبن

کھلے ہیں ادھر تختہ ہائے گلاب
بچھائے ادھر فرش ہے یاسمن

ہوائے طرب ہے ہر اک نخل کو
اکڑتے ہیں رہ رہ کے سرو چمن

ہیں کثرت سے پھولوں کی خم نخل باغ
ہر اک شاخ گل بنگئی ہے دولہن

فلک اپنی سبزہ دکھاتا ہے جب
مہکتی ہے کوسوں تلک نسترن

نوا سنج شاخوں پہ ہیں بلبلیں
ہیں سکتے کے عالم میں زاغ و زغن

مدینہ ہے رشک ریاض جنان
ہیں حوران جنت بھی رونق فگن

ملائک کا ہر سو ہے اک ازدحام
ہر اک مرد دیندار ہے خندہ زن

گلے مل رہے ہیں بہم مومنین
عجب نور کی آج ہے انجمن

ہیں مصروف خود میر فضل علی
کہ مہمان اونہیں کے ہیں اہل سخن

گلے میں پنہاتے ہیں پھولوں کے ہار
خوشی میں کھلے ہیں سبھوں کے دہن

ادہر عطر بٹتا ہے حضار کو
معطر نہ کیونکر ہو سب انجمن

ہیں مداح حاضر قصیدے لئے
کہ اس سے سوا کیا ہے فضل حسن

ہر اک فرد بے مثل ہے مدح خوان
ہر اک مدح گو ہے وحید زمن

وہ استاد ہیں ناجی خوش بیان
جنہیں مانتے ہیں سب اہل سخن

قصیدہ وہ نایاب ہے نور کا
منور ہے جس سے یہ سب انجمن

دکھاتے ہیں جب دانش اپنی بہار
تو خوشبو سے سارا مہکتا ہے بن

قصیدہ ہی سدرہ کا اوس اوج پر
کہ ہے پست رفعت سے چرخ کہن

ہیں آشہر کے شاگرد بھی بے عدیل
ہے نایاب عمدہ ہر اک کا سخن

ہیں چاروں پسر بھی بڑے باکمال
وہ شیریں زبان ہیں وحید زمن

ضیا کی ہے سارے جہاں میں ضیا
منور انہیں سے ہے ملک سخن

غرض باری آئی جو [illegible] کی
پڑھا یہ قصیدہ بطرز حسن

مطلع

پلا ساقیا بادہ شراب سخن
کہ مستی میں ہو مدح شاہ زمن

کروں نشہ میں مدحت مصطفیٰ
رہوں مثل شیشہ نہ پنبہ دہن

قلم مین روانی ہے مثل سحاب
ہے دریاے طبع روان موجزن

شب کنفدہم ہے سواے سرور
وہ پیدا ہوا بادشاہ زمن

لقب جسکا مشہور ہے مصطفے
حسب بین نسب مین نہین کچھہ سخن

ہے کنیت ابوالقاسم ذی شرف
محمد ہے نام رسول زمن

تھا شعب ابو طالب نامدار
وہین پر ہوے آپ رونق فگن

لکھا ہے کہ تھا عہد نوشیروان
ہوا خلق جب یہہ شجاع زمن

سحر کو ولادت ہوئی روز جمعہ
بزرگی مین کوئی نہین شک و ظن

مہ و مہر نے جس سے پائی ضیا
وہ نور الہی ہے پرتو فگن

یہہ فرماتی ہین حضرت آمنہ
شکم مین جو آیا یہ غنچہ دہن

شب و روز تھی حمد پروردگار
ہر اک وقت تھی طاعت ذوالمنن

یہہ مولود ہے جان عبد مناف
یہ مولود ہے فخر اہل زمن

فرشتاک ہین ہاشم ذی وقار
ہین مصروف حمد خداے زمن

ہین شادان بہت حضرت مطلب
زبان پر ہے شکر خداے زمن

ہین مسرور عبد اللہ ذی شرف
زبان پر یہ پیہم ہین جاری سخن

ترا شکر اے خالق انس و جان
دیا تونے فرزند وہ گلبدن

کہ روشن ہے جس سے زمین و زمان
منور ہے چہرہ بوجہہ حسن

ہنسے دیتی ہین آمنہ بنت وہب
لباس بہشتی ہے زیب بدن

ملائک کا ہر سمت سے ازدحام
ہے خم بہر تسلیم چرخ کہن

مبارک سلامت کی اک دھوم ہے
ہے تہنیت جمع ہین مرد و زن

نہوتے اگر آپ دنیا مین خلق
تو کچھہ خلق کرتا نہ رب زمن

ہوئی خلق اسکے لیے کائنات
یہ ہین مطلب و مقصد ذوالمنن

وہ آیا ہے پرنور ہے جس سے خلق
زمانہ شرف پائے آپ سے
نہ ہوتی اگر ذات عالی جناب
محبت کا نشہ کی جو اک جوش ہے
مہک ہے وہ عارض میں صل علےٰ
ہے چہرے پہ زلف چلیپائے شاہ
گل رخ کی پھیلی ہے ایسی مہک
وہ دندان کہ الماس میں تمکین
وہ ابرو ہیں جن سے ہیں تیغیں خجل
یہی ہاتھ اوٹھتے ہیں بہر خدا
وہ سینہ نہیں جسمیں بغض و عناد
وہ آنکھیں کہ نرگس کو ہو جس سے رشک
مہک گیسوؤں کی ہے پھیلی ہوئی
یہ کس گلشن فیض کی مدح ہے
وہ ہیں پاؤں جو راہ حق میں چلیں
نہیں تاب جو سرکشی کرسکے
اوٹھا زندقے کا جہان سے رواج
دلبری دلوں میں سمائی ہے یہہ
ہے تسبیح و تہلیل پروردگار
مساجد میں ہر سو ہے شور اذان
خدا کو بھی جانا انہیں کے سبب

وہ آیا ہے جو ہے وحید زمن
کسیکو نہیں انسمیں جائے سخن
نہ ہوتی خلق ہوتے زمین و زمن
اوبلتی ہے چاہت میں نہر لبن
معطر ہے زلفوں سے مشک ختن
کہ خورشید تابان کی ہے یہ کرن
معطر ہیں جس سے خطا و ختن
لبوں سے خجل ہے عقیق یمن
جو دیکھیں تو آہو بھی ہوئیں ہرن
انہیں سے ہے جاری سخا کا چلن
وہ دل جس میں ہے الفت ذو المنن
وہ مژگان جو مشہور ہیں صف شکن
ہے شرمندہ خوشبو سے مشک ختن
معطر ہے خوشبو سے کام و دہن
انہیں سے تھمائے زمین و زمن
جھکائے ہوئے سر ہے ہر اہرمن
ہوئے سارے مستوں کے لشکر ہرن
دبا تا ہے شمشیر شہ یا : ہرن
مٹا کفر کا اب جہان سے چلن
نمازوں میں مصروف ہیں مرد و زن
سدا رہنما ہی ہے ان کا چلن

ہیں راضی رضائے الٰہی پہ آپ
ہے یہ بھی کہ حضرت کا شیوہ ہوا
وہ تلوار مشہور جو ذوالفقار
وہ ہے خلق جسکا نہیں بے نظیر
ہیں مصروف یاد الٰہی میں آپ
نشان نبی کا وہ دیکھیے
ہدایت کی خاطر جو آئے ہیں آپ
سزاوار ہے ہر حکومت اوسے
وہ خالق ہے رزق رسان ہے وہی
نہ وہ ہے مجسم نہ کوئی شریک
ہمیشہ سے ہے اور رہے گا سدا
جسے چاہے دم بھر میں کر دے فقیر
گدا ہے تو اک دم میں ہو مالدار
وہ مالک ہے سب سے سوا مہربان
تبھی بھیجے اک لاکھ اسی ہزار
سزاوار ہے بادشاہی
یہ دنیا ہے فانی ہے ناپائیدار
نہ ہے راحت کی جا کافرون کیلئے
مکین ہو گئے سیکڑون زیر خاک
غلامان حیدر کا شرا ہے اسے
کہ ہے بہر بہشتی وقت نزاع

یہی محو طاعت ہیں ستر و علن
وہ چلبل کی رفتار وہ بانکپن
زبانیں ہیں دو ایک ہے پر چلن
وہ ہے عدل خوش جس سے سرور دوزن
سلام علیک اے رسول زمن
بیان کر دے ہے قصہ کل وہین
زبان پر شب و روز ہے یہ سخن
کہ وہ ہے خدائے زمین و زمن
وہ ستار ہے سب کا بیتک و ظن
نہ بیٹا نہ بیٹی نہ بھائی بہن
نہ ماں باپ رکھتا ہے وہ اور نہ زن
جسے چاہے ہو بادشاہ زمن
غنی ہو تو ہو مبتلائے محن
ہیں بندوں پہ الطاف رب زمن
ہدایت کے کرتے رہے سب سخن
خدا تیری قدرت کے اے ذوالمنن
عجب بیوا ہے وفا ہے یہ زن
محب کی ہے خاطر یہ دار محن
سکانوں میں لیتے ہیں زاغ و زغن
ہو دریائے رحمت اگر موج زن
دکھی وقت نیز رح پر ہے کفن

مصیبت میں کوئی نہ آئے گا کام — بجز طاعت خالق ذو المنن
رہوں جو وصف آل پاک میں — نہ ہو ترک مجھ سے یہ فعل حسن
قلم جب اوٹھایا برائے ثنا — دکھانے لگی زور عشق کہن
... کی سے مدح و ثنا — ... نہ کیونکر ہو کام و دہن
... نظم اپنے نثر کہیں — کہ ہوں واصف بادشاہ زمن
... نظم ... کہتے ہیں وہ — جنہیں کہتے ہیں حاصل مذاق سخن
... میں اغیار کیا ذکر دوست — نہیں مجھ پہ فصاحت میں جائے سخن
گلستان میں سب ... بلبلیں — ہے رو برو گل بلبلیں کیا دہن
ازل سے ہے اک عشق آل نبی — جو ہے دین حق دے اپنا چلن
رہوں مدح خوان جب تلک زندگی — نہ ہو ترک مجھ سے یہ فعل حسن
رہیں میرے سرکار عالم میں شاد — جو دشمن ہیں ہوں مبتلائے محن
جو ہیں دوست انکے رہیں شاد کام — جو دشمن ہیں ہوں مبتلائے محن
جو ہے فرض ان پر وہ سب ہو ادا — نہ کچھ ان پہ ہو جور چرخ کہن
... آل و اولاد قایم رہیں — ملے عمر خضر ان کو اے ذو المنن
... اور ... مرتا ہے ... — ... او نیہ الطاف اے ذو المنن
جو احسان کرتے ہیں صبح و مسا — وہ خوشحال ہوں ہر شاہ زمن
جو دشمن ہیں وہ بھی ہوں سب مہربان — موافق رہے مجھ سے چرخ کہن
نہیں ... کسی کا نہ محتاج ہوں — رہے پاس ... نہ رنج و محن
ادا ہوں وہ سب جو ہیں مجھ پر دین — تو ہی ہے مددگار ہر مرد و زن

کسی کا نہ بندے کو محتاج کر — بحق حسین و بحق حسن

نہ ہے آنکھ میں روشنی دلکو چین
نہ رسوا ہو یہ عبد خوار و ذلیل
ہر اک مجھسے بیزار ہے اس سبب
میں اپنے میں پاتا ہوں دیوانگی
غموں کے سبب روح پر ہیں گزند
دکھایا ہے ہیں افلاک نیرنگیان
گرفتار ہوں معصیت کے سبب
نظر میں ہر اک کی ہوں خوار و ذلیل
مدد کا ہوں طالب نہیں تاب صبر
سوا تیرے طالب کسی سے نہو
کروں کس سے فریاد تیرے سوا
مدد کا ہوں طالب کہ مدت سے ہوں
ایمان کا طلبگار ہوں المدد
پھر اب جلد آباد ہو لکھنو
مرادات جب تو میں کرتا ہوں فن
ہوں طالب روا ہے جو بخشش کے
جو احباب میرے ہیں وہ خوش رہیں
الٰہی عطا ہو انہیں عمر خضر
سب ارکان دولت رہیں شادمان
سوا تیرے طالب کسی سے نہوں
جو محتاج ہیں انکو کردے غنی

مطالب ہیں آمین ہو بحق حسن
مشرف ہو بہر رسول زمن
کسی کا کیا کیا ہے اے ذوالمنن
کہ صدہا طرح کے ہیں مجھپر محن
ہوں ساکت نہیں رکھتا گویا دہن
ہزاروں طرح کے ہیں مجھپر محن
خطا میں خجل ہوں میں اے ذوالمنن
موافق نہیں آسمان کہن
سہوں کب تلک جور چرخ کہن
کہ ہر جنبش ہے مبتلائے محن
ستاتا ہے ناحق یہہ چرخ کہن
گرفتار رنج و بلا و محن
کہ دریائے آفت میں ہوں غوطہ زن
کہ سو من میں وان لاکھوں ہیں مرد و زن
اسی میں ہے بخشش بوجہ حسن
الٰہی بحق رسول زمن
رہے ناموس تا جدار دکن
رہے شاد والی ملک دکن
کسی طور کا ہو نہ رنج و محن
رہیں شاد خرسند اہل دکن
ہمیشہ معاون رہیں پنجتن

نکو کار رہین میر فضل علی ۔ رہین شاد یہ صاحب انجمن
سب آ آکے پڑھتے ہین اس جشن مین ۔ ہے جاری انہیں سے یہ شغل حسن
جواب حاضر جشن ہین مومنین ۔ یہہ ہین عاشق بادشاہ زمن
نجار اور طاعون ہو دفع جلد ۔ ہو غلہ بہی ارزان مرے ذوالمنن
مطالب جو ہین انکے اے کردگار ۔ برآئین وہ بہر حسین و حسن
رہین میرے سرکار عالم مین شاد ۔ نہ دنیا کا ہو کوئی رنج و محن
کوئی غم نہ دکہلا انہین ایخدا ۔ رہین شاد سب اے مرے ذوالمنن
سلامت رہین انکے اہل و عیال ۔ ہین سب دل سے یہ عاشق پنجتن

قصیدہ در حال ولادت باسعادت حضرت رسالتمآب ﷺ

آفاق مین آج آمد محبوب خدا ہے ۔ ہر اُمتی شاہِ امم محو ثنا ہے
جو دوست ہین خوش ہو کے وہ ہوتے ہین بغلگیر ۔ ہر ایک محب پہنے ہوئے سرخ قبا ہے
دیکہین تو ذرا غور سے ارباب بصیرت ۔ اس بزم مین اسوقت عجب نور و ضیا ہے
پہولے نہین جامے مین سماتے ہین ہوا خواہ ۔ ہر سمت کو اک غلغلہ صلّ علیٰ ہے
بہیجا وہ پیمبر کہ جو ہے خلق مجسم ۔ معبود کی ہم پر نظر لطف و عطا ہے
ہے منتظر آمد محبوب الہی ۔ ہر فاختہ کی سرو پہ کوکو کی صدا ہے
چہرے پہ وہ ہے نور نہین تاب نظر کی ۔ حوران بہشتی کو بہی اک شوق لقا ہے
بے وحی تکلم نہیں کرتے تہین حضرت ۔ درگاہ مین حق کی سر تسلیم جہکا ہے
جو دوست نبی کا ہے علی کا بہی ہے شیدا ۔ ہر ایک محب مورد الطاف خدا ہے
امت کا بہی خواہ نہین ہے کوئی ایسا ۔ فریاد رس ہر فقرا و امرا ہے

آفاق میں تجھی سے ہوئی ختم نبوت
بے شبہ تو ہی بندۂ مقبول خدا ہے

گو ظلم کئے امت نا اہل نے کیا کیا
شکوا کسی ظالم کا ہے نہ لب پہ گلا ہے

دندان و لب پاک نبی ہو گئے مجروح
پر ورد زبان بخشش امت کی دعا ہے

دنیا تو ہے ناچیز کوئی لیکے کرے کیا
ناجی ہے وہی جو کہ ترا مدح سرا ہے

کچھہ کام نکلتا نہیں غیرونسے کسیکا
مولا تو ہی فریاد رس شاہ و گدا ہے

شہدے ترے رتبونکو یہ سمجھیں تو نہ سمجھیں
اللہ کے آگے ترا اعزاز بڑا ہے

ستر ہویں ہے پیدا ہوئے آج احمد مختار
مسرور ہر اک مومن با صدق و صفا ہے

جعفر حسین گنہگار ہے پر کچھہ نہیں دہشت
تجھپر تو نبی کی نظر لطف و عطا ہے

یا ختم رسل آپ پہ ہے ختم رسالت
بخشش کا ہے کچھہ حصر نہ پایان عطا ہے

کام آئے اگر جان تو کیا چیز ہے جعفر حسین
نام نبی پاک پہ گھربار فدا ہے

جو چاہے عطا کردے اسے جانتے ہیں سب
احمد بخدا مالک سرکار خدا ہے

جعفر حسین اگر نظم کیا کچھہ تو ہے کیا فخر
کوئی نہ حلاوت ہے سخن میں نہ مزا ہے

جعفر حسین نہیں لائق توصیف قصیدہ
یہ نظم سنے کوئی زباندان تو خفا ہے

کس طرح سے توصیف نہ فرمائینگے حضار
آل نبی پاک کی ہر دل میں ولا ہے

جعفر حسین ز بس آمد محبوب خدا ہے
اللہ کے گھر میں بھی عجب نور و ضیا ہے

آراستہ ہے گلشن فردوس معلیٰ
ہر سمت کو اک غلغلۂ صل علیٰ ہے

حوران جنان ہوتی ہیں ہنس ہنس کے بغلگیر
زیب تن رضوان جنان سرخ قبا ہے

جامے میں سماتے ہی نہیں فرط طرب سے
حوران خوش انجام کو یہ شوق لقا ہے

ہر سرو چمن تکتا ہے اوٹھ اوٹھ کے برغبت
ہر فاختہ کی سرو پہ کوکو کی صدا ہے

ہیں جھومے ایسمیں خوشی حد سے ہے بیحد
ہر شاخ پہ بلبل ہمہ تن نغمہ سرا ہے

مطلع
اس جشن کی کیا شان ہے کیا نور و ضیا ہے
الطاف خدا شامل احوال ہوا ہے

ہر مومن دیندار ہے اس جشن میں خوشحال
گھر چھوڑ کے یان آئے ہیں سب دور سے مومن
اس جشن کی تو قدر سے معصوم ہیں واقف
فردوس کی بس بنکے ہوا آتی ہے اس جا
یہہ جلسہ ہمیشہ یونہیں ہوتا رہے یارب
یہ لوگ ہمیشہ رہیں آفاق میں خوشحال
ششدر ہوں میں یار سچ خوشی کیوں نہو ان میں
مسرور ہیں اسوقت ابو طالب ذیشان
شاداب رہے خلق میں گلزار محمد
منہ دیکھکے فرماتے ہیں یہ حضرت ہاشم
ہیں آمنہ بھی آج نہایت ہی فرحناک
سرال مدینہ ہے فرحناک زیادہ
فرماتی ہیں یہ مادر محبوب الٰہی
پورا ہوا ہے حمل کی مدت کا زمانہ
شوہر کے نہونے سے ہیں گریان بھی زیادہ
جاتا ہے نہ میں جاسکی اوس حجرہ سے باہر
دیکھا کہ اوسی حجرہ کی چھت ہوگئی ہے شق
حوران جنان چار نظر آئیں نیچے پھر
آسان ہوئی جاتی ہے اب طلق کی مشکل
اون حوروں کے چہروں سے نمایاں ہے مسرت
پھر آیا نظر خانہ کعبہ یہ علم ایک

پاکیزہ و شفاف یہان فرش بچھا ہے
جنت میں محل پائیں یہی اسکا صلا ہے
کہہ سکتے ہیں اسکو کہ یہہ دربار خدا ہے
اس جشن کو اللہ نے کیا اوج دیا ہے
قمری کی یہ ہر سرو پہ اسوقت دعا ہے
یان جشن محمد کی ولادت کا بپا ہے
فردوس میں بھی آج یہی جشن بپا ہے
سرال وطن شاد و فرحناک سوا ہے
ہم سب کے لبوں پر یہ شب و روز دعا ہے
بیٹا تجھے اللہ نے بے مثل دیا ہے
بیٹا وہ ملا ہے کہ جو محبوب خدا ہے
سب کہتے ہیں اللہ نے کیا فضل کیا ہے
خالق کے تفضل پہ مری جان فدا ہے
سامان کوئی مجھسے نہیں جمع ہوا ہے
پر دلمیں یہ کہتی ہیں کہ کیا زور مرا ہے
بلوادوں کسے پاس یہی فکر ہوا ہے
میں دلمیں یہ کہتی تھی عجب شان خدا ہے
تنہا اونکی زبان پر نہیں یہ فکر کی جا ہے
خدمت کیلئے آئے ہیں یہان آپکو کیا ہے
پہلونکی مہک گلشن جنت سے سوا ہے
یاقوت کی چہرہ دمکتی ہے کیا شان خدا ہے

پھیلا ہوا ہے چار طرف اوسکا پھریرا
یہہ دیکھکے مین ہو گئی دل مین متحیر
وہ حورین جیسے پاس در خانہ مین استاد
تب ہاتف غیبی کی سنی مین نے یہہ آواز
دکھلائے گا تو سب کو وہ خالق اکرم
توحید مین خالق کی ہین جنبان لب اطہر
کچھ کرتے ہین ورد کبھہ خالق سے مناجات
پھر دیکھا کہ ہے ابر وہ مین ایک نمایان
دکھلا دئے اللہ کی قدرت کے تماشے
سب دیکھہ لین اسکو یہ ہر اک چیز کو دیکھے
اوس طفل کو پایا جو نہ پھر اپنی جگہہ پر
اوترا پھر اوسی شان سے وہ ابر زمین پر
دل کو مرے اوس وقت ہوئی تازہ مسرت
ہین کنجیان تین ہاتہہ مین اوس نیک قمر کے
پھر دیکھا وہی ابر نمایان ہوا ناگاہ
پہلے سے زیادہ اوسے سرعت پھر آیا
آئی یہ صدا کیون ہے نہایت متفکر
تا کہہ یہہ مجھے قدرت خالق نظر آئی
پھر تین فرشتے ہوئے فوراً وہین نازل
ابریق مین ہے خلد کا پانی لئے اک تو
اور دوسرے کے پاس حریر ایک جنان کا

توصیف ہو کیا اوسمین عجب نور و ضیا ہے
ہوش آیا تو دیکھا کہ عجب شان خدا ہے
اور سجدہ حق مین پسر ماہ لقا ہے
تو پیشوا سب کا ہے تو ہی راہ نما ہے
آفاق مین یکتا تو ہی محبوب خدا ہے
سر سجدہ خالق مین بصد عجز جھکا ہے
پیدا لب انور سے عجب نور و ضیا ہے
اوس طفل کو لیکر سوئے افلاک چلا ہے
تہا لب یہ کہ یہ حبیب تو مقبول خدا ہے
پہچان لین سب اسکو یہہ محبوب خدا ہے
کیا کیا مرے دلمین ہمین وسواس پڑا ہے
دیکھا اوسی جا میرا پسر جلوہ نما ہے
اک پارچہ خل مین وہ طفل پڑا ہے
اوس سے بہی نمودار عجب نور و ضیا ہے
اوس اوجہ وہ میرا پسر جلوہ نما ہے
دلمین مرے پہلے سے تغیر جو ہوا ہے
دنیا کا تماشا وہ پسر دیکھہ رہا ہے
دیکھا کہ اوسی جا وہ پسر محو دعا ہے
چہرے سے عیان اوسکے عجب نور و ضیا ہے
اور دوسرے کے ہاتہہ مین اک طشت طلا ہے
پیچیدہ سے حسن سے با نور و ضیا ہے

انگشتری اوس پارچے کی تہ سے نکالی
نہلا چکے بچے کو تو کیا دیکھتی ہون مین
پیدا ہوئے ہین آپ وہین سب نے بتعظیم
ہے آج زمانے مین ہر اک شخص فرحناک
ہم جنکی ہین امت مین ہوا آج وہ پیدا
کس سمت ہے ساقی یہہ نہین دیر کا ہنگام
پہلے پئے معبود جہکا رند کو اپنے
سرمدی کا اثر ہونے لگا قلب مین محسوس
بیٹھے ہوئے ہین جشن مین ارباب فصاحت
پیدا ہوا وہ آج جو ہم سبکا ہے سردار
آئے ہین زیارت کیلئے چرخ سے قدسی
کرتا ہون دعا مین کہین حضار سب آ ہین
برآئین ہر اک بانی عشرت کے مطالب
حضار کے ارمان دلی جو ہین برآئین
طاعون بہی ہو دفع مرض دور ہون سارے
بیمار ہین جتنے اونہین صحت ہو بہ عجلت
جو صاحب حسرت ہین وہ ہون دین سے فارغ
ہم سب کی خطا بخش دے اے خالق اکرم
بانی ہے جو اس جشن کا وہ بہی رہے مسرور
ہمسر نہ ہو کچھ مرگ کی تکلیف دم نزع
ہم نار سقر مین نہ جلین بعد فنا کے

خلقت سے عیان جسکے عجب شان خدا ہے
انگشتین پہ اوس مہر کا نقش ایک ٹہا ہے
توقیر کی تکریم کی حرمت کی یہ جا ہے
سب ملکے یہ کہتے ہین کہ احسان خدا ہے
وہ خلق ہوا آج جو محبوب خدا ہے
لا جام طلائی کہ مسرت کی یہ جا ہے
گم گشتہ نہ ہو جائے ابہی ہوش بجا ہے
چہائی ہوئی گردون پہ مسرت کی گہٹا ہے
ہر شخص مسرت کے سبب جہوم رہا ہے
پیدا ہوا وہ آج جو محبوب خدا ہے
اس بزم کی کیا شان ہے کیا نور و ضیا ہے
صدقہ مین شہ دین کے یہ مقبول دعا ہے
جز جس کے لب پر یہی خالق سے دعا ہے
تو رحم کر اب جلد عجب وقت پڑا ہے
ہر ہوین دیدار طلب گار شفا ہے
تو ارض کا مالک ہے تو مختار سما ہے
اب دفع تو کر دے اوسے نازل جو بلا ہے
محجوب ہین ہم سب سر تسلیم جہکا ہے
لب پر یہی مجھ عاجز و مضطر کی دعا ہے
ہے تجہکو بقا اور ہر اک شے کو فنا ہے
پرسان نہین ہم سب کا کوئی تیرے سوا ہے

جو مومن دیندار رہا ہے میں جہان ہے
اوسکا ہی تو ہی مونس و غمخوار رہا ہے

دنیا میں بسر ہو گی کسی حال سے اپنی
اس عالم سے وان گذر ہے تو پھر پوچھا گیا ہے

دنیا میں بسر کر رہا ہے سگ نفس چند
ہو قریب آخر وہ الٰہی یہی دعا ہے

ہر حاجت و مشکل کا تو ہی ہے متکفل
تیرا ہی کرم ہے ہر ایک صبح و مسا ہے

سرکار کے سب مطلب دل جلد بر آئیں
بس یہ ہی تجھ سے ... کی دعا ہے

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم

ہے بسر پیدا ملک کو شادمان ہیں حور عین
کیون گلے ملتے ہین منکر آج ہین ہم مومنین

ہے گلستان جہان غیرت دہ خلد برین
آسمانوں سے زیادہ ہو گیا نور زمین

سر مکان خود بہشتی سے فزون ہے شان میں
بڑھ گئی ہے عرش اعلیٰ سے بزرگی میں زمین

جوش گل آبرو کی دید کا ہے سحر کو
شرق میں دریا چڑھا نور کی شب ہے دو چین

جیب بشر کو دیکھے رخ سے ثبات ہے حیا
آج سب مسرور ہیں کوئی نہیں اندوہگین

سارے بتخانے شکستہ ہو گئے ہیں سربسر
پست کفر و ضلالت ہو گئی ہے شان دین

مادر گیتی کا چمکا ہے ستارا ان دنوں
شان و شوکت میں سوا ہے جانتے ہیں مومنین

کہہ رہے ہیں آج سب صل علی صل علی
دور سے آتے ہیں شرکت کیلیے اہل یقین

اہل عرفان ہے ملاقاتیں ہیں یہ ہیں خلق
یاد کو باقی نہیں اہل خرد میں بغض و کین

مومنین بیٹھے ہوئے ہیں جسم ہیں ملبوس روح
آج کس شادی کی شب ہے جانتے ہیں مومنین

نہ ہو خوشی کا جوش جو دل نے یہ مژدہ دیدیا
گو سر مقصد ہے بہر تو آج جیب آستین

آج آتا ہے وہ شاہنشاہ عالم خلق میں
ایک ادنی سا گدا جس در کا ہے خاقان چین

جسکی خاطر سے بنی گلزار و رنگ ہے امان
حامیوں کا جو ازل سے ہے مددگار و معین

پست جسکے سر رفعت سے اوج آسمان — جسکے نعلین پاک سے انور ہے عرش برین
فخر ہے جسکی کنیزی حوریان خلد کو — جسکی ہے پاپوش چومنا فخر روح الامین
نام جسکا صبح و شام لیتے ہیں ہر ... — تارک دنیا ہے جو لقب شاہنشاہ دین
جسکے باعث سے ہوئے موجود دونوں جہان — دوسرا ایسا کون ہے بجز خالق کا امین
جسکی بیٹی فاطمہ زہرا سی ہے جنکا ... — خویش ہے جس شاہ کا ... حیدر علی
خلق میں مشہور ہے جو شخص محبوب خدا — باعث خلق دو عالم صاحب لولاک و مکین
اب بھی کچھ سمجھا نہ ہو تو اور کچھ بھی سن بتا — اوسکی آمد جسکے کہتے ہیں ختم المرسلین
نام نامی ہے محمد جان عالم ہو فدا — ہے یہ حسن ... محبوب ... لکھو
جسکے کیفیت سے ہو لی خود رفتگی جسکے سوا — شادمان ایسا ہوا میں ... جسکی یقین
شکر کے سجدے کئے جھک جھک کے بہم باد — پہلا ... جھکا ... تہ ...

مطلع

اے حبیب کبریا اے خسرو دنیا و دین — کون ہے وہ آپکی ہے جسکو ...

مطلع

ہاں کہ مہ ہے اسطرف آ ساقی زہرہ جبین — مجھکو پہلے ہی جھکا دے دیکھ اب ہی ...
سامنے میرے لئے مضمون نئے موجود ہیں — فضل خالق سے ہے امداد میں ...
اسطرف ہے اسے پڑی رونق آ جام و سبو — دیکھ کیفیت ... شراب العاشقین
مجھکو بھی ہو جائے جلدی نشۂ حب جناب — ...
وصل حوروں سے میسر ہوگا باغ خلد میں — ...
ساقیٔ کوثر کی ولا میں ہو نہ ہوگے چاہ ہے — ...

جلد ہو یارب بس اب مہدی ہادی کا ظہور
پھر گئی ہے اب بہت کفر و ضلالت سے زمین

اب دعا ختم کر حیدر جلیس تو اپنا کلام
سب گئے ہیں آئیں ملکر جمع ہیں جو مومنین

بانی محفل کے سب مطلب بر آئیں جلد تر
سب ہیں مسرور جو حاضر یہاں ہیں جتنے مومنین

دفع ہو طاعون ارزانی غلہ ہو شتاب
سب غنی ہو جائیں حاضر یہاں ہیں جتنے مومنین

جنکے اولاد نہیں فرزند ہوں اونکو عطا
شادیاں دختر کی کر دیں ہوں غنی سب مومنین

جلد صحت پائیں وہ دیندار ہے جنکو بخار
ہر مرض کو دفع کر اے مالک روئے زمین

ہوں زیارت سے مشرف حج کریں ہوں مالدار
قرض ہم سب کے ادا ہوں بہر ختم المرسلین

ہم گنہگاروں کے کل جرم و خطا کو بخش دے
غیر تیرے کس سے کہیں ہم یا الٰہ العالمین

پنجتن آل عبا کو ختم ہو ہمکو اب
سب ہیں مسرور دنیا میں یہیں جتنے مومنین

اور سے سرکار کے جتنے طالب ہیں بر آئیں
وہ کہیں آئیں سب ملکر جو یہاں ہیں مومنین

مطلع

قصیدہ در تہنیت جشن بعثت حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

آج ہی بعثت پیمبر ہے
شاد و مسرور رب اکبر ہے

بست و ہفتم رجب کی ہے مسعود
سب دنوں سے یہ روز بہتر ہے

وحی نازل ہوئی ہے آج ہی سے
خوش ہر اک تابع پیمبر ہے

ہوئی چالیسویں برس بعثت
شاد ہم سب ہیں شکر داور ہے

نور چہرے کا ہو گیا ہے سوا
کہ نبوت کا تاج سر پر ہے

آئے کوہ حرا پہ روح امین
حمد معبود میں زبان تر ہے

ساتھ ستر ہزار قدسی ہیں
سرخ چہرہ ہر اک کا یکسر ہے

عرض کرتے ہیں یہ پیمبر سے
آج مسرور رب اکبر ہے

ہوئے جس وقت آپ آٹھ دن — شامل حال فضل داور ہے
آپ نازل ہوئی رسالت ہے — آپکا مرتبہ فزون تر ہے
خاتم و خاتم شفیع ہین آپ — آپکو یہہ منزلت میسر ہے
مہر ہے پشت پہ گواہی کی — نام نامی کی شان اظہر ہے
آپ ہی خاتم النبیین ہین — ختم نعمت جناب ہی پر ہے
تہنیت کیلئے ہم آئے ہین — درسک خوشتر عدد مکرر ہے
پھر وہ کرسی بلند قدر آئی — عرش سے پایہ جسکا برتر ہے
تھی وہ یاقوت سرخ کی کرسی — گل مرصع ہے رنگ احمر ہے
ایک پایہ تو ہے زبرجد کا — ایک موتی کا پایہ دیگر ہے
پھر یہ کہتے ہین جبرئیل امین — اب یہ ارشاد رب اکبر ہے
جا کے کرسی پہ کیجئے حمد خدا — آپ کے واسطے یہ بہتر ہے
دست شہ مین لوائے حمد دیا — اور کچھہ حالت پیمبر ہے
اٹھ گئے تھے حجاب کے پردے — منکشف حال چرخ اخضر ہے
اب کوہ حرا سے اوترے ہین — خوب پرنور روئے انور ہے
سجدے کیونکر کرے نہ سب خلقت — فخر اسلاف یہہ پیمبر ہے
رحمت کبریا نے گھیر لیا — کہ یہہ محبوب رب اکبر ہے
تاب کیا ہے جو کوئی دیکھہ سکے — جلوۂ نور حق سراسر ہے
لائے ایمان دوست حضرت پر — حال سب دشمنوں کا ابتر ہے
کیون نہ مومن گلے ملین باہم — شاد ہر پیر و ہر پیمبر ہے
روک لے اب قلم کو اے جلیس — خاتمہ مدح کا دعا پر ہے
ہمکو ایسا نبی خدا نے دیا — مثل جسکا کوئی نہ ہمسر ہے

رحم کر ہم سب ہو خیرات خالق — تو ہی رازق ہے نعمت کا پرور ہے
ہمکو اور فیق توبہ دے عمل کی — نیک انجام عشق سرور ہے
ہوں مشرف زیارت و حج سے — کہ یہ تکلیف شرع پر ہے
ہوئے غلے کی جلد ارزانی — حال سب مفلسوں کا ابتر ہے
لاولد ہیں انکو دے فرزند — تیرے سینے میں قلب مضطر
سب ہوں مقروض دین سے فارغ — انکو کر دے غنی تو بے زر ہے
جتنے بیمار ہیں وہ صحت پائیں — تو ہی شافی ہے بندہ پرور ہے
دفع طاعون ہو خداوندا — تیرے بندوں کی جان لبوں پر ہے
دور ہو جائے شہر سے بخار — اس مرض سے ہر اک کو ڈر ہے
حشر ہو ساتھ آل احمد کے — بس یہی اپنے حق میں بہتر ہے
میرے سرکار بھی رہیں خوشحال — تو سخی ہے تو بندہ پرور ہے

قصیدہ در تہنیت جشن بعثت حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دم بھروں کیونکر نہ جب احمد کی سجاہ کا — نشہ میں ہے جو ہے متوالا فقیر اللہ کا
مے سے کیوں توبہ کروں باعث کیا اکراہ کا — خلد ہے انجام محبوب خدا کی چاہ کا
احمد مختار کی بعثت کا دن ہے ساقیا — جام چھلکا دے مرا صہبائے نور اللہ کا
ساغر گل میں پلا ایسا ہو کانٹا گلے — مست الفت سے ہے متوالا [illegible] کا
اس پری کا عشق ہے روز ازل سے ساقیا — تا بلیغ زبان ہوں سالک [illegible] آہ کا
بھر دے اے ساقی مئے کوثر سے کشکول گدا — ساقی گلفام کر سودا خدا کی راہ کا
میں تو پیتا ہوں شراب حب احمد روز و شب — ہیت و مشرب [illegible] آہ کا

دور دورہ ختم تک تیرا رہے زیر فلک ۔ پاس لازم ہے تجھے محمد زند حق آگاہ کا
بھٹیوں پر آج کیونکر ہو نہ ڈنکا جھم جھم ۔ رو در بہشت آج ہی تو ہے رسول اللہ کا
ابر سے چھایا ہوا پڑنے لگی مینہ کی پھوار ۔ چار سو جلوہ عیان ہے رحمت اللہ کا
بھر دے ساغر آج اے ساقی شراب خلد سے ۔ تجھکو طے کرنا ہے میدان آج مدح شاہ کا
احمد مختار کی مدحت جو ہے مد نظر ۔ ہاتھ چمکا اس میں صدقہ رسول اللہ کا
عید کا دن ہے لگا دی میرے منہ سے خم کا خم ۔ دم بھر کر آیا ہوں در پہ رسول اللہ کا
یعنی مدح ہے قرآن کی ثنائی لا کلام ۔ خال رخ شاہ سے نقطہ کلام اللہ کا
دیکھ لیں جھنڈا سب کوہ حرا کا آج موج ۔ کھینچا ہے نقشہ رسول حق کی جولانگاہ کا
جتنے قدر حکم تھا کوشش نظم میں کی بلیغ ۔ قافیہ کوئی نہ چھوٹا شکر ہے اللہ کا
شور ہے وہ دوستی جسنے نہ کی شرک قبول ۔ آپکی الفت ہی سے شیریں ہے پانی چاہ کا
کونسی وہ شے ہے جو تحت حکومت اب نہیں ۔ ہو گیا کونین میں قبضہ رسول اللہ کا
دوستان شاہ والا کے ہیں چہرے لال لال ۔ رنگ رخ ہے زرد ہر اک مشرک گمراہ کا
ناصیہ سائی ترے در کی شبانہ روز ہے ۔ بس اسی بستی میں رہتا ہے فقیر اللہ کا
سجدہ گاہ قدسیان ہے تیری درگاہ لطیف ۔ سر اسی چوکھٹ پہ ہے ہر اک گدا و شاہ کا
جیسے روئے پاک احمد پر نظر کی صبح دم ۔ اجر حاصل ہو گیا ختم کلام اللہ کا
پیشوا علوا عنت مرضیہم سمجھے تری بیتک رہا ۔ پیشوا دونوں جہان میں تو ہے خلق اللہ کا
پست تر افلاک میں اتنا رہے اوج و شرف ۔ مرتفع عالم میں ہے پایہ تری درگاہ کا
پناہ غم سے ہوئی حاصل رہائی دفعتا ۔ دم بھرا کرتے ہیں یوسف بھی تمہاری چاہ کا
دوستوں کو ہو گئی مبعوث ہونیکی خوشی ۔ جنسے حاسد ہیں نشانہ ہیں وہ تیر آہ کا
جاتے ہیں سب علم لیکے گئے اور بھاگ آئے ۔ معرکہ حیدر سے سر ہوتا تھا پرخاش کا
دوش احمد پر چڑھے حیدر یہ نئے توڑے صنم ۔ ہو گیا گھر سب سے اونچا بیت اللہ کا

خبری تجھے شرح سے سنی تھی یہ خبر
اذن تجھے احمد کو تھا ہے خدا نے شرف
کام آتے ہیں یہی دونوں جہاں میں اکرام
دل ابھی غفلت میں ہے کیوں اے تجھکو سمجھ نہیں
نقل خالق سے کی اس جہر کی ہے خلق میں
آن قصیدہ اور بھی لکھ شان احمد میں تجھے
سامعین بھی دل لگا کر سن رہے ہیں شوق سے

دیدار کا ... ہو رہا ہے رسول اللہ کا
شعر ... نقش ... شہنشاہ کا
درس ہی بہتر ہے سدا آل رسول اللہ کا
ہے اگر اسود ہمیشہ سے خدا کی راہ کا
نا اگر ہے بحر جس میں ہے دربار شہنشاہ کا
شامل اس ذیل ہے شکر کرم اللہ کا
پڑھ وہ مطلع جس سے دل خوش ہو اک ذیجاہ کا

مطلع

ذکر بعثت ہے زبان پر اوس شہ ذیجاہ کا
وصف لکھتا ہوں نبی امّی ذیجاہ کا
دو کمان سے فرق کم تھا عبد و معبود میں

بام ہے کوہ حرا جسکی تجلی گاہ کا
ہے صریر کلک یا نغمہ ہے بسم اللہ کا
عرش بھی اک بام ہے حضرت کی جولانگاہ کا

مطلع

لکھ رہا ہوں وصف کس رخ شہنشاہ کا
جب حریم قدس میں تھا نور داخل ہوئے
ہو گئے جب معراج سے اوترے زمین پر مصطفیٰ
رات دن حمد خدا نعت احمد ہے ہی کام
جو ترے مجھ سے چل سکے نہیں نقش قدم
حال معراج نبی لکھنے کو بیٹھا ہوں جو میں
ساقیا اک جام دے آباد تیرا میکدہ

دائرہ ہر حرف کا گنبد ہے بسم اللہ کا
قدسیوں میں غل ہوا گرد نبیہ بسم اللہ کا
غل ہوا ہر سمت بسم اللہ بسم اللہ کا
گوشہ عزلت ہوا گنبد ہے بسم اللہ کا
نیزہ خطی بنے گا میم بسم اللہ کا
غل فرشتوں میں ہے بسم اللہ بسم اللہ کا
عبد کا یہ دن ہے سودا کر خدا کی راہ کا

مدح احمد کر کے منہ سے جو اور اب مدح خوان
غل فرشتون نے کیا ملک خدا اک اللہ کا

بست و ہفتم ہے رجب کی کیون نہ ہم مسرور ہون
روز بعثت ہے محمد ابن عبد اللہ کا

وحی نازل آج ہی سے شاہ والا پر ہوئی
نام ہے کوہ حرا جس کی تجلی گاہ کا

آج ہی تک نبوت سے ہوئے ہین سرفراز
سرخ ہے چہرہ ہر اک شہ کے ترقی خواہ کا

ہو کے خوش کوہ حرا پر آئے جبریل امین
تہنیت دیدیکے پہنچا یا سلام اللہ کا

سال تہا چالیسوان بعثت جو حضرت کی ہوئی
اور بہی رتبہ بڑہا عالم مین اس ذی جاہ کا

ہین فرشتے ہمرہ روح الامین ستر ہزار
دوستون مین شور برپا ہے تحمید اللہ کا

جمع ہین احباب مولا کے سوائی ہین قرین
کوہ کے جو گرد اک مجمع ہے خلق اللہ کا

ہے خوشی ہم سبکو یہ حضرت ہوئے مبعوث آج
کام نکلا انکا عالم مین خلق اللہ کا

دہوپ مین سایہ فگن رہتا تہا سر پر آفتاب
پر نظر آتا نہ تہا سایہ رسول اللہ کا

آپ ہی پر ہے نبوت ختم یا خیر الوریٰ
حشر تک سکہ رہا دین رسول اللہ کا

کرسی یاقوت پر جلوہ فگن ہین شاہ دین
عرش سے پایہ فزون ہے آپکی درگاہ کا

لیجیے کرسی پہ چڑہکر حمد خلاق ازل
عرش ہی پایہ ہے ارفع تر رسول اللہ کا

دست حضرت مین لوائے حمد ہی سحکر دیا
کہکشان ہی ہو گیا پر نور جادہ راہ کا

فرق شہ سے کوئی طایر اوڑ کے جا سکتا نہین
پہر سلیمان دم بہر ہین کیونکر نہ اس ذی جاہ کا

خواب و بیداری مین یکسان سنتے تہے سبکے کلام
وصف ہی مشہور تر یہہ بہی رسول اللہ کا

دیکہتے تہے سبکو یکسان آپ رو و پشت سے
حال ہو جاتا تہا ظاہر راہ دو سہ ماہ کا

آیت و جب بالا قدون سے تہے سوا وقت خرام
مرتبہ ارفع ہے عالم سے رسول اللہ کا

نرم جا پر تو عیان ہوتا نہ تہا نقش قدم
سنگ خارا پر نشان بنتا تہا پائے شاہ کا

چلتے تہے جب تو نخل خشک کو کرتے تہے تر
ایک ادنی معجزہ یہہ ہے رسول اللہ کا

روضے سرور کی زیارت مین ہے حج کا ثواب
جنتی ہے وہ جو شیدا ہے رسول اللہ کا

پشت پر مہر نبوت ہے گواہی کیلئے
آپ ہی پر ہے ہمیشہ سے کرم اللہ کا

خاتم و خاتم مطلع مرحق میں شاہ دین
مثل عالم میں نہیں کوئی رسول اللہ کا

کرسی یاقوت ہے بالکل مرصع سر بسر
ماند ہے جس کا سے سراسر نور مہر و ماہ کا

ایک موتی کا سا اک پایہ زبرجد کا ہی ایک
تیسرا جو تھا سے پایہ رحمت اللہ کا

سامنے سے اڑ گئے افلاک کے یاقوت جہات
دو کمانوں سے بھی کمتر قرب ہے اللہ کا

تہنیت کے واسطے گردون سے آئی میں ملک
مرحبا کا غل ہے برپا اور خدا اک اللہ کا

آج جھک جھک کر گلے ملتے ہیں باہم مومنین
کیوں نہ سب خوش ہوں کہ یہ جلسہ ہے جشن شاہ کا

اب دعا پر ختم کر حسرت تو اپنا کلام
سب کہیں آمین یہ جلسہ ہے جشن شاہ کا

جار ضمے سے فیض سے عرف ارزانی غلہ بھی ہو
پالنے والا تو ہی ہے ہر گدا و شاہ کا

جشن کے بانی کیے اور حضار کے مطلب انکن
سن لے میری کبریا صدقہ رسول اللہ کا

دو جہان میں جو آپ کے لیے ... یا امن امان
دونوں عالم میں برا ہو آپ کے بدخواہ کا

عیش و عشرت میں مرے ... کی ہو وہ
ایک ہی یہ غم کہ ہو صدقہ رسول اللہ کا

قصیدہ تہنیت جشن ولادت حضرت ختمی مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ جو ہے نہیں خلق میں یہ جشن بپا ہے
ہاں یہ شب میلاد رسول دوسرا ہے

بالائے زمین نور خدا جلوہ نما ہے
جو ناز کرے ارض مدینہ وہ بجا ہے

آتی ہے نہ زہرہ کی صدا چرخ سے پیہم
مجرے ہی کیے جاؤں ابد تک تو بجا ہے

کیا قدر شب قدر کی اس رات کے آگے
یہ رات ہے وہ رات کہ جو عرش فزا ہے

ملتے ہیں جو ہم جھک کے گلے مومن و دیندار
اک غلغلہ صل علی صل علی ہے

کیا مدح کف خاک کرے نور خدا کی
اللہ نے وصف انکا کتابوں میں لکھا ہے

قطعہ

تشریف لیس اب لاتے ہیں مولا سوے دنیا
یہ حال صبا نے جو گلستاں میں کیا ہے

شاخون نے سلامی کے لئے سر ہیں جھکائے
ہے وجد کہ ایک ایک شجر جھوم رہا ہے

ہے شوق میں اودر کی طرف دیدۂ نرگس
سبزے نے بھی سر چار طرف شوق کیا ہے

سر سبز ہوں سب دست معاند تہے پامال
ہر شاخ پہ یہ بلبل شیدا کی صدا ہے

سنکر خبر آمد سلطان رسالت
زر غنچوں نے مٹھی میں تہا کر لیا ہے

سلطان الوالعزم کی آمد سے جہاں میں
آغوش بریں میں بھی ڈنکے کی صدا ہے

باعث ہی خلقت کے ہیں دیکھو کہ خدا نے
لولاک کا نشان ہیں مولا کی کیا ہے

کیا مدح کروں بادشہ کون و مکان کی
اللہ نے بھائی انہیں حیدر سا دیا ہے

ہے دختر فرخندہ لقب فاطمہ زہرا
زوجہ بھی خدیجہ سی ملی اہل وفا ہے

کونین کے مختار ہیں مولا کے نواسے
ہے ایک حسین ایک حسن سبز قبا ہے

سردار ہیں دونوں یہ جوانان جنان کے
معبود نے حاکم انہیں جنت کا کیا ہے

بخشی گا خدا اوسکو جسے بخشیں گے حضرت
منسوب جو انکا ہے وہ مرد خدا ہے

خود وحی کوئی بات نہیں منہ سے نکلتی
انکا ہے وہ احکام جو احکام خدا ہے

قطعہ

ہر ایک سے بیشک یہ رتبے میں افضل
ادنیٰ سی ہے یہ بات مگر غور کیا چاہیے

اللہ نے قرآن میں ایک ایک نبی کا
عیسیٰ کہیں موسیٰ کہیں انکا کہیں نام لیا ہے

کیا حفظ مراتب ہے پیمبر کا ہمارے
انکو کہیں [illegible] کہیں انہیں کہا ہے

کچھ خوف نہیں قبر کا اور حشر کا حسنؔ
ہم اوسکے ہیں مداح جو محبوب خدا ہے

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب امیر علیہ السلام

کمال شاد و فرحناک ہیں صغیر و کبیر
جہان میں آج تولد ہوئے جناب امیر

ہوا ہے آج وہ پیدا ہزار شکر خدا
جو بادشاہ ہمارا ہے اور نبی کا وزیر

وہ دیکھتے ہیں فضائل کو دل سے سنتے ہیں
جو ہوشیار ہیں آفاق میں سمیع و بصیر

حضور فضل خدا سے ہیں والد حسنین
بزرگیوں سے ہیں واقف ہر اک صغیر و کبیر

ریاض مدح سرائی کا پھل ملے گا ضرور
بہشت خلد ہے مداح شاہ کی جاگیر

کرم سے آپکے شاداب کشت نعمان ہے
برا عقو نہ برستا ہے جم کے ابر مطیر

یہی تھی فکر کہ ترویج دین حق ہو سدا
نہ کیوں حضور سے راضی رہے خدائے قدیر

دلوں پہ ضربت حیدر کے کیوں نہوں سکے
جہاں میں ہے لقب بادشاہ خیبر گیر

ہمیشہ راہ خدا میں جہاد کرتے تھے
خدا نے کی ہے عطا ذوالفقار سی شمشیر

نبی کے بعد علی ہیں امام ہر دو سرا
وصی نبی کا رہا مرجع غریب و امیر

بہشت خلد ولائے علی سے ملتا ہے
علی کی چاہ میں جاری ہے حوض شہد و شیر

علی کے رتبۂ اعلیٰ کی انتہا ہی نہیں
نبی نے بیٹی دی خالق نے کی عطا شمشیر

عیاں ہے سب پہ کہ عیسیٰ پہ فوق اوسکو ہے
ہوا ہے کعبہ میں پیدا جو صاحب توقیر

رجب کی تیرہویں شب ہے کیوں نہ ہو مسرت
جہاں میں آج تولد ہوئے جناب امیر

ہزار شکر کہ حاصل علی سے ہے بیعت
مطیع امر ہیں ہوئے نہیں حدیث غدیر

بھلا علی کی عبادت کا حصر کیونکر ہو
ہزار ہوتے تھے ہر شب میں نعرہ تکبیر

یہی ہے خوب علی سے رکھے سدا الفت
ثنائے شاہ نجف ہوئے بعد حمد قدیر

رہے مطیع ہر اک وقت میں علی ولی
مدام پیش نظر تھا نوشتۂ تقدیر

نبرد میں اسد اللہ ہی رہے غالب
ہمیشہ جلتے رہے حاسد و بنہ تنگ کے تیر

علی سے لڑنے جو آئے گئے جہنم میں
تھی ذوالفقار کے دونوں پہلوؤں میں کیا تاثیر

خدا کے شیر سے بزدل نہ کس طرح التجا
پڑی تھی یاد میں مرحب کے سونیکی تحقیر

حضور ہی تو ہیں مشہور مصحف ناطق
جناب ہی تو ہیں قرآن پاک کی تفسیر

نبی کے نور نظر فاطمہ کے لخت جگر
علی سے شیر کے ہیں شیر شبر و شبیر

ملا ہے پایہ اعلیٰ علی کو شکر خدا
کہ زیب عرش بریں ہے حضور کی تصویر

ہمیشہ سونکو مبارک ہے یہ جو پائی
ہمیں ہے خاک در مرتضیٰ علی اکسیر

جو پیرواں علی ہیں وہی معزز ہیں
ذلیل و خوار ہوئے منحرف رہے جو شریر

ملا ہے پائی علی پر نجف مدت تک
اسی سبب سے درخشاں ہے روئے مہر منیر

علی نے بیر الم میں کنوئیں جھکائی میں
جنوں کے غول ہوئے ایک ضرب میں تسخیر

علی کی مدح و ثنا میں زبان قاصر ہے
ہیں زوج فاطمہ و بازوئے رسول کبیر

علی کے رتبوں میں کسکو بھلا ہے ترک و ریب
خدا کے ہاتھ ہیں اور بازوئے رسول قدیر

علی کا واسطہ دیکر کریں خدا سے طلب
مراد پائینگے ہیں مومنین عبث دلگیر

فقیر دوست ہیں مولا مرے دل و جان سے
ہمیشہ کہاتے تھے رغبت کے ساتھ نان شعیر

بجز خدا کے نہیں چاہی کبھی کسی سے مدد
رہے جناب دل و جان سے تابع تقدیر

سخی ہیں ایسے کہ سترپاک نہیں عزیز کیا
شجاع ایسے کہ آفاق میں نہیں ہے نظیر

اناج دوش پہ لیکے غلہ کو جاتے تھے
ہمیشہ ہوتے رہے پرورش یتیم و اسیر

ہمیشہ رہتا تھا لذات دنیوی سے حذر
نمک سے کھاتے تھے اکثر جناب نان شعیر

علی ہیں بندۂ مقبول اسمٰعیل تک کیا ہے
نبی ہیں دین کے سلطان اور علی ہیں وزیر

علی ہیں رزق رساں ہم سبہوں کے بعد خدا
نہیں ستاتا کسی بیگناہ کا اچھا
جناب فاطمہ بنت اسد ہیں خود ناقل
یہ دیکہی ہیں کہ کعبہ سے مس نکلہ کو کردن
میں پہنچی در پہ تو دیکہا ہے مجمع مردم
تو پیٹ پڑ گئی دیوار کعبہ کی میں حزین
یہ دیکہا میں نے کہ دیوار دفعتا ہوئی شق
میں سر جہکائی بجلت جو ہو چلی داخل
وہیں بہشت کی کچہہ حوریں ہی نظر آئیں
وہیں خدا نے عنایت مجہے کیا فرزند
رطب انار عنب سیب میوہ جنت
سمجہکے فخر مری سب نے ملکے خدمت کی
وہاں سے میں نے نکلنے کا جب کہ قصد کیا
سنی یہ میں نے اک آواز ہاتف غیبی
یہ نام میں نے کیا اپنے نام سے مشتق
وصی احمد مرسل خلیفہ برحق
میں نکلی کعبہ سے باہر تہا ہاتہ پر یہ طفل
کیا علی نے تبسم جو کی نبی پہ نظر
شہادت آپکی دیتا ہوں اسے نبی تحا
پڑہا صحیفہ آدم موافق تنزیل
زبور حضرت داؤد اور تمام انجیل

علی کے ہاتہ میں ہی کل جہان کی تحریر
رہے گا چرخ میں تا حشر آسمان پیر
جو درد زہ کی اذیت سے میں ہوئی دلگیر
بہت حلہ آسان کر یگا رب قدیر
وہیں یہ ہوئی فقط بہی اور ہی جم غفیر
دعا ہی کرنے نپائی تہی کچہہ کنیز حقیر
ندا یہ آئی کہ آ اندر اسے کیوں دلگیر
شگاف ہی تہا برابر بحکم رب قدیر
وہ بولیں آئے ہیں خدمت کو ہم نہو دلگیر
دکہائی دی یہ عجب قدرت خدائے قدیر
غذا لطیف ترین و لطیف آب کثیر
کہاں تلک میں کروں شکر مالک تقدیر
تو شق ہوئی وہی دیوار پہر بلا تاخیر
کہ اسکا نام علی ہے یہ صاحب توقیر
یہ ذی وقار ہے مالک ہے صاحب تقدیر
عطا کیئے ہیں اسے میں نے معجزات کثیر
تو دیکہا میں نے وہی جا پر رسول رب قدیر
کہا سلام خدا تجہپہ اے بشیر و نذیر
زمانہ بہر میں کوئی آپکا نہیں ہے نظیر
کہا کہ بعد خدا آپ ہیں سبہوں کے نصیر
سر ایک جا سے پڑہی اپنے نانا تا اخیر

عجب شان سے توریت بھی پڑھی ساری — جو سنتے حضرت موسیٰ تو ہوتے شاد کثیر
غریب لہجے سے قرآن کی تلاوت کی — فصاحتوں سے پڑھا ابتدا سے تا بہ اخیر
علی کے رتبہ اعلےٰ کو کوئی کیا سمجھے — بس انکی شان سے آگاہ ہے خدائے قدیر
نہیں ہے ایسا خدائی میں کوئی بندہ اور — ہے انکی شان خدائی کی کیا کروں تحریر
قلم کو روک کے جز جس حق سے لب پہ دعا — وہ مستجاب کریگا کہ ہے سمیع و بصیر
جو بانی جشن کا ہے اور جتنے ہیں سات — کہیں وہ ملکے سب آمین کبریا ہے قدیر
مطالب دلی سب مومنوں کے بر آئیں — ترا ہو فضل و کرم ہم پہ اے خدائے قدیر
علیل جتنے ہیں وہ مومنین صحت پائیں — تو ہی حکیم ہے اے خالق سمیع و بصیر
تمام ملک میں پھیلا ہوا ہے جو طاعون — تو دفع کر دے اسے بہر حضرت شبیر
جو کچھ ادائیوں میں ہم سے نہیں وہ ادا ہو جا — تو عفو کر دے جو ہمسے ہوئی ہو کچھ تقصیر
فلک کے ظلم و ستم سے ہیں مومنین رنجور — مگر تو مالک و مختار ہے تو ہی ہے قدیر
نجف کی سب کو زیارت نصیب ہو امسال — بلائیں روضہ پر نور پر جناب امیر
الٰہی جلد ہو غلّے کی اب تو ارزانی — تنگ آ گئے ہیں اس قحط سے امیر و فقیر
نہیں جو صاحب اولاد انکو دے فرزند — تو وہ بھی جشن میں حاضر رہیں بصد توقیر
گناہ بخش دے ہم سب کے اے رحیم و کریم — نہ تا کہ حشر میں ہو جائیں ہم ذلیل و حقیر
ہیں جتنے صاحب دختر فراغ عقد سے پائیں — غنی ہوں جتنے ہیں محتاج ہوں غریب و امیر
ہمارے قلب کو سرطور کے عطا کر چین — جلیں نہ قعر جہنم میں عاشق شبیر
ہو خانہ زاد پہ بھی لطف کی نظر مولا — عطائے شہ سے غنی ہو گئے تمام فقیر
رہیں جہان میں مسرور و شاد فخر الملک — بر آئیں مطلب دل انکے اے خدائے قدیر
ہو عمر میں برکت دولت و حشم ہو فزون — کہ دل سے کہتے ہیں یہ بھی ہیں فضل رب قدیر
یہ دیکھیں سینکڑوں بچے رہیں ہمیشہ شاد — نہ ہووے کوئی غم انکو بجز غم شبیر

کہیں نہ سمجھے کوئی کہ میں [illegible]
جہاں میں مرے سرکار [illegible]

تو ہمہ لطف و کرم کر تو ہی ہے رب قدیر
کہ انکے فیض سے اکثر غنی ہوئے ہیں فقیر

قصیدہ در منقبت امام اول حضرت علی علیہ السلام

مطلع دیوان ثنائے ایزد غفار ہے
یعنی مطلع نعت پاک احمد مختار ہے

منقبت ہے اوس علی کی باعث حسن قبول
وہ علی جو وارث شہ قاتل اشرار ہے

وہ علی ہمراہ معجز تھا مشکل کشا
وہ علی والا جسکی تاج زنار ہے

وہ علی بازو تھے احمد دست حق زوج بتول
وہ علی شیر خدا جو خلق کا سردار ہے

وہ علی سائل کو جسنے انگشتری دی قطار
وہ علی جو بیکسوں کا قلعہ بالا ہے

وہ علی قسام رزق خلق ٹہرا دلیا
وہ علی جو خدائے غفار کا مختار ہے

وہ علی مشہور ہے جسکی عبادت خلق میں
وہ علی جو دو جہاں کا مالک سردار ہے

وہ علی جسنے کہ ابن عبدود کو دو کیا
وہ علی جسکا عبادت سے ہی افضل وار ہے

وہ علی جو مصطفیٰ کے کام آیا بار بار
وہ علی جو روح و جان احمد مختار ہے

وہ علی جسکو نصیری اپنا کہتے ہیں خدا
وہ علی جو گلشن فردوس کا مختار ہے

وہ علی ہیں جسکے قبضے میں جہاں اختر تمام
وہ علی جو حکمران ثابت و سیار ہے

وہ علی بھاگے ہیں جسکے خوف سے سرکش جن اکن
وہ علی جسکے مقابل سر جری بیکار ہے

وہ علی جو فرش پر احمد کے سویا بے خطر
وہ علی جو خلق میں حیدر ہے کرار ہے

وہ علی یوفون بالنذر آیا جسکی شان میں
وہ علی جو با وفا ہے صادق الاقرار ہے

وہ علی جسکے فضائل کی نہیں ہے انتہا
وہ علی جسکی فرشتوں سے ثنا دشوار ہے

وہ علی ہے مومنوں پر جسکی رحمت کی نظر
کافروں پر جو کہ قہر حضرت قہار ہے

وہ علی جسکے قدم سے عرش کی زینت ہوئی
کافروں کے خون میں ڈوبی جس تیر کی تلوار ہے

وہ علی حکم خدا سے جسکا دشمن رات دن
دائرہ ہے تین عالم کے مثل نقطہ پرکار ہے

ساقیا مجھکو پلا دے بادہ عشرت فزا
عید کے دن زاہدا ہے عبث حیلہ ترا بیکار ہے

عید کا دن ہے پلا اتنی کہ خود رقت میں ہوں
فرقت بنت العنب مجھکو نہایت دشوار ہے

خوف پرسش کا نہیں کچھ مجھکو مطلق روز حشر
میرا مولا میرا حامی حیدر کرار ہے

ایک پتا ہل نہیں سکتا تری مرضی بغیر
بعد احمد کے دو عالم کا تو ہی مختار ہے

تیرے دشمن کیلئے ہے موجب قہر عذاب
جو سفینے میں ہے تیرے اسکا بیڑا پار ہے

بحر عالم میں بنیں ہیں کی یہ جسکی آبرو
خانہ کعبہ صدقے تیرے تو در شہوار ہے

تیرے ڈر سے مٹ گیا کفار کا جوش و خروش
خوف سے روپوش دلیران لشکر کفار ہے

تیری ہیبت کی دو عالم میں نہ ہو کسطرح دھاک
عرش سے جو حق نے بھیجی وہ تری تلوار ہے

ایک ایام میں عمر ہا ماں کر دیا ہے طے
فخر اورنگ سلیمان آپ کا رہوار ہے

تیری قوت سارے عالم سے فزون ہے یا علی
فتنہ محشر تری تلوار کا ہر وار ہے

تو ہے مجھ نور خالق ابتدا ظاہر میں سب
حسن کا یوسف کے بالکل سرد بازار ہے

سمجھے سالکوں دکھائی تونے مثل مصطفی
تو وصی احمد کا ہے اور خاصہ غفار ہے

تب ہوئی زائل پیمبر کی گیا جو وقت تو
پھر سے مولا ذات تیری دافع ازار ہے

تونے ٹھوکر مار کر مردوں کو زندہ کر دیا
ذکر کرنا عیسی مریم کا بیکار ہے

چاہتا ہے جسکو تو خالق ہے اسکو چاہتا
جس سے تو بیزار ہے اوس سے خدا بیزار ہے

مطلع

ولولے ہیں آکے مطلع اسلئے پڑہتا ہوں میں — آج میلاد جناب حیدر کرار ہے
تیری مدحت لکھہ سکے کوئی بہت دشوار ہے — یا علی مداح تیرا بندۂ غفار ہے

ڈر سے لرزاں ہے زمانہ وہ تری تلوار ہے — یا علی تو شور ہے حیدر ہے کرار ہے
تجھسے گیارہ نور جب اللہ نے پیدا کئے — اس سے روشن ہوگیا تو مطلع انوار ہے
اتقا و زہد کا تجھپر ہوگئیوں خاتمہ — تو امام متقین ہے سید ابرار ہے
تونے فاقوں میں سدا بہوکوں کو پہنچائی غذا — یا علی مشہور تیرا خلق میں ایثار ہے
تونے رنج و غم کے طوفان سے اماں دی نوح کو — میری مشکل سہل کرنا کیا تجھے دشوار ہے
لیجئے امداد جز جس بے گرفتار بلا — مجھسے یا حق منحرف یہ چرخ کج رفتار ہے
دامن محتاج کو بہر دیجئے بہر حسین — تیرا دربار معلی یا علی دربار ہے
بیچے کرتے رہیں مداح ترے یا علی — جبتلک دستے زمین پر تختۂ گلزار ہے
سب ترے پیرو رہیں با آبرو و عزو جاہ — چرخ پر جبتک کہ دور ثابت و سیار ہے
مثل سبزہ باغ عالم میں رہے وہ پائمال — یا علی تیری طرف سے جسکے دل میں خار ہے
باغ جنت کی کبھی خوشبو نہ سونگھے وہ شقی — یا علی تیری ولایت کا جسے انکار ہے

قصیدہ در منقبت امام اول حضرت علی علیہ السلام

میں فضائل لکھہ سکوں تیرے یہ کیا مقدور ہے
سرکشی کوئی کرے کیا تاب کیا مقدور ہے
عرش پر بھی جشن کی صحبت ہے برپا آجکل
آج شور آمد آمد ہے ملک سو خلق میں
تیری پیدائش سے رضوان کو نہایت سرور ہے
ہے گزک کیواسطے لازم بط مئے کا شکار
آج واعظ بھی لئے ہے ہاتھہ میں جام شراب
دوستان پاک باز وصاف باطن شاد ہیں
دوستان شیر حق کے ہم غلط ہیں آجکل
خانہ کعبہ میں تو پیدا ہوا ہے یا علیؑ
فیض برج مرتضی سے آج ہے حاصل یہ اوج
ہے وہی ہشیار و خوش کردار میں تک شک نہیں
اوج یہ حاصل ہے شاہو نے نہیں دیتے کبھی
ہے خردمند جہاں یہ وہ ہے مثل عقل کل
عدل گستر تھا بمعبود میں پیدا ہوا
ہوئے گا وہی تو بخشش ریزش پہ نہیں آتے قصور
یا علی تھا رزق خلق اب حضرت کی ذات
جو رضائے کبریا ہے وہی تیری رضا
نام خالق کے برابر اور محمد کے قریب

یا علی تو آج تیرا خالق جمہور ہے
یا علی ہر ایک جا ہر آپ سے مجبور ہے
فیض میلاد علی سے سب جہان پرنور ہے
تا فلک سطح زمانہ نور سے معمور ہے
چہچہے کرتے ہیں غلمان شاد و ہر ایک حور ہے
دور ہے ساقی بہوش کا بغل میں حور ہے
ہے سرور شادمانی رنج و غم کافور ہے
قلب شیشہ کی طرح ان کا چمکتا نور ہے
دشمنان نزدیک تھے عزت ہی عزت سے دور ہے
اس سبب سے آجتک وہ نور سے معمور ہے
ہم کلیم اللہ ہیں منبر ہمارا طور ہے
یا علی تیری ثنا الفت سے جو معمور ہے
جو گدا ہے آپکے در کا بہ از فغفور ہے
منحرف جو آپ سے ہے عقل سے معذور ہے
آج جو طالب ہے وہ مجبور ہے رنجور ہے
آج ہر شیدا زمانے کا بیان طور ہے
آپکا سارا جہان ممنون ہے مشکور ہے
وہ تری مرضی ہے جو اللہ کو منظور ہے
عرش پر اسم مبارک آپ کا منقور ہے

... علی نور سے یہ ثابت ہوا
یا علی تو نور ہے اولاد تیری نور ہے

خاصگان حضرت باری میں ہیں حضرت علام
جو عدو ہے آپکا مردود ہے مقہور ہے

تجھسے کیا نسبت کسیکو ہے شہ دلدل سوار
نار آخر نار ہے اور نور آخر نور ہے

کاظمین الغیظ حق نے شان میں تیری کہا
مجرمونکو بخش دینا آپ کا دستور ہے

آپکا دست سخاوت درفشاں ہے رات دن
وہی حاجتمند ہے یاں جو کہ ذی مقدور ہے

ہیں سلاطین جہاں مشہور لیکن حق یہ ہے
اک گدا اس در کا کیخسرو ہے اک فغفور ہے

سر بلند و تیز گام و خوش لجام و خوبرو
اشہب شیر خدائے پاک رشک حور ہے

ذوالفقار شاہ والا کی ہو مدحت کیا بیاں
بے بدل ہے چرخ سے اتری ہوئی یہ حور ہے

اصل کیا انساں کی جنات بسپا ہو گئے
معرکہ بیر العلم کا آجتک مشہور ہے

جان سے مارے ہیں تو نے سرکشونکو ٹوک کر
یا علی تیری شجاعت خلق میں مشہور ہے

تونے ابن عبدود کو جب ڈھایا زیں سے
شور تھا ٹو تیغ شہسوار ہے عصفور ہے

ایڑیاں شوق زیارت میں رگڑتا ہے علام
گر طلب فرمائیں حضرت تو تحفہ لیا ہو ہے

حق سے ڈرتا ہوں نہیں تو میں بھی کہتا صاف صاف
جو نصیری آپکو کہتے ہیں وہ مشہور ہے

خاک میں دم آ گیا انکو خبر لیجیے شتاب
آپکا جرجیس ان روزوں بہت رنجور ہے

قصیدہ در جشن تہنیت ولادت جناب امام اول علیہ السلام

ہو مبارک آج شاہ لافتا پیدا ہوئے
شاد ہیں احمد علی مرتضے پیدا ہوئے

جشن ہے چاروں طرف ہاتف کی آتی ہے ندا
آج داماد رسول دوسرا پیدا ہوئے

مومنو مسرور ہو ہوکر گلے باہم ملو
مشکلیں حل ہو گئیں مشکلکشا پیدا ہوئے

خاک بر سر کہدیا تکبیر کہکر دفعتاً
خانہ کعبہ میں جب شیر خدا پیدا ہوئے

ساقی تسنیم و کوثر فاتح بدر و حنین
سرور دین مالک ارض و سما پیدا ہوئے

عروۃ الوثقےٰ کشتی کون و مکان حبل المتین
نفس ختم المرسلین دست خدا پیدا ہوئے

ایک ہیں باطن میں احمد اور علی مرتضیٰ
مصلحت سے حق کی قالب میں جدا پیدا ہوئے

نذر ہوگی اب وفا پائینگے محتاج اب طعام
تاجدار انما و ہل اتیٰ پیدا ہوئے

مظہر غائب امام الغیب یعسوب الدین
شاہ مرداں سرور معجز نما پیدا ہوئے

شوہر زہرا ہے خوش لہجہ امیر المومنین
بوالحسن نور خدا شاہ ہدیٰ پیدا ہوئے

روشنی زائل ہوگی ظلمت ہے جو جیب اب
خلق میں بدر الدجا شمس الضحیٰ پیدا ہوئے

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب امیر علیہ السلام

آج کیوں باغ میں ہیں مست مسرت اشجار
کیا سبب ہے کہ دلہن بنگیا سارا گلزار

کسکی آمد کی خوشی ہے کہ جہان ہے مسرور
کون آتا ہے کہ شاداں ہے ہر اک گل رخسار

بلبلیں آج غزلخوانیاں کیوں کرتی ہیں
بند ہوتی نہیں کیوں آج کسی کی منقار

وجد کیوں سرو کو ہے حیراں کیوں ہیں ریحان
ہاں مبارک ہو مبارک ہو یہ کیسی ہے پکار

ڈالیاں جھوم کے لیتی ہیں زمیں کے بوسے
نخل آپس میں کیوں ملتے ہیں جھک جھک کے ہر بار

فرش کیوں باغ میں سبزے نے بچھایا ہے آج
فرط شادی سے کھلے جاتے ہیں کیوں سارے انار

وجہ کیا ہے کہ جو سبز ہوئے ہیں کانٹے
کیا سبب ہے کہ جو بیتاب ہیں نرگس زار

چال اٹھکھیلیوں کی چلتی ہے کیوں باد صبا
غنچے او [illegible] دیکھتے ہیں صد بار

ماجرا کیا ہے جو افلاک سے ہے بارش نور
کیا سبب ہے کہ سحاب آج ہے یوں گوہر بار

یا نبی آج ہے کس واسطے پر نور و حید — سر فرو کس لئے ہیں آج جہان کے کہسار

نقش کیسے ہیں الٰہی خانہ کعبہ میں گرے کیوں بت — زمزمۂ حمد کی اصنام میں کیسی ہے پکار

قلب ہے تیرہ ہوا ابلیس کا بیڑا ایسے — خوف سے کس کے یہ بیتاب ہیں سارے کفار

کیوں ہیں خم طاقوں میں سب بت خدا کے گھر میں — برہمن توڑتے ہیں کس لئے اپنی زنار

آج خوش کیوں ہیں کیوں بت زمانے کے سب — آج کیوں جوش میں آئے ہیں جہان کے مختار

کیوں تکلف کے لباس آج ہیں سب نے پہنے — آج ہوتی ہے خوشی سب کے رخوں سے اظہار

جشن کیسا ہے یہ کیوں جمع ہیں سارے مومن — کس کی الفت میں یہ کس شخص کی ہیں سب سرشار

تھا اسی فکر میں تا حبس کہ آئی یہ صدا — باخبر باش ز گوش خرد شو بیدار

اس لئے خرم و خندان ہے زمانہ سارا — آج پیدا ہوا داماد رسول مختار

جس کے قدموں سے ہوئی رونق افلاک و زمین — جس کے باعث سے ہوا دین محمد کا قرار

جس نے گہوارے میں اژدر کو کیا دو ٹکڑے — جس خدا دان کی عبادت کا نہیں حد و شمار

جس کے یہ دل کو مسرت ہوئی ایسی حاصل — یہ قصیدہ کہے بن ہرگز نہ ہوا مجھکو قرار

فی البدیہہ یہ وہ لکھا مدح علی میں مطلع — دوست ہوں شاد چھری قلب پہ دشمن کے ہو پار

مطلع

یا علی قاطع زنار ہے تیری تلوار — تیری ضربت سے ہوئی کلمۂ طیب کی پکار

یا علی تو ہے محمد کا وصی برحق — مسند احمد مختار کا تو ہے مختار

یا علی اوج ترا کوئی بھلا کیا جانے — یا علی تو ہوا کاندھے پہ محمد کے سوار

آپ نے توڑے وہ بت خانہ کعبہ میں جو تھے — آپ کے خوف سے کانپا کئے سارے کفار

تو نے خورشید کی رجعت سے مولا کی ہے — ہاں حقیقت میں شب و روز کا تو ہے مختار

تجھکو اللہ نے سردار شجاعوں کا کیا — عرش پر جھولتی ہے آپ کی ہر دم تلوار

تیری وحشت سے ہوئی کفر کی بستی برباد — تیری فرحت سے ہوئے سارے بنا انس فی النار
معرکون میں تو ہی احمد کے سپر بنتا تھا — خنگ بہر ہو گئی جب آپ نے کھینچی تلوار
تو وہ حاکم ہے کہ محکوم ملائک ہیں ترے — حکم سے تیرے نبی کوئی نہیں ہے زنہار
تجھکو اللہ نے دی دونوں جہاں کی شاہی — تیرے احکام ہیں احکام رسول مختار
سجدہ اوقت کو ہیں لاثانی سے — تیرا ثانی کوئی دنیا میں نہیں ہے زنہار
گئے معراج کو جب عرش پہ محبوب خدا — آپکے نور سے تھی پردہ قدرت پہ بہار
پوچھا سر ایک ملک نے کہ علی اچھے ہیں — تب یہ فرمانے لگے ہنس کے رسول مختار
تم بھی پہچانتے ہو حیدر ذی شوکت کو — عرض کی سب نے کہ نعلین پہ ہم اونکی نثار
جان و دل سے اسد اللہ کے ہم عاشق ہیں — ہے وصی آپکا وہ شیر خدائے غفار
اونکے جو دوست ہیں اون سبکے لئے جنت ہے — دشمنوں کیلئے ہیں آتش دوزخ کے شرار

مطلع

یا علی ہیں تیری نعلین مبارک پہ نثار — ہوا احسان تو چالیس گہر ہیں اکبار
رنج و آلام میں ہر شخص کے کام آئے آپ — کون ہے جس پہ نہیں آپکے احسان کا بار
آپ نے شیر سے سلمان کو بچایا مولا — آپ پر موسیٰ عمران کا رہا دار و مدار
آپکی ذات سے یونس نے رہائی پائی — آپ نے نوح کا بیڑا کیا طوفان سے پار
آپ جرجیس کے کام آئے ہیں مشکل میں — آپکے دم سے ہوا عیسیٰ مریم کا وقار
آپ تھے حضرت یوسف کے معین و ناصر — چاہ میں اونکو کسیطرح نہ پہنچا آزار
صالح و ہود و سلیمان و شعیب و یحییٰ — ذکریا و ذبیح و خضر نیک شعار
و دانیال و یوشع و لوط و خلیل و ادریس — آپ نے سبکو کیا بحر غم و رنج سے پار
یوہیں مداح کی امداد بھی جلدی کیجے — بر بہر جور و جفا سے فلک ناہنجار

جان شیرین پہ مری ہوئی ہے تلف خونریزی — تلخ کامی سے ہے سولا مجھے جینا دشوار
تیرے دروازے سے خالی نہیں پھرا کوئی — تیرا دربار ہمیشہ سے ہے کھولا دربار
دل میں مقصد جو ہیں سب کو بہی بھر دیجے — آپ سا اور سخی کوئی نہیں ہے زنہار
جو مطالب ہیں مرے آپ پہ سب روشن ہیں — نظر لطف و کرم کیجے بھر غفار
جبتلک چرخ پہ ہے شمس و قمر کی گردش — جبتلک باقی ہیں افلاک پہ ثابت و سیار
جبتلک شیفتہ عارض گل ہے بلبل — جبتلک باغ ہے اور باغ میں ہی باد بہار
سارے دشمن ترے سبزے کی طرح ہوں پامال — دوستوں پہ ہو ترے فضل خدائے غفار
خیمہ خیمہ آل عبا اور کوئی رنج نہ ہو — دمبدم اور ہمیشہ ہے تیرے علامو کا وقار

قصیدہ در غزوات جناب شیر خدا در غزوہ خیبر

دور خزان گذر گیا فصل بہار ہے — ساقی پلا شراب کہ دل بیقرار ہے
خیبر میں محو جنگ شہ ذوالفقار ہے — آفت کی کھلبلی ہے غضب کا رزار ہے
سینہ سپر دہر ہے کرم ذوالجلال کا — مرحب کی سمت اور سر سینہ نگار ہے
باتیں ادہر ہیں تیغ و تصادم کی دمبدم — محو گیا فدا لاعدا ادہر سرزہ کار ہے
نعرے یہ ہیں ادہر سے کہ لاحول جلد پڑھ — گمراہ تیرے فرق پہ شیطان سوار ہے
دو دن کی زندگی پہ یہ غرہ یہ عجب و کبر — ہر ایک کو فنا ہے یہ انجام کار ہے
دولت کسی کا ساتھ نہ دیگی نہ کر غرور — اس چلتی پھرتی چھاؤں کا کیا اعتبار ہے
عاقل وہ ہے کہ حق و باطل پہ ہو نظر — اسباب ادسیہ لائے کہ خر کیدگا رہے
کسکو خبر ہے آتی ہے کسوقت پیر موت — کیا اعتبار زیست کہ ناپائدار ہے
تیر کابت خدا ہو یہ ہے عقل کے خلاف — مخفی یہ کوئی امر نہیں آشکار ہے

اللہ کے صفات ہین بس نگوش ہوش
اوسکو فنا نہین ہے سدا برقرار ہے

بے چشم و گوش ہے یہ سمیع و بصیر ہے
روز ازل سے تا ابد لیل و نہار ہے

ہر جا ظہور نور ہے اسکا نہین قیام
تسلیم وہ کرے اسے جو ہوشیار ہے

نہ اوسکے ہاتھ ہین نہ قدم ہین نہ فرق ہے
لیکن اوسی پہ خلق کا دارومدار ہے

کرتا نہین حلول کسی شے مین وہ کبھی
تصدیق جو نہ اوسکی کرے نابکار ہے

خلاق لم یزل ہے قدیم اوسکی ذات ہے
اوسکے سبب بنائے جہان استوار ہے

مختار ہے جہان کے سفید و سیاہ کا
چاہے تو دن کو رات کرے اختیار ہے

زندہ کو مردہ مردے کو زندہ کرے ابھی
اس امر کا اوسی پہ فقط انحصار ہے

پیل دمان کو مور کرے فیل مور کو
نہ حصر لطف ہے نہ غضب کا شمار ہے

مانگے اگر فقیر تو دے تاج خسروی
وہ سامع الدعا ہے وہ حاجت برار ہے

تیرے تو من ہے صفت ایسی کوئی بتا
یا کافرونکے قول ہی کا اعتبار ہے

آدین حق پہ بیٹھ کے راہ شرک چھوڑ
ورنہ مری تجیس ترا اور ذوالفقار ہے

ہو نا شقی اگر دین محمدی قبول
یہ آپکا کلام مجھے ناگوار ہے

تا پیچ ہون جیسا اوسکو چھوڑونگا زینہار
مین ہون شجاع میرے لئے ننگ و عار ہے

آئے جو تیغ ترک فلک کاٹنے لگے
میری دعا کی دیر مین سرو کار ہے

رستم نہین فقط مرے ڈر سے لرز رہا
بہرام کو بھی خوف میان مزار ہے

افراسیاب تجھکو پن سے ڈرتا نہین کبھی
آفت ہے میری جنگ غضب کا نزار ہے

پیل دمان کو بیچ مین ڈالون تو نکلے دم
قوت مری کلامونسے آشکار ہے

نقش قدم کو میرے پیشن مٹا تو دے
ارجن کے دل مین میری طرف سے غبار ہے

چاہون تو آسمان کو الٹ دون زمین پہ
کب ہوسکا نہین کاسے جرح بار ہے

ماردون قدم تو شق ہو کلیجہ زمین کا
ہو تو تمہین یقین کہ وقت قتار ہے

فرمایا شہ نے اسمیں تعلی نہ کر شقی
اک دم میں تیرا سر ہو کے تن سے جدا کیا
بولا شقی کہ آپ ہی کیجئے پہلے وار
فرمایا پہلے ہم نہیں کرتے کسی پہ وار
کیوں دیر کر رہا ہے بڑھ آگے زبوں سیر
یہ سنکے تیغ کھینچلی اوس روسیاہ نے
یہ ضیغم خدا ہے وہ روباہ و نحس و شوم
یہ خانہ کریم ہے وہ ننگ روزگار
یہ رہنما ہے خضر وہ ابلیس کا مرید
یہ عرش بارگاہ ہے وہ اسفل و سفیہ
حربے لگا رہا ہے پیاسے حضور پر
ہاتھوں سے حرکتوں کی تزلزل ہے آشکار
زلزلے پڑ گئے ہیں ستمگر کی تیغ میں
آنکھیں ہیں بند کانپ رہا ہے تن لعیں
بیکار حربے ہو چکے سست ہو گیا
کاٹی ہے ذوالفقار کو کھینچا امام نے
لیا ہاتھ اوٹھا کے کہتے ہیں اب ضرب شاہ دیں
یہ فکر ہے کہ موت سے کیونکر اماں ملے
سر کو چھپا لیا ہے سپر میں شمر نے
بھیجا ملائکہ کو یہ فرمان کبریا
جا کر علی کے ہاتھ کو تھامو بصد شتاب

[illegible]
[illegible]
[illegible]
دنیا ظلوم چھپا ہے سب آشکار ہے
الکتاب سے علی کا دست کو تیرا انتظار ہے
نقل پڑ گیا اسکے مقابل شکار ہے
یہ جانستان دل ہے وہ جانثار ہے
یہ نور ذوالجلال تجسم وہ نار ہے
یہ رونق چمن ہے وہ جنگل کا خار ہے
یہ نیک ذات ہے وہ شقی بدشعار ہے
لرزاں کفن میں سام میاں نزار ہے
مردے اوچھل رہے ہیں زمیں بیقرار ہے
گردش میں سر کو شاہ کی جو بار بار ہے
رعب امام دیں سے کلیجہ فگار ہے
اف اف ہے لب پہ غرق عرق جسم زار ہے
اب کوئی دم میں جسم ستمگر فگار ہے
دہشت سے اضطراب میں وہ نابکار ہے
ہوش و ہم ہے رخ سے عیاں انتشار ہے
نہ امن کی جگہ ہے نہ تاب فرار ہے
چکر میں خوف سے فلک بے مدار ہے
حملہ امیر کا غضب کردگار ہے

اوچھا ہاتھہ کافی ہے دنیا کے واسطے
یہ میری ضرب ہے یہ مری گیرودار ہے

آئے فرشتے عالم بالا سے ایک ایک
دیکھا کہ غیظ مین شہ دلدل سوار ہے

میکال آکے لپٹے مثل دست و باد ہے
شمشیر جانستان پہ نظر بار بار ہے

جبریل نے زمین پہ پھیلا دئے ہین پر
یہ خوف ہے کہ ضربت حق شہ کا وار ہے

لب پر دعا ہے تڑپتے وار زور ہے
یارب بچا ہو کہ زمین بیقرار ہے

مرحب سے شاہ کہتے ہین او سرکش و لعین
آنکھین کو کھول دیکھ سفر سوئے نار ہے

اب بھی راہ راست پہ آ حق کی شان مین
واحد ہے لاشریک ہے پروردگار ہے

انکار پھر کیا ستم آرا نے شہ بڑھے
فرمایا اب تو قابل دار البوار ہے

جلوہ دیا جو تیغ دو پیکر کو ایک ایک
دیکھا یہ سب نے فرق ستمگر فگار ہے

سینہ کٹا شکم مین در آئی وہ برق دم
دو ہو گیا لئیم دم احتضار ہے

تو ڈٹ سے لاش نحس گری ہل گئی زمین
تلوار دست شاہ کی بھی بیقرار ہے

طبقے زمین کے کاٹ دئے جن گئے ملاک
جبریل نامور کو بھی اب اضطرار ہے

تھمے سمٹتے تھے کہ بس فتح ہو گئی
بولے ملک یہ حیدر صفدر کا وار ہے

آئی صدا زمین سے کہ اب ہاتھ روکئے
یا بوتراب طائر سدرہ شکار ہے

تکبیر کہکے سرور کونین مسکرائے
کی عرض سب نے ترا کرم اے کردگار ہے

ساتون فلک کے سب مین دریچے کھلے ہوے
لاسیف لافتا کی ہر اک سو پکار ہے

احمد نے بڑھ کے سینے سے اپنے لگا لیا
فرمایا تجھہ پہ خالق اکبر کا پیار ہے

جنات ہون ہم کہ زمانہ ہوا کطرف
کیا اوسکو خوف جو اسد کردگار ہے

پڑہکر درود روکے جرحیس اب قلم
یہہ معرکہ یہ جنگ جدل یادگار ہے

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت امام اول علیہ السلام

مبارکباد اے دل ساقیٔ کوثر ہوا پیدا
خدا کا شکر و احسان حیدر صفدر ہوا پیدا

شجاعان جہان کے قلب میں اک ڈر ہوا پیدا
رجب کی تیرہویں کو شیر داور ہوا پیدا

تعجب قدرت حق کی واہ عقل رسا کی عاجز
ہوا پتھر سے لعل اور لعل سے پتھر ہوا پیدا

صفائی قلب میں لیتے ہیں جو اون پر نہیں مخفی
علی کی آئینہ داری کو اسکندر ہوا پیدا

ثنائی حیدر صفدر کی جب فرط محبت سے
سر اک مداح کا احمد کے دل میں گھر ہوا پیدا

خوشی ہر قلب مومن میں ہوا ہے آج اس باعث
جو بخشائیگا روز حشر وہ سرور ہوا پیدا

علی کے دوستوں کو نعمتوں کی ہے فراوانی
بافضال خدا افتخار خشک و تر ہوا پیدا

غلامان علی سیر ہونگے اوسکی رحمت سے
انہیں کی چاہ میں ڈوبا ہوا کوثر ہوا پیدا

یقیں ہے یا عمر انکے ہیں ہیں سب ہی واقف
علی کے فیض سے ہر سینے میں گوہر ہوا پیدا

محبت بخشوانیکے لیے محشر میں کافی ہے
ہے غل کون و مکاں میں حیدر صفدر ہوا پیدا

نظر کی مرتبوں پر مرتضے کے جب کیا ہم نے
خیال مدح خوانی قلب میں یکسر ہوا پیدا

محبت اور عداوت پر علی کی امتحان ٹھہرا
ہوا کعبہ سے غائب سامنے جب حیدر ہوا پیدا

جو دیکھے غیر سے بہی کوئی بینا تو نہ کم ہوئے
علی کی شان میں جلوۂ خلق کا دفتر ہوا پیدا

فضائل کو علی مرتضے کے کوئی کیا جانے
نبی جس علم کے ہیں شہر اوسکا در ہوا پیدا

ابو السبطین شوہر فاطمہ زہرائے اطہر کا
خدا کا شکر ہے داماد پیغمبر ہوا پیدا

گلے ملتے ہیں باہم مومنین اسوجہ سے اس شب
خوشی یہ ہے نبی کا ہمدم و یاور ہوا پیدا

قطعہ

محمد سید و سردار ہیں ساری خدائی کے
نہ کوئی اس صفت کا اور پیغمبر ہوا پیدا

شب معراج محبوب خدا جب عرش پر پہنچے
جلال کبریا سے قلب مین اک ڈر ہوا پیدا

عیان دست علی جب ہوگیا اللہ کی قدرت
حجاب نور سے جب پنجۂ حیدر کا ساغر ہوا پیدا

نکیونکر شاد ہم سب ہون جب تیرہ ہوئین رجب
جناب سیدہ کا خلق مین شوہر ہوا پیدا

عطا حق نے کیا ہے جانشین و قوت بازو
مبارک یا محمد شور یہ گھر گھر ہوا پیدا

گران پلہ ہے اپنا جرم تلتے مین تو تلنے دو
گنہگارون کو کیا ڈر شافع محشر ہوا پیدا

ملک افلاک پر ملتے ہین باہم آج یہ کہکر
جہان مین خانہ زاد حضرت داور ہوا پیدا

کسیکو کچھ نہین نسبت کرے جو ہمسری کوئی
جو افضل تر زمانہ سے ہے وہ سرور ہوا پیدا

ولادت اور شہادت خانہ معبود مین پائی
علی سا اور کوئی خاصہ داور ہوا پیدا

مہم خیبر و خندق ہوئی سر جب سے عالم مین
نہ کوئی پہلوان ایسا نہ جنگ آور ہوا پیدا

نجف پہنچین کہ سوئے کربلا ہمکو یہی دھن ہے
بڑہا سودا ہزارون قسم کا جب سر ہوا پیدا

علی کیا حضرت موسیٰ ہی کے اک پیشوا ہین بس
ہے وہ ہی مقتدی انکا جو بے یاور ہوا پیدا

خدا کے بندے کیسے کیسے خوش گل خلق ہوتے ہین
رہی پیرو علی کی ارض ہفت جوہر ہوا پیدا

ہزارون بار چڑہا ہے رخ سے اکدم مین اوتری ہے
علی کی تیغ مین یہ کاٹ یہ جوہر ہوا پیدا

مجھی پر کیا ہے غرض ہر زمانے مین ہی یہ واصف
علی کی مدح سے ہر عرض مین جوہر ہوا پیدا

شجاعت حیدر صفدر کی ظاہر ہے زمانے پر
رہا انکا مطیع حکم جو قیصر ہوا پیدا

کچھ اوسکی مصلحت کو ہم سمجھ سکتے نہین اصلا
خدا کی شان ہے کیون چھپا ہے جوہر ہوا پیدا

جھکا یار یہ شرب کو ترے قربان لے ساقی
یہ اوسکی بے نیازی شیشہ و ساغر ہوا پیدا

زمانہ رزق پاتا ہے تری صدقہ سے بے مانگے
برائے خاطر حضرت ہی خشک و تر ہوا پیدا

یہی تو جانشین مصطفےٰ ہے لایق و فایق
ہدایت جس سی ہے وہ رونق منبر ہوا پیدا

علی مرتضےٰ کا معجزہ ادنیٰ سا یہ ہے یہی
جہان چاہا زمین سے آپ ہی ٹھوکر ہوا پیدا

تہ کیون شہزور سرکش سر جھکائین انکی چوکھٹ پر
ہوئی تشنے سرن جس دن یہ شیر نر ہوا پیدا

ہر اک عضو بدن خالق نے گویا تیغ مین ڈھالا ہے
زنخدان شہ دین بہتر و خوشتر ہوا پیدا

اشارہ تو جلی کشتی کا حضرت ہی کی جانب تہا
جہاز امت مرحومہ کا لنگر ہوا پیدا

رسول اللہ کو آزار دیکھا ہے اب کوئی
ولادت سے علی کی سب کے دلمین ڈر ہوا پیدا

ہر اک غزوہ ہوا سر حیدر کرار کے دم سے
مراد لیتا وٹھا کر جو کوئی کافر ہوا پیدا

علی کا واسطہ دیکر کیا جب عرض خالق سے
ثمر نخل دعا کا بہتر و خوشتر ہوا پیدا

مقولہ یہ کسی استاد کا مجلس مین سچ سچ ہے
مخالف جو علی کا ہے وہ بے جوہر ہوا پیدا

قصیدہ در مدح امام اول حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام

دیا رتبہ خدا نے گر محمدؐ کو نبوت کا
علی کو بھی شرف بخشا دو عالم کی امامت کا

ثمر فردوس ہے شاہ ولایت کی ولایت کا
جہنم کا ہر اک طبقہ ہے پہل اوسکی بغاوت کا

جہان سے نام مٹجائے نہ کیون الحاد و بدعت کا
ہر اک سو شور ہے شاہ ولایت کی ولادت کا

در خیبر اکہاڑا اور جھنڈا دین کا گاڑا
زمانہ سب معترف ہے مری مولا کی قوت کا

علی کی دید بہی دیدار خلاق دو عالم ہے
ہوا انکی سبب جلوہ حقیقت مین حقیقت کا

نہ ہوتی تیغ گر انکی نہ رائج دین حق ہوتا
پڑا ہے قلب پر اعدا کے سکہ انکی ضربت کا

دوگانہ اپنے معبود یگانہ کا بجا لائے
ہوا خورشید کو جب انکی جانب حکم رجعت کا

ہمسر کا وزیر خاص خالق نے کیا ان کو
ملائک تک سارے عالم کی عبادت کو اگر لیوین
یہی زہد و ورع کے خلق مین باقی بتا ئینگے
مری یہ التجا ہے اے خدیو کشور ایمان
اولٹ کر نامۂ اعمال جنت کی سند دینا
جسے چاہو جلاؤ جسکو چاہو خلد مین بہیجو
خدا کو آپ نے اور احمد مرسل نے پہچانا
کسی نے آپکو بہی دونون عالم مین نہ پہچانا
ہر اک سرکش کو مارا ہے ہر اک کا سر اوتارا ہے
کسی سائل نے ردی آپ سے مانگی جو رستے مین
تمہین پیدا کیا اسواسطے خلاق عالم نے
اوسے جاری و شیرین بہی کیا دی آبرو حق نے
نہ اون پہولونمین خوشبو ہے نہ مطبوع خلائق ہین
نبی ہوتا اگر دنیا مین کوئی بعد احمد کے
ہوا تب دین حق کامل وصی جب دم کیا انکو
رسول اللہ کے کاندہے پہ رکہے پاؤن کعبے مین
گدا نے آپ سے مانگا جو نماز مین رکوع آکر
جسے حیدر سے رشک ہے اوسے احمد سے رشتا ہے
پیرونکو کرکے اونچا سمجہ جاتے ہین یہ دشمنت ہے
نصیری کا کیا مین ذکر بہی کہون تو یہ معاذ اللہ
در حیدر سے زوارونکو یہ آواز آتی ہے

فرمایا رسول اللہ نے ان سے حکومت کا
گران پلہ رہے گا یا علی خندق کی ضربت کا
انہین سے سلسلہ پہیلا ہے خالق کی عبادت کا
گنہگار و معاصی ہے بہت مداح حضرت کا
خدا مالک کرے جب آپکو روز قیامت کا
خدا نے آپکو قاسم کیا ہے نار و جنت کا
خدا اور آپ سمجہے مرتبہ ختم رسالت کا
خدا و مصطفے عارف ہین جو رتبہ ہے حضرت کا
جہان مین کیون نہ شہرہ ہو تمہاری زور و ضربت کا
قطار اونٹونکی دیدی کیون نہ شہرہ ہو سخاوت کا
نہ دنیا مین کوئی ہمسر تہا نہ ہوگا تا قیامت کا
بہرا جس آب سے دم ساقی کوثر کی چاہت کا
جنہین کچھ بہی ہوا انکار حضرت کی ولایت کا
تو انکو پا تہیرا آتا مرتبہ حق کی نبوت کا
مدار و انحصار اسپر تہا احمد کی نبوت کا
کسی کے ہاتہہ کب آیا جو کچھ رتبہ ہے حضرت کا
عنایت کر دی خاتم بہی ہے شہرہ اس سخاوت کا
تماشا جو ہے احمد کا وہی عارف ہے وحدت کا
خیال آتا ہے جب جبریل کو خیبر کی ضربت کا
وہ کثرت مین بڑی قائل ہو جو حق کی وحدت کا
بڑہیر او چلے آؤ یہی رستہ ہے جنت کا

قطعہ

کہیں سطر ہی ہیں یہ تو اول عالم ظہور کا | [illegible]
کہیں ابر مصحف ہے واصل حق ہیں کالاون ہی عیاں | ادبی گہر کیا ہے نہ اختر نے فصاحت کا
بہار کی ظفر ہیں جو جو کہے گا لطف پائے گا | تسلسل کا رہا ہے یہ تشانت کا سلاست کا

قطعہ

میں سچے دل سے کہتا ہوں عقیدہ صاف کہتا ہوں | نہیں مطلب اس مدح سے تحصیل جنت کا
وہ سچے ملتے ہیں یا رہیں حاکم سے راضی ہوں | وہ ثمرہ ہی عنایت کا طریقہ ہے عدالت کا
کوئی خوش ہو کہ ناخوش ہو کوئی راضی ہو یا بد ہو | ثنا ہے اسلئے مولا کا تو شایان ہے مدحت کا

ستارہ آسکے جس کی قسمت کا ہو تابان
رہے گردش میں کیونکر مبتلا مداح حضرت کا

قصیدہ تہنیت جشن ولادت جناب امام اول علی مرتضی علیہ السلام

فصل بہار آئی ہوا لطف داوری | ہر اک شجر میں کونپلیں پھوٹیں ہری ہری
سرسبز لہلہاتا ہے سبزہ چمن چمن | دن رات جسکی دید سے آنکھیں ہیں تری
ہے بار بار عطر فشاں شاخ نسترن | سنبل نے بھی سنواری ہے زلف معنبری
ثنا خواں ہیں چہچہاتے ہیں مرغان خوشنوا | طاؤس ناچتے ہیں کہ ہے رقص میں پری
تانیں لگا رہے ہیں کبوتر ادھر ادھر | صحن چمن میں گونج رہی ہے کبوتری
دراج و کبک و تیہو و طاؤس و فاختہ | خوشحال ہیں بحال ہیں نہ رنج و غم ذری

شانِ خدائے عزوجل کا ظہور ہے — گلنار کوئی پھول ہے اور کوئی اخضری
فرطِ سرور عیش سے ہر سرو ہے نہال — سب قمریوں کے جسم میں پوشاک ہے زہری
گلزار میں ہر اک گل رعنا ہے سرخرو — گلچیں بھی جان بیچکے ہو جسکا مشتری
خاروں کے دل میں اب نہیں نام کو خلش — فربہ ہوئے ہیں دور ہوئی تن سے لاغری
غنچے ہیں نثار میں گلشن میں زر بکف — چاروں طرف کھلے ہوئے ہیں کیسہ زری
تزئین بہشت کی بھی زیادہ ہوئی ہے آج — لہرا رہے ہیں نشہ کے عالم میں کوثری
آراستہ ہے از سر نو گلشن جنان — رنگین گلوں کے عکس سے ہر شئے ہے احمری
پیدا ہوا ہے آج وہ ذیجاہ و نیک نام — جسکے سبب سے چمکا ہے دین پیمبری
جو ہے نبی کا قوت بازو خدا کا ہاتھ — ضربت سے جسکی مٹ گئے سر سنگ خیبری
خاتون روزگار کا شوہر ہے جو امام — جسکو عطا ہوئی ہے دو عالم کی سروری
جو شاہ ہے ابوالحسنین ع ابو تراب — آفاق میں کسی کو نہیں جس کی ہمسری
روزی رسان خلق ہے جو آسمان جناب — پیدا ہے جسمیں سب صفت شان داوری
شرمندہ مہر و ماہ ہے پیش رخ حضور — ظاہر جبین پاک سے ہے نیک اختری
کیا وصف ہو سکے وہ سراپا ہے نور کا — بھولا ہے جسکو دیکھکے مانی مصوری
اللہ کے حبیب کے ہیں آپ ہی حبیب — ملتی کسے نبی سے ہے کسکو برادری
لا انتہا جناب رسول خدا ہیں شاد — خوش ہو کے شکر کرتے ہیں بوطالب جری
فرماتے ہیں کہ شکر خداوند دو جہان — بخشا ہے وہ خلف کہ ہوئی نام آوری
ہے تہنیت کا شور زمین آسمان پر — یہ رات وہ ہے جسکو کہ ہے دن پہ برتری
آتے ہیں جوق جوق ملائک پئے سلام — خورشید دیں ہے ہے طلب ذرہ پروری
یہ ہے شب ولادت سلطان انس و جان — برپا ہے آج چار طرف جشن حیدری
آپس میں ہو رہے ہیں بغلگیر مومنین — شادان بکمال آج ہیں عیدی و تشتری

ظاہر ہر ایک کے چہرے سے ہے خشیت و طرب
پڑھتے ہیں تہنیت کے قصیدے فصیح ان
سنتے ہیں شاہ نا صح پائے حضور ہیں
جس دم تھی یہ منقبت شہ میں پڑھ وہ شعر
تیغ زبان سے آج وہ لے معرکے میں کام
ہاں ساقیا شراب ولائے علی پلا
کر یاد سے پھر فرح سے شکر بار سے
فیض ثنائے شہ سے فقیری میں ہی یہ اوج
عشق نبی و آل نبی فرض عین ہے
ہوں مدتوں سے آصف سلطان ولیعہد
ہم میں گدائے شاہ نجف اس میں شک نہیں
ہم جانتے ہیں صاحب اکسیر کو ہمیں
اپنے سخن میں بخشی ہے خالق نے آب و تاب
پیدا ہے نہ کوئی اسطرح دریا کی موج میں
تعریف اپنے منہ سے مناسب نہیں مگر
کیا دیگا داد اس سخن لاجواب کی
تیغ زبان سے کام عدو کا ہوا تمام
جاہل ہے جو مد مقابل تو کیا ہوا
دل پھر گئے ہیں جو لشکر داور نبی کے ساتھ
سب جانتے ہیں کفر کے عالم میں کی قضا
انشد سے غرض نہ رسول خدا سے کام

فرحت سے شاد شاد ہے ہر ایک حیدری
حضار کو دکھا رہے ہیں لطف شاعری
ڈوبا ہوا ہے چاہ میں ہر ایک کوثری
سنتے ہیں سکتے وجد میں آجائیں حیدری
کھٹکا ہے دل میں جو ہے عدو شہ جری
ہے مثل آفتاب جھلکتی ہے شاعری
شیدا ادھر نظر لطف کر ذری
پائے سے اپنے پست ہی اورنگ نادری
شکر خدا کہ روز ازل سے ہوں حیدری
ہاں واقعی یہ بخت رسا کی ہے رہبری
بھرا نہیں نظر میں کبھی اوج قیصری
شہ کے قدم کی گرد ہے گوگرد احمری
ہے جنس بے بہا جو کریں قدر مشتری
برسوں کرے اگر کوئی مشق شاعری
یہ نظم موتیوں میں تلے گر ہو جوہری
حاصل کبھی نہیں ہے مذاق سخنوری
اور پھر رہی غلاف میں شمشیر حیدری
منہ کی ہمیشہ کھاتے رہے کر کے خودسری
سب بھاگ گئے پشت پھیر کے یہ تھی سپہگری
مکار بن گئے تھے مسلمان ظاہری
جویائے سیم و زر رہے یہ بات ہے کھری

جس جس کا کام کیا تمہیں اہل نفاق سے
پٹ پٹ گئے در و در پاٹ ہے پھر ہے حیدری

فیض تمہارے سے بگڑا ہوا کام بن گیا
اوس آفتاب میں آ گئی ہے نور پروری

آفاق میں نہیں ہے کوئی ایسا ذی شرف
اس طرح ہے حضور کو سب پر سے برتری

پہنچا نہ کوئی ذات مبارک کی گرد تک
کیا منہ کسی کا ہے جو کرے کوئی ہمسری

مشکل میں انبیائے سلف کے بھی آئے کام
منکر نہیں ہے اسکا کوئی صفدر و جری

جو ہے رسول ہیں وہ ہیں حضرت ہیں معجزے
خجلت سے گر دئیے ہیں یاں سحر سامری

بتخانے منہدم ہیں تو کاہن ہیں ہیجان
بھولے ہوئے ہیں ساحر عالم فسون گری

پیش نظر ہے حال جہان مثل آئینہ
قلب جناب گرد کدورت سے ہے بری

ایسا جہان میں کون ہے ذی رتبہ و شرف
موقع انہیں جو ختم ہے ہوئی پیمبری

ہم سنگ وہ عطا کیا خالق نے رہنما
کی ہے ہمیشہ خضر کی بھی جس نے رہبری

ایسا شجاع کوئی ہوا ہے نہ ہوئے گا
حصے میں دی ہے شہ کو خدا نے دلاوری

جب ذوالفقار لیکے ہوئے آپ حملہ ور
پیدا ہوئے ہیں سینکڑوں کوئی نہ خیبری

غصے کی آنکھ سے جو کبھی دیکھیں حضور
پڑ جائے تن میں مہر منور کے تھرتھری

اسپ سبک لجام کی کیا ہو سکے ثنا
کیا تاب ہے یاں سمند سکندر سکندری

دونوں جہاں نہیں دونوں کا ثانی کوئی نہیں
فارس ہے رشک حور ہیں غیرت پری

دیکھا ہے جب سے معرکہ میں آپکا جلال
تھرا رہا ہے خوف سے خورشید خاوری

ہیں بادشاہ کون و مکان آپ یا علی
خاقان روزگار کا ہے فخر چاکری

گردونہ مہر و مہ جو چمکتے ہیں صبح و شام
ہیں عرش کی شرف کے دم سے یہ دہر پروری

معنا زمین میں آپ ہی سلطان بحر و بر
زیر نگیں ہے آپکے خشکی ہو یا تری

سائل کو تیغ جنگ میں کی آپ نے عطا
دنیا کوئی سخی ہے نہ ایسا کوئی جری

حق کی طرف سے آپ ہیں مختار جزو و کل
کون و مکان کا کون ہے عالم میں قیصری

ہین آپ دستگیر جہان اسمین شک نہین — دن رات ہم سے ہو نہ رہی مہر یاوری
یا شاہ رحم کیجیے اب اس گدا پہ بھی — بر آئے اب کے سال تمنا ہے جو مری
برسون سے ہے غلام غم و ہم مین مبتلا — بنجائے کام اب مرا بھی نظر ہو جو سرسری
ہے بارگاہ شاہ امم مرجع انام — بے شبہہ آپ ہی مین ہے خلق پیمبری
مداح اب تو مضطر و حیران کمال ہے — شام و سحر ستاتی ہے فدوی کو بے زری
کیجیے مدد برائے شہنشاہ انبیا — پاتا ہون اپنے حال مین ہر روز ابتری
مدح و ثنا مین صرف ہوئی ہے جتنی عمر — منقا دیشت کے لئے ہے فخر ذاکری
محروم آستانے سے کوئی نہین پھرا — بر آئیگی ضرور تمنائے دل مری
یارب جہان مین شاد رہین دوستان آل — کہتی رہے یہ تا بہ قیامت پری پری
جبتک چمن مین پھول مین خوشبو ہو — جبتک شگفتہ ہے چمنستان شاعری
مطلب برآئین اونکے جو ہین جمع مومنین — محشر تلک کھلے رہین گلہائے جعفری
بانی جشن کے بھی مطالب حصول ہون — یارب بحق شاہ نجف سرور جری
طاعون جلد دفع ہوا سے بہر کریگا — اور ہو بخار دور پئے سرور جری
ہم سب کے بھی گناہ ہونکو تو بخش اے رحیم — جنت مین گھر عطا ہون پئے سرور جری
جبکہین تو ہے مضطر و نالان عجب عجب — ہو جائیگی ضرور ابھی بندہ پروری
جبکہین زار پر نظر لطف ہو شتاب — ہے ختم آپ پر بخدا بندہ پروری
سرکار نامدار کی ہر آرزو بر آئے — صدقہ اوسی کا آج جو پیدا ہوا جری

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت باسعادت حضرت مولائی متقیان امیر المومنین و یعسوب الدین امام اول علی ابن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام

قصیدہ در مدح جناب امیر المومنین علیہ السلام

جان و دل سے خالق کونین کے شیدا ہیں آپ ‏ بعد احمد یا علی مخلوق سے اعلیٰ ہیں آپ

خانہ معبود میں حضرت فقط پیدا ہوئے ‏ آپکا عاشق خدا اللہ کے شیدا ہیں آپ

آپ ہی ہیں حضرت شبیر و شبر کے پدر ‏ خویش احمد آپ زوج حضرت زہرا ہیں آپ

ہے جہاں سرسبز فیض پائے حضرت سے مگر ‏ جسکا سایہ قصر جنت میں ہے وہ طوبیٰ ہیں آپ

منبع جود و سخا ہیں آپ اے والا گہر ‏ کم ہے قطرہ سے سمندر جسکی وہ دریا ہیں آپ

معرکوں میں آپ ہی کرتے رہے سینہ سپر ‏ جان و دل سے سید لولاک کے شیدا ہیں آپ

آپکے پیچھے پڑھینگے حضرت عیسیٰ نماز ‏ کھل گیا اس سے کہ فخر آدم و یحییٰ ہیں آپ

قاتل کفار حضرت کے سوا ہے اور کون ‏ ہے بہادر کون ایسا ضیغم یکتا ہیں آپ

آپکے در کے گدا ہیں سب سلاطین جہاں ‏ گو بظاہر اک فقط شاہنشہ بطحا ہیں آپ

تھا جہاں قبضے میں پھر کھایا کئے نان جویں ‏ تھا تنفر مال و زر سے تارک دنیا ہیں آپ

جبرئیل نامور کو خدمت شہ کا ہے فخر
جانتے ہین سب کہ کل عبدون مین متقی ہین آپ

آپکی چاہت جنھین ہے وہ ہی شیرین جاہ ہین
جسکے قطرہ ہین یہ سب وہ قلزم دریا ہین آپ

آپ سے اعلیٰ فقط ہے احمد مرسل کی ذات
ہر پیمبر سے بلا شک افضل و اعلیٰ ہین آپ

کوئی کہتا ہے بشر اور کوئی کہتا ہے خدا
ہم سمجھ سکتے نہین مولا کہ آخر کیا ہین آپ

آپ ہی ہم سبکے شافع ہونگے بیشک پیش حق
ہم گنہگارونکے مولا ماوی و ملجا ہین آپ

سب سے پہلے نور حضرت کا کیا خالق نے خلق
باعث ایجاد و وجہ خلقت دنیا ہین آپ

کوئی ہمسر آپکا اب ہے نہ ہوگا حشر تک
آج ہر مخلوق سے ممتاز و ذی رتبہ ہین آپ

کو نبی نے تو وصی اپنا کیا روز غدیر
ہم غلامون کے ازل کے روز سے آقا ہین آپ

آپکی اولاد پہ ہم جان و دل سے ہین فدا
ہین پدر گیارہ امامونکے مرے آقا ہین آپ

نہ سخاوت مین کوئی ہمسر نہ ایسا ہے شجاع
ہے عقیدہ اپنا یہ بعد نبی یکتا ہین آپ

آپکے زیر نگین عالم مین ہے ہر خشک و تر
حق کی جانب سے شہ دنیا و ما فیہا ہین آپ

آپکے رتبون سے واقف یا نبی ہین یا خدا — جاننے والے خدا کے یا نبی ہین یا ہین آپ

احمد مرسل کو بھی نہ بہا پہچانا ہین — بعد خالق ان مدارج مین بھی مستغنی ہین آپ

آپکا عدل و سخا آفاق مین مشہور ہے — پہر وحق کے معین ہین قاتل عدا ہین آپ

دیکھتا ہے جو رخ انور وہ فرماتا ہے وجد — پڑہتے ہین صل علی اسلیے خوش چہرہ ہین آپ

معرکون مین احمد مرسل پہ آنچ آنے نہ دی — پہر مہم کو سر کیا وہ معرکہ آرا ہین آپ

جو مقابل ہو گئے وہ پا گئے فوراً شکست — کون سر پر آپ سے ہو ضیغم ہیجا ہین آپ

آپکی مدح و ثنا سب انس و جن کیا کر سکین — قدرت معبود کا آفاق مین نقشہ ہین آپ

آپکے لہجے مین کی معبود نے جب گفتگو — یہ نبی سمجھے کہ عرش پاک پر گویا ہین آپ

آپکے رتبون سے واقف ہے خدا کے دو جہان — ہر نبی سے منزلت مین اوج مین بالا ہین آپ

سر بشر سے ہو سکے کیا آپکی مدح و ثنا — شان خالق ہین سراپا نور کا پتلا ہین آپ

انس و جن حور و غلمان کے معطر ہین مشام — جن سے خوشبو ہین دو عالم وہ گل رعنا ہین آپ

آپ ہی دونوں جہانمیں ہیں مددگار و معین | آپنے شیعوں کے لئے رحمت ہی بنایا ہے آپ
اب قلم کو روک ای حیدری چلیں کر یہ التجا | حامی دنیا و دیں ہیں شافع فردا ہیں آپ
باقی و ساعی ہیں با آبرو آفاق میں | اپنے شیعوں کے لئے تو امن و ملجا ہیں آپ
ہو مرے سرکار کی حشمت سوا دولت فزون | آپ دنیا میں معین ہیں مالک فردا ہیں آپ

قصیدہ در مدح جناب امیر المومنین علیہ السلام

کسی کا بار احسان فرق پر لینا نہیں بہتر | ہے جو لطف و کرم کا تجھسے ہی طالب ہے یہ جعفر
خدائی میں خدا کی ناموری ہیں پنجتن سرور | فدائے حضرت زہرا نثار حیدر صفدر
خبر ہے مشتہر دولہا بنے ہیں حیدر صفدر | برائے نذر سب غنچے لئے ہیں مٹھیوں میں زر
تجھی سے واسطہ رکھتا ہے اک بیکس و مضطر | الٰہی بہر زہرا و علی کر رحم بندوں پر
جو سچ پوچھو ہی دونوں جہانمیں کام آتے ہیں | انہیں کا عشق ہے دل میں نثار آل پیغمبر
نظر میں مال دنیا ہیچ ہے کیا منزلت اسکی | عطا کی نظم کی دولت ترا احسان ہے ای داور
ہمیشہ راحت و آرام سے کٹتے ہیں روز و شب | ہماری آنکھ میں مطلق نہیں توقیر سیم و زر
بفضل حق ہمیں بارہ اماموں سے تعشق ہے | ملے گر دولت دنیا تو کچھ اس سے نہیں بہتر
لکھو تم بھی قصیدہ آج اک اہل زبان ہم ہو | نہیں آگاہ کیا کوئی عمل اس سے نہیں بہتر
پڑھو اپنا قصیدہ جمع میں احباب صحبت میں | دکھا دو بزم میں اہل زبان کو آج تو جوہر
یہ سنکر لیکے قرطاس و قلم یہ فکر کی تازہ | سنیں اب بوستان مصطفےٰ اٹھتا ہوں لے قمبر
جھکا دی ساقیا پیہم شراب ناب سے جلدی | جو ہیں اس مے کے عادی وہ نہیں جاتے ہیں ٹھیکر

گھٹا چھائی ہوئی ہے ہر طرف سے ابر و ہے مین
ہمارے جام کو ساقی شراب خلد سے بھر دے
پلا دے خلد کا اک جام بھر ساقی کوثر
خبر لیجے برائے مصطفےٰ یا سید صفدر
کیا ہے مرجع مخلوق ذات پاک کو حق نے
دوبارہ پھر یہ پینے کی ہوس دل مین رہے باقی
ہے کیا بار دگر مسرت آج اوسنے ہنس کے یہ پوچھا
نہین کیا یاد تجھکو واہ دیکھی کی ہے پہلی
گھٹا چھائی ہوئی ہے ہر طرف سے ابر اٹھے ہین
علی مرتضیٰ دولہا بنے بیٹھے ہین محفل مین
جہان تھا عود و عنبر صل علی آگ جلتا ہے
زمین سے آسمان تک ہر طرف اک نور ساطع ہے
زمانے بھر کی خوشبو سے مشام جان معطر ہین
مبارک مومن کے چہرے سے مسرت آج ہے ظاہر
ہم شاخین نہالونکی گلے ملتی ہین آپس مین
جھکتا ہے سر اک سرو چمن ہر شاخ کے اوپر
ہین بانی اس خوشی کے میر سلطان علی صاحب
ادہر پھولونکے گلدستے دئیے جاتے ہین ہر دم
جہان بھر مین طرب کا آج اک سامان مہیا ہے
زمانے بھر کے خوشبو سے مشام جان معطر ہین
ادہر تقسیم پھولونکی ادہر کو عطر بٹتا ہے

الموں سے میرا اے ساقی پلا دے مشکبو عنبر
گھٹا کی طرح ساقی آج جام مین تر ہو دیر سے
قدم کو ہاتھ کو لغزش ہے ساری بیخودی ہے جو
سوا آگے آپکے کوئی نہین ہے ناصر و یاور
ہی جو کمٹ پر ابھی ساقی نہ رزونکے چھلکتے ہین
پلا دے ہاتھ سے اپنے چھلکتا خلد کا ساغر
کہا ہین نے کہ تو واقف نہین ہے بیہودہ اور
گلے ملتے ہین ہم مومن و دیندار خوش ہو کر
محمد شاد ہین گھر مین بیاہ ہے شاہ دلبر
چمکتا ہے زیادہ مہر تابان سے رخ انور
لیے خوشبو نرم سب جتین لئے ہین ہاتھ مین مجمر
لمعان ہے نور حق کا پر ضیا ہین شہر و شب و در
ہوا خلد برین کی یان چلی آتی ہے فر فر
مبارک باد خوشی کے ہو رہا ہے آپ سے باہر
خندہ زن ہو گلستان مین شگفتہ ہین گل احمر
پروانہ کو جو شکر لہا پر لگا آتے ہین سب چلکر
خدا مسرور رکھے آنکو بہر احمد و حیدر
ادہر ہے عطر کی تقسیم صل علی علی لب پر
خوشی کی آج جنت مین آرہی ہین جشن ہے گھر گھر
اک گلشن یا چمن ہر مین ہے خوب بازار در
مہکتا ہے مکان یا صفا خوشبو سے سراسر

قصیدہ ختم ہے جز جلیس اب حق سے دعا مانگو
تو کر ہم سب پہ اپنا رحم اب ای خالق اکبر

یہ ہے وقت اجابت ہاتھ اوٹھا کر سب کہیں آمین
دعا مقبول کر ہم سب کی بہر احمد و حیدر

قصیدہ در مدح امام اول علی ابن ابی طالب علیہ السلام

آج پیدا ہوا دنیا میں شہ کون و مکان
کس طرف دہیان ہے کر مدح علی ذیشان

آپ قرآن میں خدا کرتا ہے توصیف جلب
کیا مرا منہ جو کروں مدح شہ کون و مکان

فاطمہ بنت اسد کی ہے زبانی یہہ رقم
درد زہ کا جو اثر ہونے لگا مجھپہ گران

خانہ کعبہ کے نزدیک گئی بہر دعا
وان نظر آئی عجب قدرت خلاق زمان

پشت کعبہ کی جو دیوار ہوئی شق فوراً
آئی آواز کہ آ مادر شیر یزدان

جلد داخل ہو بس اب دیر کا ہنگام نہیں
تجھکو اسوقت یہ ہے حکم خداوند زمان

سر جھکائے ہوئے داخل ہوئی میں وان یا رب
وہیں پیدا ہوا یہ طفل بصد شوکت و شان

ہوگئے پیدا یہ کیا سر سجدہ خالق میں جھکا
کلمۂ طیبہ اوسوقت بہی تہا ورد زبان

تین دن تک رہی میں حکم الٰہی سے وہیں
بعد اس طفل کو لیکر میں ہوئی وان سے روان

آئی آواز کہ اس طفل کا رکھنا نام علی
ہوگا یہہ بعد نبی دین میں ذی شوکت و شان

میوہ خلد بریں آتے رہے کہانیکو
کس زبان سے میں کروں شکر خداوند زمان

گہر میں داخل ہوئی مولود کو ہاتھوں پہ لیے
گود میں لیکے خوشی ہوگئے سردار زمان

متعجب ہوئے سب سنکے یہ امر صعب
جو کہ گذرا تہا وہ سب حال کیا میں نے بیان

کو دیکھیں احمد مختار کی ہیں شیر خدا
ابن حضرت شاہ ابو طالب ذی شوکت و شان

تھے یہیں مادر حیدر کی [illegible] موجود
[illegible] جھک کے گلے ملتے ہیں پیر و جوان

کہتے ہیں دیکھکے قرآن علی کی صورت
[illegible] پاک تو خورشید سے بھی ہے تابان

ہے یہ ہر قوم کہ رہنما ہیں محبوب خدا
تیرے اوصاف سے واقف نہیں کوئی انسان

نہیں آفاق میں پہچانتا مجھکو کوئی
یا علی جانتے ہیں یا کہ خدائے سبحان

نہیں آگاہ کوئی رتبہ حیدر سے بھی
یا نبی واقف ہوں و یا خالق ہر کون و مکان

نہیں پہچانا خدا کو بھی کسی بندے نے
بس نبی پہچانتا ہوں یا کہ علی ذیشان

جشن کی آج ہے تقریب بپا ہر گھر میں
جس طرف دیکھو نئے رنگ کا اک ہے سامان

کثرت خلق سے مردم کے کھوے چھلتے ہیں
سیر و سامان طرب چار طرف کو ہیں عیان

عطر کی چائے کی تقسیم ہے جاری ہر سمت
تہنیت دیتا ہے خوش ہو کے ہر اک پیر و جوان

شور ہے صل علیٰ کا سبھی جانب کو بلند
آج آتا ہے نظر شاد ہر اک خرد و کلان

کیسے خوش ہو ہو کے پڑھتے ہیں قصائد شعرا
سننے والونکے بھی چہرونسے بشاشت ہے عیان

آج ہر مومن دیندار خوشی سے بیحد
تہہ افلاک ہے اک قدرت باری کا سمان

جوش ہے مدح سرائے علی کا مجھکو
فضل خالق سے مری طبع ہے دریائے روان

ہاں پڑھو شوق سے تم اپنا قصیدہ حبیں
آج تو جمع ہیں اس جشن میں سب اہل زبان

مطلع

شکر ہے ہو گئے بخشش کے ہزاروں سامان
حشر میں ہاتھ ہمارے ہیں علی کا دامان

سن لیں اب دل سے وہ موجود ہیں جو خرد و کلان
مختصر سا ہے یہ میلاد کا حضرت کے بیان

سچ یہ ہے آپکا وصف ہے خدا اور رسول
کروں میں مدح علی کیا ہے مری تاب و توان

تیری اس نظم سے حضار کی جانیں ہیں لٹی
سب یہ کہتے ہیں کہ ہاں اور پڑھو بھائی جان

آج تکے ہین خوشی سبکو ہوئی ہے حاصل
بادشاہان جہان کی تو حقیقت ہی نہیں
ہین ہی آپکے مداح تو واصف ہے خدا
ہان اگر آپ ہی چاہین تو جھکتا ہے
کیا پسند آئے کسی اہل زبان کو یہ کلام
فخر مجھکو ہے وہ عالم مین ہی تو حاصل
واقعی دھوم سخاوت کی ہر اک جا ہے آج
طبقے ساتون پہنچونکے ابھی کھنچ جائین
ذکر کچھ اونکا ہے مداح کو اب مد نظر
اونکی توصیف و ثنا ہین ہین زبانین تمام
فخر ہم سب کی ہے شاگردی ناجی صاحب
اونکی توصیف بہ ترک ہے تو ہین ہو ملتی
نور صاحب ہے باکر اپنے ہنر پر نور
علم ہین کامل و اکمل ہین جناب دانش
خوب فرمانے ہین بے تشبیہ مجنے کی جاہ
سب ہی آگاہ ہین خوش فکر ہین شیدا صاحب
فیض ہے اظہر و ناجی کا دکن ہین جاری
اپنے خوشگل ہین کہرتے ہین تجلیت یہ نظم
نظم … ہین نہایت ہی … فن اکمل
… کی ہوتی تقسیم ہین سرگرمی ہے
… کچھ شعر ہیان اسکے قصیدہ ہے ختم

تاب خورشید زیادہ ہین تو ہیں درخشان
آپکے آگے تو ہے پست ہر اک شخص کی شان
کیا بھلا منہ ہے مرا ادھر کی کیا میری زبان
ذرہ خاک سے بیقدر ہے یہ ہیچمدان
پھیکا پکوان ہی گرد و بجتی ہے دوکان
آپ ہی کے تو گہر لیے کا ہون اگر شیرخوان
ہے شجاعت ہر سو مولا کی ثنا ہین عیان
یا علی آپکی تلوار ہے ایسی بران
تو کہ حاضر ہین بیان و صف سلطان
مانتے ہین انہیں آفاق ہین کل پیر و جوان
اب یہ بادشاہ زمانہ ہین لقب شوکت شان
اب دکن مین ہی مشہور ہین استاد زمان
آج جو ہر کے ہی جو ہر ہین بتانے ہین عیان
انکے مداح ہین آفاق مین کل پیر و جوان
نثر مین نظم ہین ہر گو ہی ہین یہ اہل زبان
انکی توصیف بھلا مجھسے ہو کسطرح بیان
انکے شاگرد ہی مشہور ہین کل اہل زبان
سب ہی واقف ہین کہ سدرہ ہین بڑے اہل زبان
حامد و واجد و سجاد کا ہے مثل کہان
میر یسین علی صاحب شیدا ہین کہان
کہ وہ ہین عاشق و شیدائے علی ذی شان

نیر ہوں ماہ رجب کی ہے خوشی کیوں نہ ہوں سب
شعرا جتنے ہیں اس جشن میں موجود ہیں سب
کچھ عجب رنگ عجب شان نظر آتی ہے
نعرۂ صل علےٰ ہوتے ہیں بہ سرت بلند
گود میں حیدر صفدر کو لئے ہیں مطرب
جشن ہے حیدر صفدر کی ولادت کا آج
نظم کا باغ ہمیشہ سے تر و تازہ ہے
اس قصیدہ کو بس اب ختم کرو ای جلیس
بانیِ جشن کے برآئیں مطالب یارب
مومنین جتنے ہیں آفاق میں آباد رہیں
جتنے مومن ہیں رہیں خلق میں آسائش سے
ہو عبادت کا سدا ایک بندۂ معبود کو شوق
میری امداد بھی فرمایئے از بہر خدا
میرے سرکار کے برآئیں دلی سب مطلب
حال سب آپ پہ روشن ہے زمانے بھر کا
دوست جتنے تھے وہی اب ہیں عدو جانی
عرض حاجات کی حاجت نہیں کچھ پیش حضور
کون ہے دادرس خلق کہو نہیں جس سے
دادخواہی کا یہی وقت ہے کیجے امداد

بس جلیس اب تو سن خامہ کی عنان
ان میں ایک ایک سے اعلیٰ ہے کروں کسکا بیان
آج ہے دیکھنے قابل چمنان جہان
مومنین ہو گئے سب مورد فضل یزدان
آج ہی دن ہیں فرحناک رسول دو جہان
اوٹھکے ملتے ہیں گلے آج ہم پیر و جوان
اسی گلزار میں ہونے کا نہیں دخل خزان
کہیں آمین جو اس جشن میں ہیں جلوہ کنان
کہ یہ ہیں عاشق و شیدائے علی ذیشان
سر مرحب و مع ہو غلط ہی بس اب ہوا زان
بہر سبطین نبی عیش کا کر دے سامان
نیک ہم سب ہوں اگر دور ہو دخل شیطان
ذات سے آپکی فریادرس پیر و جوان
بحق حیدر کرار و رسول یزدان
جو مرا مطلب دل ہے وہ نہیں تجھ سے نہان
آجکل تیر ہیں سر کے لئے شمشیر و سنان
حال سب آپ پہ روشن ہی عیان را چہ بیان
آپکی چھوڑ کے سرکار بھلا جاؤں کہاں
بے خبر آپ ہیں مجھے یہ نہیں وہم و گمان

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب امیرالمومنین علیہ السلام

آج پیدا ہوا فخر خدام خدائے متعال
میرے مولا کے سوا کعبے میں پیدا ہوا کون
نور کے سانچے میں ڈھالا ہے ید قدرت نے
آج پیدا ہوئے کعبے میں علی ذی جاہ
عہد میں اپنے اژدر کو کیا دو ٹکڑے
مشرکوں سے بھی لڑے بدر ز در شیر پایا کلمہ
دیو کے بازو دئے جہال سے خیبر کے ہاتھ
بدر میں چمکی ہے تیغ شہ صفدر جب دن
آپ نے مرحب و عنتر کو کیا دم میں ہلاک
ہے سخاوت مرے مولا کی بھی ظاہر سب پر
رات کو کرتے تھے خدمت فقرا کی مولا
آپ نے سر علم میں بھی کونین جھکوائے
سر صفت میں ہیں علی فرد سبھی ہیں واقف
دین اسلام قوی ہو گیا فضل رب سے
ثنا نہیں آپکا وصف ہے خدائے دو جہان
ہاں جھکا ساقی کا کلام ہر اک سے بید شکر
کبھی جاتے ہوئے دیکھا ہے کسی نے بھی پر
مدح میں ساقی کوثر کی نہ تعویق ہو کچھ
ہم تو دعوی ہی رہائی ہوئے ہیں اس در پر
مر ہوں جب مرا آگاہ نہیں تو ست بید
جشن ہے دور چلے آتشہ پھر ساغر کا

کیوں مسرت نہ ہو مومن ہوں نہ کیونکر خوشحال
کہ ہے عزت و توقیر شاہا ہ و جلال
آنکھوں کو بخشا ہے خالق نے تجھے حسن و جمال
پیدا ہو مولود کی ساعت ہیں ہم سب خوشحال
کسی بچے نے بھی طفلی میں دکھایا ہے کمال
تو کی شراب ہوا فاق میں کیا ہے یہ مجال
آنکھیں کھول سکے تھی نہ کسی کی یہ مجال
جو نکلے تھے ہوئی سیف سے حضرت کی جلال
آپ نے جب کیا حملہ ہوئے پسپا اہل ضلال
رد کیا ہی نہیں شہ نے کسی سائل کا سوال
نہ کسی رستے کوئی بھی رستا تھا خیال
راستے پر جو نہ آئے وہ ہوئے جن بحال
کہیں ملتی نہیں ڈھونڈھے سے نظیر و مثال
آج خوشحال ہو مومنین ہی نیک خصال
آپکی مدح و ثنا میں تو زبانیں ہیں لال
ہو مرصع ہو طلا کار ہو وہ جام بکمال
مئے فردوس پہ رندوں کی ٹپکتی ہے رال
جلد تو مجھکو چکھا دے کہ ہے تیرا خیال
مے پیئے یاں سے نہ اٹھیں گے رہی اسکا خیال
ہوں میں مداح علی دے نہ مجھے جام سفال
تو دے جامیں پیئے جاؤنگا تا وقت زوال

سن ذرا کب سے صدا دیتا ہون ساقی ہاتی
عہد مین اپنے ہر اک لطف سے پیش آیا ہے
اوسکا افضال جو ہے شامل احوال فقیر

تیرا دم بھرتا ہون اے ساقی کلمن بین بہی
دیکھ ابر سے پڑنے لگی وہ رحمت کی پھوہار
رحمت اللہ کی نازل ہوئی میخوارون پر

مے پلا جلد کہیں مدح مین تاخیر نہو
خوب ہی مجھکو چھکایا ترا احسان ساقی
تیرہوین ماہ رجب کی ہے نہایت مسعود
انکو اللہ شفا جلد عنایت کردے

آج جامے مین محب پھولون سماتے ہی نہین
جسطرف دیکھو خوشی ہی کے نمایان ہین اثر
تہنیت دیتے ہین آپسمین گلے ملتے ہین

جامدانی کے تو عمدہ ہین انگرکھے پہنے
سنجلے اک آن ہی اک جا پہ نہین ٹکتے ہین
آج بازارون مین اقسام کی موجود ہے جنس
آدمی کہو ہا کر اسکی نگاہون مین ہے
ملک سے انکے خدا اسکو رکھے گا محفوظ

سرخ اور سبز قبائین ہین محب کے تن مین
فاطمہ بنت اسد کعبے سے نکلین باہر
تہنیت کیلئے گردون سے ملک آئے ہین

کبھی رد کیا تو نے کسی سایل کا سوال
چودہ معصوم فلک قدر ہمارے ہین کلال
ہوتی جائیگی سوا لیکن مرے الفت آل
اسی پیتے مین تو گذرے ہین بہت سی سال
سرد چلتی ہین ہوائین تو برودت ہے کمال
نظر مہر ہے تو شکن ابرو پہ نہ ڈال
نظم کرنا ہے مجھے شہ کی ولادت کا حال
ٹہر گیا جوش تمنائے علی نیک خصال
کیا کرتے ہیں سخی جشن ولادت ہر سال
سال آیندہ یہ پھر جشن کرین حسب حال
ایسی ہم سب کو مسرت ہے کہ چہرے ہین لال
پیرہن تن مین گلابی ہین تو دستارین لال
کہین ہمرو کی قبا ہے تو کسی تن مین ہے شال
لکھنوی جتنے ہین اوڑھے ہین چکن کے رومال
کمسنی مین تو ہوا کرتے ہین بچے دیوتال
مینا مین ہو رہی ہین آج کھلی ہے ٹکسال
مال کا مول بڑھا دیتے ہین آکر دلال
سیکڑون دم مین بجھا دیتے ہین لیتے ہی جال
قرمزی رنگ کے بجون کے ہین ہاتھون مین رومال
آپکے ہاتو پہ ہے طفل بصد جاہ و جلال
فاطمہ بنت اسد شاد ہین عمران خوشحال

آپ پیدا ہوئے تعظیم کی خاطر اوٹھو
یہی زیبا ہے کہ بڑھ بڑھ کے کرو استقبال

سمجھتے جاتے ہیں کہ نجف اشرف میں
پہنچوں خدمت میں جو مولا ہی دعا میں تعال

شکر ہے دین کی دولت ہمیں دی حاتو نے
ملک کی اصل ہے کیا خاک ہے توقیر مال

اب کسی جا پہ ذرا بھی نہیں توقیر سخن
خلق سے اوٹھ گئے افسوس جو تھے اہل کمال

ہاتھ دنیا سے جو کھینچا ہے تو کچھ فکر نہیں
شکر ہے دین کی دولت سے ہیں ہم مالا مال

مال دنیا کی تو عقبیٰ میں حقیقت ہی نہیں
صاحب علم کی دولت پہ نہ آئے گا زوال

جو علی کے نہیں قائل وہ جہنم میں پڑیں
بحث بیکار ہے جاتے ہیں یہاں قیل و قال

آپ چاہیں تو بدلجائے مقدر کی بدی
سہل ہے آپکو واللہ ہر اک امر محال

موت آئے تو زیارت ہو ہمیں مجھکو نصیب
خوف گر ہے تو یہی ہے کہ برے ہیں اعمال

دیکھیے ہوتا ہے کسطور سے انجام بخیر
ہائے سر پیٹتے جاتے ہیں کیا ہوگا وبال

ہے یہی سوچ کہ کچھ عرض کروں یا نکروں
سمجھا آپ پہ ظاہر ہے ہر اک میرا حال

جو طلب کرتا ہوں مولا سے وہی پاتا ہوں
غیر سے آجتک تو نہ کیا ہوگا سوال

پیٹ بھر بھر کے غذا رزق عطا کرتا ہے
نہیں درکار غلامان علی کو زر و مال

دل میں الفت رہے مولا کی جیوں یا کہ مروں
حق تعالیٰ کو ہے معلوم مرے دل کا حال

کون ہے آپ سے دی قدر بھلا پیش اله
آپ سے گر نہ کروں میں تو کروں کس سے سوال

ہم فدا ہوں ہے نہ مولا رہیں غافل دہر
دوست سرسبز رہیں آپکے دشمن پامال

وارد دنیا میں بھی اقسام کی دولت پائیں
بعد مرنیکے تو ہے نیک محبوں کا مآل

جتنے مومن ہوئے ہیں فوت وہ سب بخشے جائیں
خلد میں پائیں مکان زمرۂ نیک خصال

بانی جشن کے بر آئیں مطالب سارے
کہیں آمین جو حاضر ہیں یہاں نیک خصال

جتنے محتاج ہیں دنیا میں وہ ہو جائیں غنی
دور ہو جائیں ہر اک طور کے رنج و ملال

آج ہر ملک میں ناہر دہ میں ہر ک شئے ہو گراں
علم ارزان ہو بحق علی نیک خصال

خوش رہیں ہم سب جو ہر اک شہر سے ہو دور وبا
دفع طاعون ہوا ہے مرے خدائے متعال

جتنے بیمار ہیں ہم سب کے وہ ہو جائیں دور
غم و اندوہ و تعب سے ہوئے جاتے ہیں نڈھال

جتنے بیمار ہیں اون سب کو شفا ہو یارب
اونکو فرزند عطا کر نہیں جنکے اطفال

ابتو مخلوق ہوئی جاتی ہے فاقوں سے ہلاک
دور ہو جائے ہر اک شہر سے غلے کا کال

دور ہم سب سے رہے وسوسہ شیطانی
نیک اعمال کریں ہم بھی ہر قلب میں ڈال

مرگ کے وقت نہ شیطان ہمیں بہکائے
قوتیں جتنی ہیں ہر طور کی تو سب کو سنبھال

والیِ ملک رہے شاد و فرحناک سدا
دمبدم ہوئے فزون دولت و عمر و اقبال

میرے سرکار باقبال رہیں دنیا میں
اونکی اولاد بھی تا حشر رہے سب خوشحال

جلد تر سامع و بانی کے بر آئیں مطلب
برکت عمر میں ہوا در سوا ہوا اقبال

میرے سرکار کی ہو عمر اور اقبال سوا
رہیں دل شاد جہاں میں یہ مع اہل و عیال

قصیدہ در مدح امام اول علی ابن ابی طالب علیہ السلام

روز و شب مدح و ثنائے حیدر ذیجاہ ہے
ساقیِ کوثر کی اے جبرئیل دل میں چاہ ہے

بس یہی اپنا عقیدہ ہے خدا آگاہ ہے
بندۂ مقبول باری حیدر ذیجاہ ہے

مژدہ باد اے دل خوشی سے مرد حق آگاہ ہے
مولدِ حیدر سے روشن آج بیت اللہ ہے

بزم جشن مولد ابن ابی طالب کی ہے
باادب بیٹھو کہ یہ دربار شاہنشاہ ہے

وہ ہوا آفاق میں پیدا نہیں جسکا نظیر
زوج زہرا کا ہے داماد رسول اللہ ہے

آسمان سے تہنیت کو آئے ہیں صد ہا ملک
سرخ فرحت کے سبب روئے رسول اللہ ہے

ہے ابو طالب کے چہرے سے مسرت آشکار
حضرت حمزہ کو اس طفل حسین کی چاہ ہے

منزلت تیری بہت ہے پیش خلاق زمان
تین حصے شان میں تیری کلام اللہ ہے

جو نہین تیرا محب اوس بحر کا پانی ہے شور
سینکڑون مردے جلا دیتا ہے تو اک آن مین
چہرۂ پر نور سے دونون جہان روشن ہوئے
جز رسول کبریا تیرا نہین ہمسر کوئی
تیری ضربت سے پر جبرئیل مین ٹانکے ہوئے
خلق مین پھیلی ہے یہ تیرے قدم سے روشنی
رہ نمائے دین حق تو ہے نہین کچھ اسمین شک
تیرے پائے تک کوئی پہنچا نہین ای نور حق
عین نادانی ہے غیرون کو برابر جاننا
ایسا ذی رتبہ ہے تو تیرا زچہ خانہ بنا
دبے ہی تجھسے رہے سارے صنادید قریش
بے تقیہ صاف کہتا ہون نہین خوف و خطر
سات پشتونکے لئے کافی ہے یہ ہمکو شرف
مالک و مختار ہے کون و مکان کا اور کون
عیب تیری ذات مین کوئی نہین واقف ہین سب
ہم بھلا کیا جان سکتے ہین جو رتبے ہین ترے
جا بجا جلوہ نظر آتا ہے تیرے نور کا
تیرے نور پاک سے دونون جہان روشن ہوئے
منحرف تجھسے جو ہی دشمن خدا کا ہے وہی

جوش الفت جسکے دل مین ہو وہ شیرین جاہ ہے
اب تو ہی فخر کلیم اللہ و روح اللہ ہے
مہر کا کیا اوج ہے اور کیا عروج ماہ ہے
حق نما ہے ذات تیری تو ہی حق آگاہ ہے
زور و قوت سے تری خیبر کا در آگاہ ہے
تیرے پرتو سے درخشان روئے مہر و ماہ ہے
راستہ اورون سے جو لینا ہے وہ گمراہ ہے
تو ہی ذی رتبہ ہے مولا اور تو ہی ذیجاہ ہے
شیر حق سے نامناسب نسبت روباہ ہے
ورنہ معبد انبیا کا خانۂ اللہ ہے
تو بلا شک زور بازوئے رسول اللہ ہے
راہ گر تجھسے نہین گمراہ ہے گمراہ ہے
جسکے پیر و خضر ہین انبیا وہ خضر راہ ہے
سر جھکا رہتا ہی سبکا وہ تری درگاہ ہے
ساتھ ہے تو حق کے بیشک حق ترے ہمراہ ہے
حق ہے واقف اوس سے جو کچھ تیرا عز و جاہ ہے
طور ہی اک کیا فقط تیری تجلی گاہ ہے
عرش رب العالمین تیری تجلی گاہ ہے
تجھسے الفت ہے جسے وہ مرد حق آگاہ ہے

قطعہ

گو دیئے لیکر رسول اللہ فرمانے ہین یہ
مہر گردون بہی خجل ہے جس سے یہ وہ ماہ ہے

بنی اقدس ہے قرآن کی ثانی لا کلام
ابروئے خمدار اسکا مد بسم اللہ ہے

مجھسے ملتا ہے جسے وہ راستہ اس سے رکھے
جو محب اسکا نہین بے شبہہ وہ گمراہ ہے

شکر خالق قوت بازو عطا مجھکو کیا
کیا شریک حال میرے رحمت اللہ ہے

تونے طوفان سے بچایا ہے سفینہ نوح کا
پار ہے بیڑا اوسی کا جسکو تیری چاہ ہے

تیری الفت فائدہ دیتی ہے سبکو لا کلام
تیری جاگہہ دل مین ہے جسکے وہ بیت اللہ ہے

رفعت و شان و بزرگی سے تری واقف ہے کون
عرش اعظم سے بہی بالا تر تری درگاہ ہے

جب قدم پہنچا رکاب دوش تک ختم تہا
تجھسے بہتر کون قاری کلام اللہ ہے

جلد تر پہر زیارت پہر طلب کیجے مجھے
پر یہان نہ راحلہ نہ پاس زاد راہ ہے

چرخ کے ہاتہون بہت نالان ہون کیجے مدد
دور ہی حضرت سے پہر لب پر فغان و آہ ہے

ہے یقین دل کو مرے مولا بلائینگے ضرور
پہر مجھے مد نظر طوف مزار شاہ ہے

زائران شاہ والا کے معطر ہین مشام
جلد مین ملتی ہوئی ارض نجف کی راہ ہے

مفلسی بہی دور ہو اور قرض بہی سب ہو ادا
مدح پر صدمہ جو ہے لب پر فغان و آہ ہے

ایک مدراحت ہے دل کو ہین صبح و مسا
شاد مجھکو کیجے مولا غم جان کاہ ہے

بندہ سے میرا طلب کرنا کوئی مشکل نہین
کہربا کو کب بہلا دشوار جذب کاہ ہے

آپکے در کے سوا نادار اب جائے کہان
درد دل اوروں سے کہنے مین مجھے اکراہ ہے

آرزو ہے اور اک اولاد ہو مجھکو عطا
دار دنیا مین اسی سے سبکا عز و جاہ ہے

ہاتہ پہیلانے سے مجھکو شرم آتی ہے کمال
آپ خود واقف ہین اور اللہ بہی آگاہ ہے

دل کے تین ہین جتنے مطالب وہ بہی برآئین تمام
آپکے واصف کو ہر دم شغل اشک و آہ ہے

ہو ظہور حضرت قایم جہان مین جلد اب
جو ہے حضرت سے بنی اوس سے ہی مین اکراہ ہے

اک قصیدہ اور لکہہ کر مجلس ہی ہو پر طرب
مجمع احباب فضل حق سے خاطر خواہ ہے

آپکا روز ازل سے عشق ہے جس جسکو
راستہ اور ون سے رکہتا ہے نہ یاد اللہ سے

حاضرین بزم و بانی کے مطالب ہیں آمین ۔ لب پہ اپنے یہ دعا ہے سید سجاد سے
روز و شب اقبال ہو سرکار والا کا سوا ۔ ہو فزون اسسے جو ہے دنیا مین عز و جاہ سے

قصیدہ در مدح جناب امیرؑ و واقعہ وصایت بمقام غدیر

بہار آگئی ہے شکر رب یزدانی ۔ زبان بلبل شیدا پہ ہے غزلخوانی
برس رہا ہے جو نیسان تو بہر گئے جل تہل ۔ چمن مین ہو گئی ہر سمت گوہر افشانی
زمین کے فرش پہ سبزہ لگائے ہے بستر ۔ ادہر اکڑتے ہین یارہ رہ کے سرو بستانی
اودہر سنوارا ہے سوسن نے زلف مشکین کو ۔ لباس پہنے ہے کاہی کوئی دہانی
بہرے ہین غنچے حسینون نے پہول دامن مین ۔ ہوا سے ہوتی ہے ہر سمت عطر افشانی
وہ دیکہہ آتی ہے بوچہار تہم گئی جنگلی ۔ برس رہا ہے جہاجہم وہ ابر نیسانی
اخیر حج سے جو فارغ ہوئے شہ بطحا ۔ قمر سے بڑھ گیا وہ چاند نور پیشانی
تہے آپ فرقت کعبہ سے مضطر و مغموم ۔ کہ قدر آپ نے تہی اوس جگہہ کی پہچانی
تہا ایک لاکہہ سے مجمع سوا یہہ ہے لکہا ۔ وطن مین جائین یہی دلمین سب نے تہی ٹہانی
تہے پاس ناقہ شہ کے ابوذر و سلمان ۔ نظیر حضرت مقداد کا ہے نہ ثانی
علی تہے پہلوئے پیغمبر خدا مین مقیم ۔ زبان پاک پہ تہی حمد و نعت یزدانی
خدائے پاک ہے مداح اور ختم رسل ۔ یہ کیا ہے منہ جو علی کی کرون ثناخوانی
لکہا ہے راہ مین تہے حضرت رسول خدا ۔ کہ آئے روح امین لے کے حکم ربانی

سلام آپ کو فرماتا ہے خدا کے نام — کہ قدر آپکی اللہ نے ہے پہچانی
اور اسکے بعد ہوا ہے یہ حکم خالق کا — ہے ظاہر آپ بھی یہ جہان ہے فانی
زمانہ آپکی رحلت کا بھی قریب ہے اب — نصیب میں تھیں یہ ساری اذیتیں پانی
ہر اک نبی کا وصی ایک تھا یہ ظاہر ہے — جہان کا ہے یہی دستور ہی جہان بانی
علی کو اپنا وصی کیجے اب ہوا ہے یہ حکم — کہ جنسیں خلق خدا کیلئے ہو آشانی
تمہارا بھائی بھی داماد بھی ہے وہ صفدر — نہیں ہے جسکا زمانہ میں اب کوئی ثانی
خدائی بھر میں فضیلت اسیکو ہے حاصل — شریک اسکے ہے ہر وقت فضل یزدانی
پسند تمکو نبوت کیواسطے ہے کیا — امامت اسکے لئے ہے بہ فضل یزدانی
اسی نے خانہ کعبہ میں بت بھی توڑے ہیں — اسی کی ذات سے پہلا ہی نور ایمانی
اسی نے آپکی غزوں میں بھی تو کی ہی مدد — جبھی ہی خلق میں مشہور شیر یزدانی
یہ سب سے اعلیٰ ہے ہمنے رکھا ہے نام علی — محبت اسکی ہے لاریب جزو ایمانی
یہ مژدہ سنکے ہوے شاد دلمیں پیغمبر — کیا ہے سجدہ معبود و حمد یزدانی
یہ کہکے حضرت جبرئیل تو ہوئے رخصت — یہ دل میں تھے متردد رسول حقانی
تھی فکر دلمیں علی سے ہی منحرف عالم — نہ کسطرح سے بجالاؤں حکم یزدانی
یہ دل میں سوچکے وان سے چلے شہ اکرم — تمام منزلیں ہوتی نہیں سطے با آسانی
غدیر خم پہ جو پہنچے رسول ہر دوسرا — تو جبرئیل معاً لائے حکم یزدانی
جو حکم وان ہی ہوا تھا اوسکی کیجے یہان تعمیل — یہ سخت مرحلہ ہوئیگا سر با آسانی
جو آپ یہ نہ بجالائے حکم خالق کا — تو گویا حق کی کوئی بات ہی نہیں مانی
نہیں جو اہل ضلالت سے کچھ ڈر کا خیال — کرینگے آپکی اس امر میں نگہبانی
یہ سنکے ہوگئے مسرور شاہ جن و بشر — وہ دور ہوگئی جو دلمیں تھی پریشانی
کہا کہ اب نہیں کچھ مجھکو عذر کا موقع — معین وہ ہے تو ہر اک امر کی ہی آسانی

جو امر حق نہ بجا لاؤں کیا مرا مقدور
کروں گا دل سے میں تعمیل حکم یزدانی

مہار کھینچکے ناقے کو آپ نے روکا
کہار ہیں یہیں سب شہری و بیابانی

مجھے سنانا ہے وحی خدائے عز و جل
کہ جس سے دل میں بڑھی اور نور ایمانی

اونر کے ناقے سے بیٹھے جو آپ کرسی پر
فرشتے فخر سے کرنے لگے نگہبانی

دیا ہے قافلہ باشی نے بڑھکے یہ پیغام
نہ آگے یاں سے بڑھیں شہری و بیابانی

خدا کی سمت سے جو وحی آج آئی ہے
سنیں او سے یہیں سب ہے یہ حکم ربانی

اوتر پڑے یہیں بادشاہ کون و مکان
خدا کے فضل سے رحمت کی ہے فراوانی

جو آگے بڑھ گئے تھے سنکے یہ قریب آئے
جو پیچھے رہ گئے تھے پہنچے وہ باآسانی

تھی سبکے دل میں یہی فکر کیا کہیں گے رسول
ہے کون بات جو ان تک ہیں کی فرمانی

ہوا جو قافلہ سب حاجیوں کا ایک جگہہ
محال ہو گئی تھی قرب میں جگہہ پانی

تھا مجمع ایسا کہ آپس میں جھلتے تھے کھوے
ہر ایک کرتا تھا اوس جا شکر ربانی

تھے سبکے سب متاذی کہ فصل گرما تھی
تمازت ایسی بڑھی تھی کہ آگ تھا پانی

تھے سبکے سب وہ پسینے میں عرق جتنے ان
پہ سایہ آپکا تھا باعث نگہبانی

یہ ہو گئی تھی کہ ہوا کا گذر تھا ناممکن
ہر ایک جا تھی خس و خار کی فراوانی

بلند تھی کوئی جا اور کہیں پہ تھی پستی
پہ چشمے یاں سے نہ بہہ سکے لمیں تھی ٹھانی

اوٹھا کے سنگ پہاڑوں کے بھر دئے دامن
تعجب اسکا نہیں ہے یہ فطرت انسانی

زمین جو گرم تھی رکھنا ہیں رو میں زیر قدم
تمازت اپنی دکھاتا تھا مہر رخشانی

کیا عبا اون سے شغاف دامن صحرا
ہوئی وہ دور جو سرور کو تھی پریشانی

ادب سے نکلتا تھا منہ اپکا ہر اک مومن
نہ بول سکتا تھا کچھہ دل میں رہتی حیرانی

پڑے جو آگے تو ایک چشمہ بھی نمود ہوا
جو میٹھا شہد سے اور سرد برف سی پانی

جو اسکی تہہ میں تھے ظاہر وہ صاف ہونے لگے
تمامین جسکی ہے سر عقل کو بھی حیرانی

سے اوسکی دین کہ قدموں میں ہیں حضرت کے ۔ ذرا جو آب پینا ہو جائے سر سے طغیانی

چھلکا دے روز ہے نوروز کا مجھے ساقی ۔ ہے دہوپ پیاس کی تڑپ ہے مجھکو طغیانی

نہیں ہے دیر کا موقع شتاب دے ساغر ۔ پلا دے وہ کہ جسکا جہان میں ہو ثانی

وہ پھول دے کہ ہو جس سے مشام جان خوشبو ۔ کہ ہوش نشہ میں کرنی ہے یہہ ثنا خوانی

اوٹھائے ہاتھہ میں ہاں جلد ساغر و مینا ۔ مدد کر آپ مرے ساقی علی عمرانی

ہیں زید حجفہ میں ہمراہ احمد مرسل ۔ کرم میں خالق عالم کے ہے فراوانی

چھلکا دیا مجھے قربان تیری ہاتھوں کے ۔ ہے کم جو صورت بلبل کروں غزلخوانی

کجاوے اونٹونکے رکھے گئے کجاوے پہ ۔ تو اوسپہ جلوہ نما ہو وہ عرش کا ثانی

خدا کی حمد و ثنا و صفت تہی وردزبان ۔ رسول ہو گئے رونق فزا با آسانی

تکیں تہے دوسرے زینے پہ حیدر صفدر ۔ گئے تہے زیب سر پاک تاج نورانی

رسول پاک کہڑے ہو گئے سر منبر ۔ ثنائے حق میں پڑہا ایک خطبہ طولانی

پہر اوسکے بعد یہ ارشاد سب سے فرمایا ۔ ہوا یا دہر میں ہوگا وہ ایک دن فانی

قریب میری ہے دنیا سے دو دن اب رحلت ۔ ہر ایک شخص کو ایکبار ہے اجل آنی

خدا کے حکم سے کرتا ہوں میں علی کو وصی ۔ خدا ہی اوسکی ہے جسنے نہ بات یہہ مانی

علی کو آج سے میری جگہہ پہ سب سمجہیں ۔ ہوئی ہے آج سے یہ مرضی جہانبانی

یہ حکم محکم خلاق رب اکبر ہے ۔ کہ ہیں یقین کروں تقبیل امر ربانی

تمہارے حق میں میں کیا نبی تہا پہر کہا ۔ کہا یہ سب نے نظیر آپکا ہے نہ ثانی

کہا میں جسکا ہوں مولا یہہ اوسکا مولا ہے ۔ یہ میرا بہائی ہے داماد بہی ہے عمرانی

یہہ کہکے ہاتھہ پکڑ کر کیا علی کو بلند ۔ کہ جس سے ہو گیا حجفہ تمام نورانی

یہ دیکہا سب نے اوٹہائے ہیں احمد مختار ۔ نظر ہر ایک کو آیا وہ روئے نورانی

سفیدی بغل شاہ دین نمایاں تہی ۔ بلند اتنا کئے تہے رسول ربانی

ہر ایک دیکھہ رہا تہا علی کو حسرت سے
ہر ایک شخص پہ عالم عجب تہا وجدانی
کہا سبہون نے کہ ہم شادمان علی سے ہین
عزیز ہمکو ہے جان سے یہہ شیر یزدانی
ہر روز و شب ہے باعث مین مجمع مردم
چلے مدینے کو وان سے رسول ربانی
وطن مین پہنچے جو با فرحت و سرور نبی
تو آئے لینے کی خاطر تمام عمرانی
سنی خبر جو وصایت کی خوش ہوے مردم
کہا کہ ہوئے مبارک جہان کی سلطانی
ملے یہ جہوڑ کے سب تہنیت علی کو دی
نہین ہے بعد نبی آپ کا کوئی ثانی
دعا پہ ختم قصیدہ کرو اب اے جلیس
خدا قبول کرے یہہ مری ثنا خوانی
جو حاضرین ہین اب وہ سب کہین آمین
وہ دور ہو کہ جو مردم کو ہے پریشانی
ہر ایک شہر سے طاعون دور ہو جائے
بخار دفع ہو غلے کی بہی ہو ارزانی
جو شہرون مین ہین بیمار وہ شفا پائین
ادا ہون دین سبکبار ہون بآسانی
گناہ بخش دے ہم سب کے اے کریم و رحیم
رہے بعزت و حرمت یہ جشن کا بانی
رہین یہ شاد و فرحناک عافیت کے ساتہ
نواب مرزا ہین اس جشن خاص کے بانی
خدا کا شکر کہ اشارہ دین سے ہجری کی
ہے جشن عام کہ عابد حسین ہین بانی
رہین ہزار صد و ستی سال شاد دنیا مین
وہ دور ہو کہ جو بالفعل ہے پریشانی
رہین یہ زندہ سے ہین آباد و شاد فخر الملک
ہے انکے دم سے ہر طرح کی آسانی

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب خاتون جنت علیہا السلام

کون و مکان مین جشن ہے شور درود ہے
بنت علی کا آج جہان مین ورود ہے
بخشا انہین عروج تقرب کریم نے
چرخ برین کے اوج کی کیا بات وجود ہے
ہر سو ہے آج جشن ولادت کا جابجا
لب پر ہر ایک شخص کے پیہم درود ہے

مداح سیدہ کا ہے خود خالق ودود — مین مدح کیا کرون مری کیا ہست بود ہے
ہین دوستان سید لولاک شاد شاد — غمناک و درد مند گروہ حسود ہے
پڑھتے ہین ذوق شوق سے سب شکر کی نماز — ہوتی ہر ایک صرف رکوع و سجود ہے
گھر بیٹھے رزق پاتی ہے مخلوق صبح و شام — عالم مین سیدہ کا یہ سب فیض و جود ہے
تقسیم ہار ہوتے ہین ہے جشن کی خوشی — نکہت سی عطر و گل کی خجل مشک و عود ہے
ہم کسطرح نہ ہون مشتاق بجان و دل — خیر آل پاک اور کسی پہ درود ہے
اوسکی عنایتون کا بیان کس زبان سے ہو — خالق ہے کارساز ہے رب ودود ہے
کیونکر نہ فاطمہ کی غلامی کا دم بھرون — فیض ثنا سے میرے سخن کی نمود ہے
مرنیکے بعد ملتی ہین عقبیٰ کی نعمتین — زہرا کی خادمی سے یہ ہم سبکو سود ہے
فیض قدم سے سارے زمانے کو ہی قیام — نام جناب فاطمہ دین کا عمود ہے
گیارہ امام آپکے ہین بطن پاک سے — نعمات کبریا کا انہین سے وجود ہے
خیر الانام کرتے تھے تعظیم فاطمہ — دایم انہین پہ لطف خدای ودود ہے
بیٹے حسن حسین سے حق نے کئے عطا — پایا وہ ہے جو خاصہ رب ودود ہے
حوران عین کو فخر کنیزی کا ہے مدام — اس رتبہ و وقار کی یہ اہل جود ہے
بیٹی رسول حق کی ہین زوجہ علی کی ہین — فضل خدا سے دونون جہانمین نمود ہے
مصروف ہین عبادت خالق مین صبح و شام — ہر وقت یاد حق سے قیام و قعود ہے
صوم و صلوٰۃ و زہد و ورع کا ہی اختتام — زہرا کنیز خاص خدای ودود ہے
مسعود ہے جمادی الآخر کی بیسوین — بنت نبی کا آج جہان مین درود ہے

مداح سیدہ کا کیا کمترین کو
حرجیس پہ عنایت رب ودود ہے

سرکار میرے شاد ہین ای خدای پاک — ان سے دلون کے ملک کی ساری نمود ہے

قصیدہ تہنیت در جشن ولادت جناب خاتون جنت علیہا السلام

جناب فاطمہ زہرا کا یہ فیض نعمت ہے
رخوں سے مومن دیندار کے ظاہر مسرت ہے

جو حق پوچھو تو اے جرجیس یہ فیض مدحت ہے
کہ قبضے میں ریاض خلد ہے گلزار جنت ہے

کیوں داد سخن پائے مرا کہ مدح زہرا کا
بہم ہیں منتخب سامع عجب پاکیزہ صحبت ہے

حقیقت کیا ہماری جو ثنا ہے سیدہ لکھیں
کلام اللہ میں معبود خود مداح حضرت ہے

جو زوجہ ہے علی مرتضیٰ کی وہ ہوئی پیدا
جو دختر ہے رسول حق کی آج اسکی ولادت ہے

کرے تعظیم وہ جو باعث ایجاد عالم ہو
تعالی اللہ کیا مخدومہ عالم کی عزت ہے

وسیلہ مغفرت کا ہم گنہگاروں کو ہاتھ آیا
نہیں کچھ شک ہو سکتا عجب اسکی عنایت ہے

غلامان علی و فاطمہ مسرور ہیں سارے
خوشی ہیں قلب پہلو میں کہ جنت کی بشارت ہے

شفاعت خواہ محشر ہیں جناب سیدہ ہونگی
کہ فرزندوں سے بھی اپنے زیادہ پاس امت ہے

یونہی جاری رہیگا فیض معصومہ قیامت تک
کسیکی جود و بخشش کی بھلا یاں کیا حقیقت ہے

اسی معصومہ کے صدقے سے بر آئینگے سب مطلب
کہ جسکا آج کی شب جابجا جشن ولادت ہے

جو رتبے فاطمہ زہرا کے ہیں وہ کوئی کیا جانے
فلک بھی پست تر جس سے وہ ارفع شان شوکت ہے

خدا کے فضل سے یہ عزت و توقیر ملی ہے
کہ حوروں کی زبان پر مدحت خاتون جنت ہے

زبان خلق ساری خادمہ ہیں آپ مخدومہ
یہ رتبہ عرش داور آپکا ہے اور یہ عزت ہے

رہے ارفع شان و شوکت آپکی اے مریم کبرا
کہ بیٹی کو سلیماں کی ہمیشہ فخر خدمت ہے

دعائیہ ہیں یہ اشعار سب مومن کہیں آمین
نہیں یہ وقت خاموشی نہیں یہ وقت غفلت ہے

جو حاضر جشن میں ہیں سب مطالب انکے بر آئیں
ابھی وہ دور ہو جائے جو ان سب کی شکایت ہے

جو ہیں نادار انکو فیض و بخشش سے غنی کر دے
بر لائے ہم سبھوں کی یا خدا جو کچھ کہ حاجت ہے

جو ہیں بیمار اے شافی انہیں صحت عنایت کر
شریک حال ہم سب کے ہمیشہ تیری رحمت ہے

خداوند دو عالم ہو بس اب ارزانی غلہ
کہ اکثر مومنین محتاج ہین تکلیف عسرت سے

برآئین اوسکے سب مطلب جو ہین تم کا مانی
تصدق اوسکا یارب جسکا یہ جشن ولادت ہے

مدد جو جلیس کی کیجیے بڑے احمد و حیدر
نہ اس مداح کو آرام ہے نہ دل کو راحت ہے

رہینگے جبتلک زندہ رہیگی نظم کی کوشش
کہ مذہب مین ہماری مدحت زہرا عبادت ہے

مرے سرکار آسودہ رہین آفاق مین دائم
کہ اونکے شامل احوال زہرا کی عنایت ہے

قصیدہ درحال ولادت جناب خاتون جنت علیہا السلام

نہ دل مین فکر برزخ ہے نہ مطلق خوف محشر ہے
ثنا خوان سیدہ کا ہون مرا فردوس مین گھر ہے

مثال مہر و مہ روشن ہر اک اہل نظر پر ہے
شفیع امت خیر البشر زہرائے اطہر ہے

ثنا کیا ہو سکے عز و شرف عالم سے برتر ہے
کنیز خاص رب العالمین بنت پیمبر ہے

ولادت کا بپا ہے جشن بی بی کے الاوہ مین
عجب جلسہ ہے ستھرا جمع یان ہر اک تونگر ہے

نفاست سے بچھا ہے فرش سے آراستہ محفل
مشام جان ہر اک گلرو کا بو بون سے معطر ہے

تکلف کا ہے سامان روشنی کثرت سے ہے ہر سو
در و دیوار و سقف و بام سے رونق فزون تر ہے

بکثرت روشنی ہونیسے شب بھی دن کا ہے دہوکا
کنول ہر جا رکھا ہر ایک جا بانور گستر ہے

زمانہ بہر معطر ہے گل باغ محمدؐ سے
مہکتا ہے گھر خوشبوئے عبیر و مشک و عنبر ہے

کہا جاتا ہے ہر مومن بسان غنچہ خندان
فرحناک و شگفتہ قلب ہر اک نیک اختر ہے

بدن مین پر تکلف پیرہن ہین سر پہ شملے ہین
خوشی ایسی ہی طاری آج سے ہر شخص با سر ہے

گلے مین ہار پھولونکے ملے ہاتھون مین گلدستے
عیان چہرونسے عشرت ہے زبان پر حمد داور ہے

وہ مجمع ہے کہ تل دھرنے کی بھی جا گہ نہین خالی
کشاکش کیون نہ ہو کثرت مردم فزون تر ہے

تمامی حاضرین جشن منصف طبع و زیرک ہین
ہر اک خوش فکر ہے بے مثل و یکتا سخنور ہے

خوشی سے مومن دیندار آئے ہیں جلسے میں
صدف پر لکھوا دو بہر سامان عشرت کا فروزاں ہے

سماں کیا کی حاضرین میں خود مصور وا شریعنا ہے
گلوں کی عطر کی لپٹیں ہیں جاری ہر جگہ پر ہے

کوئی صل علی کہتا ہے ہیں فرط عشرت سے
کسی کے لب پہ جاری نعرۂ اللہ اکبر ہے

قصیدہ اپنے اپنے پڑھتے ہیں کتنے ہی شاعر
صدائے تحسین کی ہے ایسی کہ گوش آسمان کر ہے

جو ہیں اس جشن میں مردم وہ سب اہل بصیرت ہیں
سراپا باب عالم ہے سراپا صنف عنبر ہے

کھلی جاتی ہیں باچھیں صبح پیری جنت تازہ
ولادت کی خوشی سے ہر ایک مومن کو فرحان تر ہے

فضائل سیدہ کے سنکے مردم وجد کرتے ہیں
پیالے نعرۂ صل علی جاری زبان پر ہے

سعادت دو جہاں کی جانکو وا صف ترا شاعر
جو گویا ہے بہ فخر یہ وہ منبر پہ ثنا گر ہے

نہ ہے دعویٰ یکتائی نہ خوش گوئی کا ہے غرہ
خدا کا شکر خالی بہت نخوت سے مرا سر ہے

اثر ہے نظم میں ایسا کہ فوراً آپکے سنتے ہی
پگھل جاتا ہے وہ بھی خود بخود جو قلب پتھر ہے

عبادت میں مری شام و سحر اوقات کٹتی ہے
کبھی ہے مدحت حیدر کبھی وصف پیمبر ہے

ہر اک مصرعہ بنایا ایک لفظ پر تعریف ہی ہیم
کہ اعلیٰ نرم ہی موجود یاں ہر ایک جوہر ہے

دم نظارہ آنکھیں کیوں نہ مردم کی جھپک جائیں
ہماری نظم کا ہر نقطہ رشک مہر انور ہے

قصیدہ جو بعجلت کہہ لیا ہے اب سناتا ہوں
عجب کیا گر کہیں منصف یہ نظم خوب و بہتر ہے

جنہیں تمیز نیک و بد نہیں ان سے شکایت کیا
اگر بگڑا ہے وہ اس نظم کی حوائل جو بہتر ہے

اڑا جاتا ہے رنگ رخ گھٹا جاتا ہے خجلت سے
کشش جن کی فونکی حاسد کیلئے شمشیر و خنجر ہے

تمہیں ہی قدرداں مداح کا آفاق میں کوئی
ہمیشہ سے زمانہ زر پرستی و سفلہ پرور ہے

شکایت سے ہے کیا حاصل کرو مداحی زہرا
کہ اپنے دل میں جو یہ الفت آل پیمبر ہے

مقطع

قیامت میں بھلا سوچ حوادث کا کسے ڈر ہے
جہاز امت عاصی کی ذات پاک لنگر ہے

خوشا رفعت یہ فیض مدحت خاتون محشر ہے
کہ اسی چرخ حلیں ہیں پایۂ زینے کا منبر ہے

مطلع

نجف ہی اپنا میخانہ ازل سے دور ساغر ہے
خدا کے فضل سے پیر مغان ساقی کوثر ہے

نہیں ہی دانہ مشرب بادۂ رنگین سے کیا مطلب
مئے وحدت کا ہی جسکا ازل سے دور ساغر ہے

نتیجہ نیک ہی تشنہ کامان محبت کا
چہکائینگے علی گر جستجوئے آب کوثر ہے

گنہگاران امت کو مبارک گلشن جنت
ہوئی وہ آج پیدا جو شفیع روز محشر ہے

پدر ہین احمد مرسل علی مرتضی شوہر
پسر ہیں انکا اک شبر ہے اور ایک شبیر ہے

خدا نے سال بھر کے بعد یہ دن ہمکو دکہلایا
کہ پہر جشن ولادت فاطمہ کا آج گہر گہر ہے

مہکتا ہی زمانہ نکہت گلزار احمد سے
ہوئی ہے روح کو راحت مشام جان معطر ہے

کنیزین ہین زنان دوسرا اللہ رے رتبہ
ہر اک غلمان غلام انکا ملک ہر ایک چاکر ہے

کیا کرتی تہی خدمت فخر سے دختر سلیمان کی
انہین کا مرتبہ پیش خدا ہر اک سے برتر ہے

وسیلہ ہم گنہگارونکی بخشش کا یہی تو ہے
معاصی گر بکثرت ہین تو ہونا اب کچہہ نہین ڈر ہے

انہین کی خادمہ تہین آسیا و مریم و سارا
زنان دوسرا سے آپکی عزت فزون تر ہے

خط مطلق ہین دونون جہان ہین پار ہی بیڑا
کہ دریائے محبت مین ہر اک مومن شناور ہے

دل و جان سے زنان دہر کو ہی فخر خدمت کا
کہ سردار خواتین جنان بنت پیمبر ہے

فضائل فاطمہ زہرا کے کل کیا لکہہ سکے کوئی
یہ زوجہ ہی علی کی احمد مرسل کی دختر ہے

نہین ہی خوف محشر عاصیونکو کیا لکہے کہتا ہون
گنہ ہم سبکے ڈہنپ جائینگے ایسی انکی چادر ہے

جناب فاطمہ کو حق نے بخشا ہے بڑا رتبہ
علی سا زوج ہی گیارہ اماموں کی یہ مادر ہے

ہوئین پیدا وہ مخدومہ اٹہین تعظیم کو مومن
کرین جہک جہک کے تسلیمین یہی فرض ہمپر ہے

زمین پر آسمان سے تہنیت کو آئے ہین قدسی
مبارکباد کے نعرون سے گوش آسمان کر ہے

خوشی ہین احمد مرسل خدیجہ شاد ہین بیحد
مدینہ کی زمین کو فوق ہفتم آسمان پر ہے

قلمرو کو اب ہے جو مجلس ہنگام دعا آیا
الہٰا تم سے ہو زہرا کا والی صفدر اب اکبر ہے

خدایا رحم کر مجھپر برائے حضرت زہرا
کہ ناداری کے باعث سے مرا دم اب لبون پر ہے

مطالب مومنون کے بانی صحبت کے برآئین
کہ تیری ذات راحم ہے تو ہی بس بندہ پرور ہے

مرے سرکار کے جتنے مطالب ہین وہ برآئین
تری درگاہ مین صبح و مسا یہ عرض احقر ہے

قصیدہ در تہنیت جشن تزویج جناب خاتون جنت علیہا السلام

ادا کیا شکر ہو تیرا بڑے احسان ہین داور
کہ تو نے خلق ہم سبکو کیا ہے مذہب حق پر

ہمارے دل مین دی تو نے محبت آل احمد کی
ہمارے دین ہی روز ازل سے الفت حیدر

ہے تزویج کی پہلی آج شکر خالق یزدان
جب ہی تو عقد زہرا کی مسرت آج ہے گھر گھر

لکھا ہے یہ مورخین جب نو برس کی فاطمہ زہرا
پیام آنے لگے تب جا بجا سے نزد پیغمبر

بہت سے مالدارون نے خطا اس مضمون کے
ہماری ساتھ کر دیجئے خوشی سے شادی دختر

بہت لوگون نے منت سے نہایت خواستگاری کی
ہماری ساتھ شادی آپ گر کر دین تو ہی بہتر

نہایت چین سے رکھین گے ہم اسکا یقین کیجے
نہ کچھ تکلیف ہوئیگی کہ یہ ہین آپکی دختر

کہا اکثر سے یہ حضرت نے نہین ہے حکم خالق کا
مجھے عجلت نہین ہے کچھ کہ کمسن ہے ابھی دختر

خدائے پاک پر ہی منحصر ہے امر شادی کا
نہین کچھ دخل مجھکو مالک و مختار ہے داور

نہین کچھ مال و زر دنیا کا جسکے پاس ظاہر ہے
جہان چاہے گا وہ ہو جائیگی تب شادی دختر

علی کو بھی یہی مدنظر تھا پر رہے ساکت
خدا پر تھا توکل منہ سے کچھ کہتے نہ تھے حیدر

سوا اسکے نہ کچھ رکھتے تھے حیدر دولت دنیا
اسی باعث نہ کچھ کرتے تھے ظاہر مدعا حیدر

جھکائے سر علی مرتضیٰ بھی اکدن پہنچے
نبی تھے خانہ سلمان مین رونق بخش جلوہ گر

بلایا پاس اپنے حیدر ذیشان کو احمد نے ۔ کسی سی جب سنا حاضر ہیں پر حیدر صفدر
علی واں جا کے بیٹھے سر جھکایا تھے مگر اپنا ۔ یہ ذکر خالق عالم میں جنباں تھے لب اطہر
کہا محبوب باری نے کہ کیوں خاموش ہو بھائی ۔ جو کہنا چاہتے ہو وہ کہو کس بات کا ہے ڈر
نہایت تمکو مجھسے شرم ہے جائی تعجب ہے ۔ جو مطلب ہے بر آوے گا یہ فضل خالق اکبر
کہا دست ادب کو جوڑ کر حیدر نے آہستہ ۔ کہ مجھپر مہرباں ہیں آپ مثل والد و مادر
مجھے پالا زباں اپنی چوسا کر شاہ والا نے ۔ خلاف طبع اقدس پر نہ ہو معروضہ احقر
نہایت چاہتے ہیں آپ خادم کو ہمیشہ سے ۔ نہیں توصیف ہو سکتی ادا انکا صدہ اور
ہوں میں بھی ایک عبد جاں نثار انکا ہے یزداں ۔ بجا لاؤں جو خدمت کم ہے وہ اے سید و سرور
مناسب ہے تو عقد فاطمہ زہرا ہو خادم سے ۔ یہ سنکر ہو گئے مسرور و شاداں دل میں پیغمبر
کہا جبریل بھی آ کر ابھی یہ دے گئے مژدہ ۔ پڑھا ہے عقد زہرا کا خدا نے عرش اعلی پر
گئے یہ کہکے جو جبریل تو تم آئے اتنے میں ۔ خدا کی ہی یہی مرضی تو بھائی خوب ہی بہتر
کرو شکر خدائے ایزد منان اے بھائی ۔ نہیں درکار دنیائے دنی کا مجھکو مال و زر
ہے اشتر اور اک تیغ و دو پیکر اوسکو رہنے دو ۔ زرہ کو بیچ کر لے آؤ جو ممکن ہو سیم و زر
جو قیمت اوسکی ہے بس وہ سمجھ لو مہر زہرا کا ۔ کرو جلد ادا مسجد میں خطبہ اب سر منبر
یہ کہکر حضرت خیر البشر فورا اٹھے واں سے ۔ علی نے نقد دی تب پڑھا خطبہ سر منبر
پس از نعت خدائے پاک ظاہر کیا شہ نے ۔ ہوئی ہے آج اس احقر سے عقد فاطمہ اطہر
کہا احمد نے ہے مجھکو قبول آگاہ ہے یزداں ۔ یہی حکم خدا بھی آچکا صادق ہے پیغمبر
جو مومن تھے ہوئی یہ سنکے وہ مسرور و دلشاداں ۔ منافق جو تھے وہ ناخوش ہوئے اس امر کو سنکر
اوٹھا مسجد میں اک شور مبارک باد بطرب ۔ زباں پر تھا محبوں کی کہ شکر خالق اکبر
بپا تھا شور اک وصل علی کا ساری مسجد میں ۔ ہوئی رنجیدہ وہ دلمیں کہ جو مفسد تھے اہل شر
ملے حیدر سے وہ جھک جھک کے جو جناب تھے سارے ۔ خبر یہ جابجا پہنچی تو خوشیاں ہو گئیں گھر گھر

گئے مسجد سے اوٹھکر احمد مختار جب گھر مین
مہیا ہو گیا دم بھر مین کل سامان شادی کا
نہایت شان و شوکت سی ہوئی گشت شہر کی
لئے تھے ہاتھ مین گلدستے مردم شاد ہمنین حورین
کوئی کہتا تھا تم تھک چلین اسوقت مرد و زن
ملائک کی یہی سارے کمر بستہ جلو مین تھے
تھی عرش پاک پر شادی کی اک فرحت ملائک کو
لباس عمدہ تھے پہنے ہوئے حیدر بصد شوکت
ہنسے دیتے تھی سب ساری خوشی کے ہو مین کامل
جلو مین آپکی حاضر تھے سب احباب با فرحت
عظیم الشان اک مجمع تھا انصار و مہاجر کا
جو حاضر جشن مین ہین سب کے سب بلکہ کہین بھی ہین
خداوند جہان طاعون کو تو دفع فرما دے
جو ہین ناقیام کے امراض ساری دفع ہو جائین
جو ہووے حکم تیرا تو ابھی ازالہ ہو سب علہ
جو مومن مر گئے ہین باغ جنت مین مکان پائین
جو ہین مقروض ان سب کا ادا سب دین ہو جائے
گناہون کو ہمارے بخش دے ای خالق سبحان
جو حاضر مومنین ہین ان سبھو نکو تو غنی کر دے
مطالب جشن کے بانی کے سب برآئین ای خالق
مطالب سب مری سرکار کے برآئین ای مالک

زرہ کو بیچکر جب آئے زر خود حیدر صفدر
تو لائے سب جہیز فاطمہ سلمان ہی جاکر
بیان کیا ہو سکے اوسوقت کا جو کچھ تھا کروفر
نہ کیون خوشبو ہو روشن تھی ہزارون خلد کی مجمر
صدا ہی طرقوا دیتے تھے جبریل امین پڑھکر
عجب فرحت تھی ہر اک کو مسرت تھی عیان چہرہ
گلے ملتے تھے آپس مین نہایت شاد ہو ہو کر
ہم تھے نعرۂ صل علیٰ جاری زبانون پر
ہر اک چارہ مین خوش فعلیان ہی تھین ہمدگر
ملا حقدار کو حق تھا یہی جاری زبانون پر
دولہن دولہا کو پہنچا کر گئے وہ لوگ اپنے گھر
دعا پر اب قصیدہ ختم کر حسن خوش تن ہو کر
سوا تیرے کہین کس سے کہ ہم سب لوگ ہین مضطر
جو ہین دیندار دنیا مین رہین آباد تا محشر
نہین تیری طرح سے کوئی بھی مختار خشک و تر
جو ہین بیمار ان سبکو شفا جلدی عنایت کر
غنی مومن ہون گردش ہوم سی سب شادی خاطر
بجز تیرے کہین کس سے کہ بندے ہین ترے مضطر
برائے حضرت زہرا برائے حیدر صفدر
کرین ہر سال یہ تقریب اس سی بہتر و خوشتر
نہو دونون جہان مین غم کوئی ای خالق اکبر

قصیدہ در تہنیت ولادت باسعادت جناب سیدۃ صلوات اللہ علیہا

گو ہے زبان شیب طبیعت روان نہین — لیکن مرے کلام کی شہرت کہان نہین
ایک ایک قافیے کو مکرر کیا ہے نظم — پھر کیا ہے گر یہہ جودت طبع روان نہین
نادان ہونگے شہد فصاحت سے کامیاب — اشعار بدمزہ ہین جو میٹھی زبان نہین
میرے سخن کو نہ کاٹین کیون نہ سب حسود — اسوقت تک غلاف مین تیغ زبان نہین
جو چاہین معرکون مین مرا امتحان کرین — دینگے جواب بند ہماری زبان نہین
گاہک ادہر کا رخ نہین کرتے تو کیا عجب — اعلیٰ ہر ایک جنس ہے اونچی دکان نہین
وہ سیدہے راستے پہ نہ آئے گا حشر تک — بہکے گا گر مقلد اہل زبان نہین
جو چاہین گہر مین بیٹھکے پڑہتے رہین جز — کس کام کی ہے تیز جو تیغ زبان نہین
نا قدری سخن کا گلہ کچھہ نہین مگر — خاموش ہم ہین ایسے کہ گویا زبان نہین
گشت سخن مدام ہے سرسبز و باردر — گلشن یہہ وہ ہے جسمین مرور خزان نہین
اللہ نے سخن کو دیا ہے بہت فروغ — وہ کون ہے جو قائل اہل زبان نہین
اچھا سخن ہر اک کو ہے مرغوب ہر جگہہ — اس جنس بے مثال کا گاہک کہان نہین
اہل دکن کو شاد رکھے کبریا مدام — یان کونسا وہ شخص ہے جو نکتہ دان نہین
اہل حسد نے کچھہ بھی نہ توصیف کی تو کیا — محفل مین حیف شاعر ہندوستان نہین
رنگینی سخن کی بہلا کون داد دے — افسوس ہے کہ مجمع اہل زبان نہین
آنکھون پہ سبکی پردہ غفلت ہے حیف ہے — پڑہنے کا لطف جو کہ وہان ہے یہان نہین
زیر زمین ملینگے صلے مدح کے ضرور — گو شاعرون کی قدر تہہ آسمان نہین
جب تیغ کھینچ کہا نہ سکے کچھہ کہہ لیا تو کیا — جسکا ہے ذہن کند طبیعت روان نہین
دعویٰ غلط نہین ہے کہ ہین ہمسے پست تر — پھر کیا ہے گرچہ زیر زمین آسمان نہین

اپنے ہے بوستان سخن کی ہی بہار
زنہار ہمکو دہشت باد خزان نہین

دیتا ہے وہ کرین کسی منعم سے کیون سوال
نعمت وہ کونسی ہے جو موجود یان نہین

اللہ رحم کرتا ہے بندون پہ روز و شب
اس درجہ مہربان کوئی باپ مان نہین

مان باپ کے دلون مین ہی الفت تجہی نے دی
کسوقت اپنے بندون پہ تو مہربان نہین

دنیا پہ کیا ہے خوف نہین حشر و نشر کا
بارہ امام اپنے معاون کہان نہین

پہر ہو جہان مین ساقی کوثر کا دور دورہ
وہ کون ہے جو پیرو پیر مغان نہین

جنتی ہے لب پہ آٹہ پہر مدح فاطمہ
قرطاس پر کمیت قلم کب روان نہین

میلاد فاطمہ کی خوشی جا بجا ہے آج
مومن وہ کونسا ہے کہ جو شادمان نہین

ہین شاد مومنین تو ملک فرش و عرش پر
میلاد فاطمہ کی مسرت کہان نہین

شاہ و گدا ہین ناصیہ سا فخر سے مدام
جسپر جہکے نہ کوئی یہ وہ آستان نہین

عقبی مین شاد کام نہو گا کسی طرح
دشمن کو انکے نار سقر سے امان نہین

ہان آج سیدہ کی ولادت کی رات ہے
فضل خدا سے کون بشر شادمان نہین

طاعت مین حق کی آپکے والد شریک ہین
کسوقت شہر شہر مین شور اذان نہین

شوہر علی ہین آپکے معجز نمائے خلق
غیر از رسول جنکا کوئی رتبہ دان نہین

فرزند آپکے ہین حسن ایک مین حسین
خلق خدا پہ جنکے مدایح نہان نہین

ہین اور نو امام بہی دلبند آپکے
وہ کون سا مقام ہے ڈنکا جہان نہین

خلق خدا مین ہوگا وہ ذیر مدح کون سا
خوان کرم پہ آپکے جو میہمان نہین

میری بہی اب برائے خدا لیجئے خبر
اب تو تحمل ستم آسمان نہین

جب جلیس اپنی نظم کا کیا اوج موج ہو
اس بحر کی زمین تو کسے آسمان نہین

سرکار میرے خلق مین بندہ ہین مدام
ان سا تو دوسرا کوئی اب قدر دان نہین

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب سیدہ صلوٰت اللہ علیہا

نسیم فرحت افزا سے مشام جان معطر ہے / بہار آئی ہے گلشن مین شگفتہ ہر گل تر ہے
عجب اٹکھیلیون سے چلتی ہے ہر طرف صرصر / طرب کا طور سبزان چمن پر جس سے اظہر ہے
خوشی سے ٹہنیون پر دانت رمّان ہین نکالے ہین / دل ہر سیب تازہ ہے بہی کا حال بہتر ہے
کسی کے قد موزون پر فدا ہونیکی حسرت مین / لب جو پا بہ گل گلشن مین استادہ صنوبر ہے
صدا کوکو کی پیہم دیر ہی سے سرو پر قمری / عنادل ہین غزلخوان طوطیونمین ذکر داور ہے
کسیکے دیکھنے کی منتظر ہے نرگس شہلا / نچھاور کیلئے مٹھی مین ہر غنچہ لئے زر ہے
جدھر دیکھو نظر آتا ہے سامان عیش و عشرت کا / مسرت کے سبب سے سرخ رنگ چرخ اخضر ہے
گلے ملتے ہین سب مومن مبارکباد دیدیکر / جہانمین دید کے قابل ہر اک آئینہ پیکر ہے
ہر اک دیندار ہنس ہنسکر تکلم آج کرتا ہے / خندان و شگفتہ چہرہ ہر یک اختر ہے
نہ دیکھا تھا جو عالم مین کبھی عشرت کا یہ سامان / یہ پوچھا مین نے اون سے آج کچھ عید اے برادر ہے
گلے ملتے ہین سب کیون آج ہی رو در طرب کوئی / مکرر نعرہ صل علیٰ ہر اک کے لب پر ہے
کہا حیرت سے مجھکو دیکھکر اک دوست نے ہنسکر / تعجب ہے کہ غافل اسقدر تو اے سخنور ہے
جمادی الاخر کی یہ بیسوین شب ہے / جمال بنت احمد سے جہان سارا منور ہے
جناب سیدہ کا جشن میلاد آج ہے ہرجا / اسی سے شاد ہر اک پیرو آل پیمبر ہے
یہ مژدہ سنکے مین بس شکر کا سجدہ بجا لایا / قصیدہ یہ کہا بالائے منبر جو زبان پر ہے

مطلع

ثنا خوانی کرین شام و سحر یہ فرض ہمپر ہے / جناب سیدہ کا مرتبہ سب سے فزون تر ہے
طلبکر واسطہ زہرا کا دیکر درگہ حق سے / ابھی بنتے ہین بگڑے کام کیون دلگیر و مضطر ہے

خدا اب اپنے اس مداح کی بہی لیجئے جلدی
کہ ناداری کے صدموں سے لبوں پر جان مضطر ہے

بنے خالق برائے احمد و حیدر مدد کیجے
کہ اس مداح کا اے سیدہ ابحال ابتر ہے

دعا یہ مضامین سنکے سب مومن کہیں آمین
یہ عرض خیر خواہ و واصف آل پیمبر ہے

جو اس حلیہ کا بانی ہے مطالب اوسکے برآوین
کہ یہ دینبدار ہے اور مداح خوان آل اطہر ہے

مریضونکو شفا ہو سارے نادارونکو دے روزی
ہر اک مشکل کا امر آسان تجھے اے بندہ پرور ہے

گرانی دور ہو غلہ کی ارزانی نہایت ہو
کمی بارش کی ہے اسوجہ سے ہر شخص مضطر ہے

جو مومن لاولد ہیں اونکو فرزند صالح دے
کہ تو راحم ہے تو خالق ہے تو حاکم ہر اک پر ہے

تمامی حاضرین جشن تا محشر رہیں شادان
تو ہی حاجت برار بیکسان اے رب اکبر ہے

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب خاتون جنت صلوات اللہ علیہا

مژدہ اے دل آج بنت مصطفیٰ پیدا ہوئی
فخر حور رشک مریم فاطمہ پیدا ہوئی

خلق میں ہنجوا یہ کنت کا کنات پیدا ہوئی
مادر سبطین محبوب خدا پیدا ہوئی

عرش سے تا فرش ہر جا سنا وجالا ہو گیا
جب مدینہ میں وہ نور کبریا پیدا ہوئی

کسطرح سے اب نہو آباد اقلیم ورع
باعث ایجاد زہد و اتقا پیدا ہوئی

جسکے نور پاک سے تابندہ ہیں دونو جہاں
آج وہ نور خدا وہ مہ لقا پیدا ہوئی

آیہ تطہیر جسکی شان میں حق نے کہا
آج وہ عالی نسب وہ طاہرہ پیدا ہوئی

بضعتہ منی رسول پاک نے جسکو کہا
وہ حبیب کبریا کی دلربا پیدا ہوئی

ہے لکہا عقد خدیجہ جب پیمبر سے ہوا
دشمنی عورات کو ان سے سوا پیدا ہوئی

کوئی ملنے کو خدیجہ سے نہ آتی تہی کبہی
یکایک صورت رنج و عنا پیدا ہوئی

نور زہرا نے کیا جلوہ جو بطن پاک میں
دل کو فرحت ہو گئی اور یہ صدا پیدا ہوئی

آپ تنہائی سے گھبرائین نہ اے عالی مقام
بعد مدت کے جو آیا وقت وضع حمل پاک
یک بیک دیوار گھر کی مصطفیٰ کے شق ہوئی
سید خاتون معظم اور بھی آئین بہم
آگئے جب وہ بیبیان مصروف خدمت مین ہوئین

اب دوائے صدمہ لا انتہا پیدا ہوئی
اوس گھڑی یہ قدرت رب علی پیدا ہوئی
ہاتھہ مین مجمر لیئے اک حور یا پیدا ہوئی
روشنی چہرون سے اونکے جابجا پیدا ہوئی
تب جناب سیدہ حجت خدا پیدا ہوئی

ہم گنہگارون کو اے جبرئیل کیا ہے خوف حشر
ہو مبارک شافع روز جزا پیدا ہوئی

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب خاتون جنت علیہا السلام

جہان مین آمد مخدومۂ عالم کی شہرت ہے
جناب سیدہ کی ہی ولادت شادمان ہین سب
جمادی الآخر کی بیسوین مسرور ہین مومن
خدائے پاک نے بخشی ہمین کونین کی دولت
کرین اس جشن کے بانی کی جو تعریف وہ کم ہے
پہنکر فاخرہ پوشاک آئے ہین محب سارے
گلے مین ہار پہولونکے ہین ہم عطر ملتے ہین
گلے ملتے ہین آپسمین مبارکباد دیتے ہین
ہم صل علی کہکے سب پڑھتے ہین یہ مصرع
پڑھو اب شوق سے جبرئیل کچھہ اشعار بدیہہ

مطیعان رسول اللہ کے رخ پر بشاشت ہے
چہار طرف کو آجکل سامان عشرت ہے
ہمایون شب ہے صبح عید پر اسکو فضیلت ہے
خوشی کیونکر نہو ہین جابجا جشن ولادت ہے
عجب جلسہ ہے شہرا دید کے قابل یہ صحبت ہے
شگفتہ غنچۂ خاطر ہین افراط مسرت ہے
لبون پر ہی تبسم دمبدم ہر دل کو فرحت ہے
ہر اک دیندار خوش انجام کو جوش محبت ہے
جہان مین آج جشن مولد خاتون جنت ہے
کہ مجمع حق پرستونکا ہے دینداروں کی صحبت ہے

ہیں اک اس جا ہی منصف طبع خوش گو و ظریف
انہیں نازک خیالوں کی زمانے بھر مین شہرت ہے

سنے گی داد دینا جو انکو آج انکا تحسین ہے
کہ ہر اک شخص ان ذی فہم ہے اور با لیاقت ہے

ثواب آخرت مد نظر ہے شعر خود ہون
نہ پڑھنا مجھکو آتا ہے نہ کہنے کی لیاقت ہے

سنے تو مطلع ہون نوحہ کا فقط خوانان
نہ باقی حوصلہ ہے اب نہ کچھ زور طبیعت ہے

مطلع

اسی مدح و ثنا سے وجہ آئین بکی عزت
زبان ہے کام لو جتنی جو دم ہی غنیمت ہے

ترازوئے عمل پر گر یہ سب بے بہا ہے گی
جناب سیدہ سے بہ یہین کیا خوف دہشت ہے

ملیگا اس پاشنت کا ثمر گلزار جنت مین
ہماری حق مین ذات پاک رامت ابر رحمت ہے

وہی ہین جنتی جو تابع فرمان والا ہین
وہ ناری ہین جنہین آل محمد سے عداوت ہے

تغفل سب گنہگاران امت بخشے جائینگے
نہ کیونکر شاد ہون ہم سب کہ ہنگام مسرت ہے

ولائے آل محمد کی ارم مین لیکے جائے گی
ہمین وہ کیجو دروازہ یہ کسکی تاب و طاقت ہے

یہ سبکو صدا دیتا ہے رضوان بہایئو آو
تمہارے واسطے ہر دم کشادہ باب جنت ہے

نبی کی بیٹی جناب سیدہ تعظیم کو اٹھو
مبارکباد کی کون و مکانمین آج شہرت ہے

یہ بیٹی ہیں پیمبر کی اسے جو حور کہتی ہین
یہی مخدومہ کونین خاتون قیامت ہے

لقب کیا ہے انکے پدر خیر الانام انکے
علی شوہر ہین کیا حاصل فضیلت پر فضیلت ہے

یہین ہمشکل حسن سیادت و سارا
پیش خالق علام اس بی بی کی عزت ہے

یہین عالم زہے رتبہ زہے شوکت
کنیز خاص خالق آپ ہین یہ شرافت ہے

خدا خود آپکا مداح ہے اللہ رے رتبہ
ثنا مین کوئی منہ کھولے یہ کسکی تاب و طاقت ہے

یہ کیا کم ہے بزرگی مادر سبطین احمد ہین
نسب مین آپ ہین اعلیٰ الہی کیا حقیقت ہے

اگر نہ خود پر بین بچون سمت آفاق مین گشتہ
گدایان سائلون کو سیر ادنی یہ سخاوت ہے

اسی جو کمیٹ پہ لازم ہے ہمیشہ ناصبیائی / اسی دلیر سے عرش بریں کی پست رفعت ہے
گنہگاروں کا بیڑا پار ہو جائیگا دم بھر میں / کہ حضرت کا ہمیشہ موجزن دریائے رحمت ہے
پرکھتا ہے وہی کھوٹا کھرا بازار عالم میں / جسے حاصل خدا کی سمت سے چشم بصیرت ہے
ملی داد سخن دنیا میں عقبیٰ کا شرف پایا / قلم روکو بس اب طول سخن کی کیا ضرورت ہے
دعائیہ ہیں یہ اشعار سب ملک کہیں آمین / نہیں ہنگام خاموشی نہیں یہ وقت غفلت ہے
جو مومن بزم میں ہیں سب مطالب انکے بر آئیں / ابھی وہ دور ہو جائے جو ان سب کو شکایت ہے
جو ہیں نادار انکو فضل سے اپنے غنی کر دے / برآئے ان سبھوں کی اے خدا جو کچھ کہ حاجت ہے
جو ہیں بیمار اے شافی انہیں صحت کرامت کر / شریک حال ہم سب کے ہمیشہ تیری رحمت ہے
خداوند دو عالم ہو سوا ارزانی غلہ / کہ اکثر مومنین محتاج ہیں تکلیف عسرت ہے
بر آئیں اوسکے سب مطلب جو ہے اس بزم کا بانی / تصدق اوسکا یارب جسکا یہ جشن ولادت ہے
یہ ہدیہ بے بضاعت کا نہ رد ہو وار زو یہ ہے / نہ کہنے ہی پہ نازاں ہوں نہ کچھ دعوی جدت ہے

رقم جب جلسہ میں ہی ہو جائے مداحان حیدر میں
کہ دنیا میں اسی سے نام ہے عقبیٰ میں عزت ہے

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب خاتون جنت علیہا السلام

خوشی ہیں مومن دنیا جلسہ ہی مسرت کا / جدھر دیکھو نظر آتا ہی سامان عیش و عشرت کا
لباس سرخ پہنے ہیں خوشی رخ سے نمایاں ہے / دکھائی دیرہا ہے سبکو جلوہ حق کی قدرت کا
اکڑتا ہے سرک ہر و چمن فرط مسرت سے / بھر اکر فہ ہیں ہم سب حقتعالی کی عنایت کا
چہکتے ہیں عنادل شاخ گل پر شادمان ہو کر / یہی تو وقت ہے ہر ایک طرح کی عیش و عشرت کا

جمادی الآخر دیجاہ کی یہ بیسوین شب ہے
خباب سیدہ پیدا ہوئیں تعظیم کو اُٹھو
چمن میں ہوئے پہلے مین گل کھلے ہیں باغ جنت مین
کہ ہمسرے اپنے زندونکو جھکا دی آگے چلے ہیں
نہیں معلوم تجھکو کیا مین ہون مداح زہرا کا
کسی ہٹی پہ بہی جاتے ہوئے دیکھا تو کہدے
توجہ حال پہ میرے رہے یہ چلے ہیں تجھکو
تبرائی دور دنیا مین رہی روز قیامت تک
مجھے بہی ہی قصیدہ نظم کرنا شان زہرا مین
پڑہونگا آج منبر پر ثنائے فاطمہ زہرا
یہ سنکر خوب ہی بیہم جھکایا میرے ساقی نے

برائے تہنیت جملو ہی بیان دربار حضرت کا
یہی شب ہے بزرگی کی یہی دن ہی فضیلت کا
یہ چرخ برین اچہا سمان ہی زیب و زینت کا
پلا ای ساقی گلفام پیہم جام عشرت کا
کیا ہے نور صاحب نے آج بنا حلقہ ولادت کا
ہمین روز ازل سے سلسلہ ہی تیری الفت کا
فقیر رند مشرب ہون نہ دی موقع شکایت کا
خوشی مین رند بادہ خوار جلسہ ہی مسرت کا
نبی کا حکم ہے ہم سبکو قربا کی مودت کا
یہی تو روز ہے مداح کی بہی شان و شوکت کا
میں اب سب کہ پڑہتا ہون مین مطلع مدح حضرت کا

مطلع

نظر آتا ہے اس محفل مین جلوہ حق کی قدرت کا
رقم حرف حلیس سے کیا حال ہو زہرا کی عزت کا
یہ مان گیارہ اماموں کی مین کیا توصیف ہو انکی
رسول اللہ اوٹہا و ٹہکر انہین تعظیم دیتے تھے
زبان دو سرا اپنی خادم زہرا مین مجدد و
ہدایت کیلئے اک لاکہہ دو چوبیس ہزار آئے

کہ ہر مداح کرتا ہے رقم سامان ولادت کا
کہ سارا آیۂ تطہیر شاہد ہے طہارت کا
وہ کافر ہے نہین قائل ہے جو انکی کرامت کا
سراک قائل ہی انکے معجزونکا اور ہدایت کا
بہت ارفع ہی پایہ احمد مرسل کی عزت کا
گڑا ہے عرش پر جھنڈا محمد کی نبوت کا

خدا کی سمت سے عہدہ ملا انکو حکومت کا
ملا منصب گنہگاران امت کی شفاعت کا

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب امام حسن علیہ السلام

آج مسرور ہین سب اہل دکن
جسکو دیکھو وہ شادمان ہے آج
کس تکلف کے زیب تن ہین لباس
جسکو دیکھو وہ آج ہے مسرور
زیب تن ہین طرح طرح کے لباس
ہنس کے آپس مین آج ملتے ہین
نچلے تو بیٹھتے نہین اطفال
رنگ بدلا ہوا ہے عالم کا
شاخ سے شاخ جھک کے ملتی ہے
کس مسرت کی ہین ہوائین آج
اس طرح سے گلون کی کثرت ہے
آج کثرت گلونکی ہے ایسی
دفعتاً چھا گئین سیاہ گھٹائین
دمبدم ملکے شاخسارون پر
کس گل تر کی آمد آمد ہے
جسکو تکتے ہین بار بار او جھکے
ہین معطر مشام جان سب کے
دیکھنے والے وجد کرتے ہین
متحیر تھا دیکھکر یہہ سمان
کہا دل نے نہین ہے یاد تجھے

قابل دید ہے بہار چمن
ہو نہون کے رخو نپہ ہے جوبن
سرخ دستارون پہ غضب ہے پھبن
دل سے زائل ہوئے ہین رنج و محن
آج تو ہے سبھو نپہ اک جوبن
تن بین ہین سرخ سرخ پیراہن
کمستی ہے نہ کیون ہو چھیلا بن
کون گلگرد ہوا ہے زیب چمن
بارآور ہین سب نہال چمن
جھومتے ہین جو ملکے نخل چمن
ٹہنی پڑتی ہین شاخہائے چمن
ڈالیان نخل کی بنی ہین دولہن
چھائے پڑتے ہین جیسے ہے ساون
کیا چہکتے ہین عندلیب چمن
چہچہے کررہے ہین مرغ چمن
کیون اکڑتے ہین ملکے سرو چمن
خوب جھکے ہوئے ہین سیب و فقن
بھولی بھولی ادا سے بچے جیتون
سوچ مین تھی جھکی ہوئی گردن
آج مسرور ہین رسول زمن

گل زہرا کی آمد آمد ہے
رمضان کی ہے آج پندرہوین
مژدہ یہہ سنکے شاد شاد ہوا
قصد یہ کرلیا قصیدہ کہ
نظم لازم ہے تہنیت آمیز
گو یا ہوتا نہین کوئی مرکے
ہونگے مداح شاہ پیدا اور
شاعری سے نہین ہمین یہ غرض
لطف سے سن رہے ہین کل احباب
مومنون کا یہان پہ ہے مجمع
مے پلا دے وہ آج اے ساقی
وجد مین آج سامعین ہین تمام
کہتے ہین سنکے سب مری احباب
ختم ہے تجھ پہ شہ کی مدح و ثنا
ہین یہہ فرزند ساقی کوثر
وار دنیا مین ہوئین ہم کہ نہ ہون
اپنے منہ سے ثنا نہین زیبا
شکر اپنا کلام ہے بے عیب
کیا عجب ہے جو وجد فرمائے
لکھنو جب سے چھٹ گیا ہے آہ
تاجی صاحب یہان غنیمت ہین

بہر تسلیم خم ہے سر گردن
آج پیدا ہوئے جناب حسن
دہیان آیا کرون مین فکر سخن
کیون ہے شیشہ کی طرح بند دہن
گو نہین آج قدر شعر و سخن
ہے انہی سے کلام جان سخن
کم نہو گی کبھی بہار سخن
مدح گوئی ہی خود ہے فعل حسن
بل مین ابرو پہ نہ جبین پہ شکن
آنے پائے نہ غیر ہے قدغن
کہ معطر ہو جس سے کام و دہن
رنگ دکہلا رہی ہے مشق کہن
تیری تربیت مین ہے چلبلا پن
یہ سبق یاد کیا کرے کودن
آج رندون کے بھی ہین نشے ہرن
نہ خزان ہوگا یہہ کبھی گلشن
سب سے لیکن جدا ہے رنگ سخن
کچھ کسیکو نہین ہے جائے سخن
زندہ ہوئے جو آج میر حسن
پھرون رہتی ہے مجھکو یاد وطن
ہے انہین سے فروغ شعر و سخن

نہین کچھہ تنک ریاض سے انکے | تر و تازہ ہے بوستان سخن

مطلع

دل سے جو جیس کرتنائے حسن | نہل ملے گا تجھے بوجہہ حسن
حسن کل ختم آپ ہی پر ہے | اسم پاک جناب ہے جو حسن
ہیچ ہے توصیف حسن کیونکر ہو | رنگ وہ جس سے زرد ہے کندن
ہیچ سنبل ہے اوس سے نسبت کیا | ہے خجل گیسوؤن سے مشک ختن
سب حسینون کے حسن ہیچ ہین یان | کیا خدا نے عطا کیا جوبن
ہین دل و جان احمد مرسل | سایہ بہی ہوگیا ہے جز و بدن
ختم ہے خُلق ذات اقدس پر | حلم کے آپ بہی تو ہین معدن
سامنا کیا کرینگے دندان سے | چہپ گئے ہین صدف مین در عدن
نور اللہ کا نمایان ہے | تہرڈہاتا ہے نقرئی وہ بدن
کیا ثنا روئے پاک کی کیجے | کچھہ عجب رنگ ہے عجب روغن
ہیچ سنبل ہے اوسکو کیا نسبت | ہے خطا گر کہون ہین مشک ختن
ہین نبی کے بڑے نواسے آپ | آپ بیباک ہین اہن قلعہ شکن
شادمان ہین علی و زہرا آج | بہائی مسرور ہین خوشی ہے بہن
دیکھہ پائے اگر لب حضرت | ہمہ تن غرق خون ہو لعل یمن
یون ہے زلف جناب عارض پر | جلسے ہو گرد آفتاب کرن
حورین حاضر ہین تہنیت کے لئے | قیمتی بازوئیہ ہین جوشن
گہنے پہنے ہوئے ہین خلد کی سب | ہاتہہ پیر اسکے ہاتہون ہین کنگن
کہتے ہین ام فضل سے احمد | کہ بہت ہے حسین یہہ غنچہ دہن

کان کی لو مین کردا اک سوراخ
ہے یہہ پیوستہ ابرو ماہ جبین
تہا سہ شنبہ کا روز وہ مسعود
سے ہے مدینہ مین آج طرفہ بہار
آپ پیدا ہوئے ہین ختنہ شدہ
داہنی ران سے ہوئے ہین خلق
شادان ہین بکمال بنت عمیس
کنیت ہے آپ کی ابو القاسم
جو ہے تیسرے معصوم ہین امام دوم
سر سے تا صدر تہے نبی کی شبیہہ
تیسرا سال تہا وہ ہجرت کا
ہے رقم زوجہ شہ کی پینسٹہہ تہین
مجتبی ہے لقب شہ دین کا
پندرہ آپ کی تہین اولادین
اور اک مطلع بیان کہو جلیس

تار ہے دور اس سے رنج و محن
گیسوون سے ہی اسکے رخنہ نہین
جو ہوا خلق اب قلعہ شکن
سب ہین مسرور خوش ہین اہل وطن
آپکا پاک سے بہت دامن
اس مین مطلق نہین ہے جائے سخن
دایہ شادین رہی وہی زن
نہین عز و شرف مین جائے سخن
آپ سے خوش ہی خالق ذو المنن
میرے مولا دوم امام زمن
ہوئے پیدا جب آپ شاہ زمن
انہین کچھہ ٹہیک تہین تو کچھہ بدزن
کون واقف نہین ہے مرد و زن
صالح و متقی و نیک چلن
جنکے خوش ہون بہ دوستان حسن

مطلع

زرد لیو شاک ہے جو زیب بدن
دشمنون کے جگر مشبک ہین
ماند ہے روئے جہرہ ماہ کا نور
دشمنون کو نہین محبت آل

سادگی مین عیان ہی حسن حسن
نگہہ تیز سے ہے بہہ از سوزن
یون جمکتا ہے جہرہ روشن
نہین جگر جاک قلب مین ان کے

کرد عاروک کہ قلم جر جلیس
قرضداروں کے سب ہوں قرض ادا
نہیں اولاد جنکی دے فرزند
بانیِ جشن کی ثنا کیا ہو
انکے سب مطلب دلی بر آئیں
دور طاعون ہو بخار ہو دفع
دے جہنم سے ہم سبھوں کو امان
سیر کرتا ہے روز و شب رزاق
میں بھی مشتاق ہوں زیارت کا
جلد دیکھوں میں روضۂ انور
دور ہے روضۂ مقدس سے
بس یہی میرے حق میں بہتر ہے
لیکے جائیں فرشتہ نقال
عرض کرنیکی احتیاج ہے کیا
میرے مولا بلائے جلد ہی
باز آئے فلک جفاؤں سے
خلق سے اوٹھگئے ہیں جو مومن
بخشدے میرے بھی گناہوں کو
میرے سرکار خوش رہیں تا حشر

کہیں آئین عاشقان حسن
ہوں نہ سائل کسی سے مرد و زن
بحق مجتبےٰ امام زمن
جان و دل سے ہیں عاشق ذوالمنن
انکو ہوئے نہ کوئی رنج و محن
کریں امداد اے رسول زمن
داخل خلد ہوں پس از مردن
خوب ہے گر سمیٹ لیں دامن
اب طلب کیجے یا امام زمن
ہے وہ دولت سرا مرا مامن
کیا کرتا ہوں نالہ و شیون
نہ میسر ہو بعد مرگ کفن
کربلا ہو نجف کا مدفن
حال میرا ہے آپ پر روشن
ظلم کرتا ہے مجھپہ چرخ کہن
فلک میں سیکڑوں ہوئے روزن
اونکا گلزار خلد ہو مسکن
بحق مجتبےٰ امام زمن
نہ کسی طور کا ہو رنج و محن

قصیدہ در مدح جناب امام حسن علیہ السلام

ہے یہہ حسن کیونکہ میرے سخن کا — ثنا خوان ہون دل سے جناب حسن کا
یہہ فیض ثنا ہے جناب حسن کا — کہ سرسبز ہے باغ میرے سخن کا
ثنا سے حسن کی ہے مشغول اوج تمنا — کیا مجھکو کوکب سپہر سخن کا
صنوبر ہے ایسے تابع نہ کیون چمن — یہہ فرزند اکبر ہے خیبر شکن کا
زمین و زمان اس سے ہین روشن سارے — مجسم ہے یہہ نور رب ذمن کا
ثنا کی ہوا سے ہے قلب روشن — اثر ہے یہہ ادنی سا نام حسن کا
بیان نامہ کی ہوتی ہے جنت — ستارا درخشان ہے اس انجمن کا
ذرا اس مبارک کا نقشہ تو دیکہو — نواسا ہے محبوب رب ذمن کا
دہان مبارک کی تعریف سنکر — دل آرا ہے ستہ دل کو نہ لبن کا
ہے جنت یہہ دندان مین در ہین موتی — غذا ہے کیا مجھکو مالک عدن کا
لب سرخ ہین بات اعجاز گویا — یہہ تر ہے کہان سے عقیق یمن کا
ثنا زلف کی ہے نبی سے نکہت — کہا نافہ کہلا آج مشک ختن کا
مضامین ثنا ناز ہین سب شگفتہ — کہ ہوئین ملک بہت مین سے دو لبن کا
کیا مجھکو مداح فرزند زہرا — سدا شکر کرتا ہون مین ذو المنن کا
بھلے ہین سے بیان کا گلشن بنے کیونکر — کہ تو ہی کدیور ہے دین کے چمن کا
نہ ہو تی کبھی دستگیری جہان کی — ہو تا قدم کر امام زمن کا
عجب نور ہے مدح دنیا کا اثر ہے — مکان سب منور ہے اس انجمن کا
جوانان جنت کا سردار ہے — نہین خوف کچھہ ظلم چرخ کہن کا
ہمین ثنا دوست نے کیا عید کا دن — کہ مشہور ہے واقعہ اسر ہین کا
ہمیشہ اسے رکھہ مضبوط جہان مین — الہی جوانی ہے اس انجمن کا
یہہ سب نور سری زبان سے دعا ہین — کہ گردش ستارا ہے چرخ کہن کا
دعائین مین خالق سے حسین کی یہہ — درخشان ستارا رہے اس دکن کا

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب امام حسین علیہ السلام

آج دنیا میں حسین مہ جبین پیدا ہوا
ابن حیدر سبط ختم المرسلین پیدا ہوا

نفس پاک نفس خیر المرسلین پیدا ہوا
جانشین مصطفیٰ کا جانشین پیدا ہوا

روح و جان مجتبیٰ الحسن و آل خیر النسا
نور چشم رحمۃ للعالمین پیدا ہوا

مومنوں کو گلشن فردوس ہوگا عطا
ہو مبارک قاسم خلد بریں پیدا ہوا

حبس تاریک آفت سے مفر حاصل ہوا
مژدہ بادا اے دل حزیں و مہ جبین پیدا ہوا

آئے ہیں پھر بہار کیا دگردوں سے ملک
شور ہے شہزادہ روح الامین پیدا ہوا

کیوں نہ دیکھیں چشم حسرت کی ملک گر ہیں
عرش کی زینت جو ہے وہ مہ جبین پیدا ہوا

عالم ایجاد میں اک نور ساطع ہو گیا
چاند سا انکا جو بالائے زمین پیدا ہوا

نام باقی جد امجد کا رہیگا حشر تک
خاتم مہر نبوت کا نگین پیدا ہوا

دین احمد کو ہوئی قوت انکی ذات سے
کعبۂ اسلام کا رکن رکین پیدا ہوا

منہ پہ منہ رکھکے یہ فرماتے ہیں محبوب خدا
میری امت کا مددگار و معین پیدا ہوا

زیب تھی شبر سے اب زینت ہوئی شبیر سے
دوسرا مہر نبوت کا نگین پیدا ہوا

صانہ اللہ آنکھ یہ تو صاد ہے ابرو تیری
ہے بعینہٖ آپکے وہ نازنین پیدا ہوا

سوم شعبان خوش انجام کو اک شور تھا
نور ہیں پر عرش کا کرسی نشین پیدا ہوا

خسرو جن و ملک شہزادہ روح الامین
مالک کون و مکان سلطان دین پیدا ہوا

کیوں نہ پائے دین احمد کو نہ استحکام ہو
خانہ اللہ کا رکن رکین پیدا ہوا

آبرو اب ملت احمد کی ہونگی سوا
بحر شرع پاک کا در ثمین پیدا ہوا

شرق سے تا غرب ہر جانب اجالا ہو گیا
مصدر انوار رب العالمین پیدا ہوا

رونق باغ شریعت نو گل گلزار دین
زینت کاشانۂ خلد بریں پیدا ہوا

فضل حق سے اب حق و باطل میں جدا ہوگیا
مخزن علم الٰہی کا امین پیدا ہوا

جسکی خاطر مصطفے آغوش کھینچے ہوئے
آج وہ درِ رسالت کا نگین پیدا ہوا

لوٹ کر یار آگئے جسکے مکان میں فرشتے
نور شمع طلعت کے گھر میں پیدا ہوا

جشن کے بانی ہیں سب ... میں ...
جسکے صدقہ میں جو آج شبیہ حسین پیدا ہوا

سامعین خدمت میں بھی خوش ہیں یار ...
کامیابی ہے حسین جس میں پیدا ہوا

کہو ... ہی حسین آج جشن میں ... قصور
... نور عین پیدا ہوا

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب امام حسین علیہ السلام

خوشی ہے بن شگفتہ مومنین ... ہیں
ہوا ہے آج پیدا مرتضیٰ کا دلبر ثانی

گلے میں ہار پھولوں کے ہیں ہم عطر ملتے ہیں
کوئی پہنے ہوئے ہے سرخ جوڑا اور کوئی دھانی

شعبان جشن انجام کی تیسری شب ہے
گلے ملتے ہیں خوش ہو ہو کے ہندی اور خراسانی

خدا نے پانچویں معصوم کو دنیا میں بھیجا ہے
کہ جسکے شادمان ہوں ہندی و رومی و ایرانی

ہوا پیدا ہوئی ہے باغ میں سبزہ لہکتا ہے
برستا ہے چہار جانب ابر نیسانی

عنادل باغ میں دھوئے ہوئے بیٹھے ہیں شاخوں پر
ذوق شوق میں کرتے ہیں باہم زمزمہ خوانی

خوشی کے شادیانے ہیں چمن میں غنچے چٹکتے ہیں
ہے سرخ و زرد کوئی پھول اور کوئی افشانی

مکان شاہ والا کی ہے شوکت رتبہ رفعت
یہاں جبرئیل و میکائیل کو ہے فخر دربانی

نواسے ہیں رسول اللہ کے بیٹے علی کے ہیں
نظر خیرہ ہے جسکی مہر سے روشن ہے پیشانی

ثنائے بیت ابرو سے شہید ہیں غیر ممکن ہے
ملا ہے مصرع اولیٰ سے بہتر مصرع ثانی

ہوں بر جان آئی ہے لب پر قید غم وہ ہے
مرے مولا نہیں سنتا کوئی فریاد زندانی

ہزاروں طور کی یاں کاہشیں ہیں مفلسی کی
اذیت سہتے سہتے جسم کا خون ہو گیا پانی

طلبگارا ان ہوں الغیاث اے دلبر
میں ڈوبا جاتا ہوں تا آنکھوں تک آ گیا پانی

کسی کا حال کہتے ہو تجھے محبوب سبحا ہوں
غلام خاص کی حاجت برآری ہے بہ آسانی

مری جانب سے غفلت ہے سعادت اے شاہ گیلاں ہے
غلام لطف سے نکال اپنی امداد الغثنی غوث ربانی

نہیں اعمال بندے سے خلاف بندہ خاطی
مرے یہ لیے حضرت میں ہمیں مجھکو پریشانی

مقدر ہے بہ گردش ہے کہ تا کب تک سے پوچھوں میں
ملوں کس طور سے مولا میں اپنا خط پیشانی

دعا جو اس مجلس کی پھر حسین ابن علی سے
مرادیں اوسکی بر آئیں جو ہے اس جشن کا بانی

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت امام حسین علیہ السلام

معطر ہے مشام جان جہان سارا ہی نورانی
ہوا ہے آج پیدا مرتضیٰ کا دلبر ثانی

ہوا ہے آج وہ پیدا جو عالم میں ہے لاثانی
سرور سینہ زہرا رسول اللہ کا جانی

زمیں سے عرش تک صل علیٰ کا شور برپا ہے
نہایت مومنیں مسرور ہیں عالم ہے نورانی

حسینان جہاں میں چار سو ہے حسن کا شہرہ
جری شکل و شمائل میں ہے بالکل احمد ثانی

دوبالا کیوں نہ عالم میں ہو اوسکی عزت و حرمت
جو ساتیں خوبیاں ہیں جسمیں محبوب یزدانی

حسب میں اور نسب میں سب بزرگوں پر فضیلت ہے
کوئی ہمسر نہیں کہتے پیدا نہ اب ہیں ثانی

پدر جسکا شہا بھائی حسن ماں حضرت زہرا
رسول اللہ نانا ہیں خدیجہ انکی نانی

خیال مدح جب شاعر کو آیا مرحلہ سر ہے
ثنائے زلف پیچاں میں نہیں ملتی پریشانی

کوئی اندر ابر میں کا مینکھ ہوا پیدا — اوسی دن ... انہوں کو ... حیرانی

... ہو گئی دن مجھ حسن سے — ہوا ہے ... دل سے ... ثانی

... رسول اللہ کے محبوب ہیں — فرشتوں نے ... کی ... جہانی

... رسول اللہ کے بیٹے علی کے ہیں — زلیخا کو ... رونق ... پیشانی

... نہیں سا کچھ میں ہالا — کہے تصویر ... بہزاد ... مانی

... ہو وہ فیض و بخشش میں — بجز شیریں ... شیریں کا ثانی

... دشمن شیریں کو — سکندر کو ... صورت آئینہ حیرانی

... ہو ... شادی کی شہرت — یہیں ... تجھ ... یزدانی

... خوش ... کی یہ سیری شب کے — کوئی پہنے ہوئے ہے سرخ جوڑا اور کوئی دھانی

... ہو ... عطر ملنے میں — گلے ملتے ہیں خوش ہو ہو کے ... شیریں زبانی

... کو دنیا میں بھیجا ہے — یہ کیونکر شادیانے ... ایرانی

... عالم لہلہاتا ہے — سرشادی ... جانب ... افشانی

... ہو کہیں شاخ پر — و ... شوق میں ... نغمہ خوانی

... نہیں غنچے چٹکنے میں — ہے ... کوئی افشانی

... ہل لبوں پر ہے — نوا سنجان گلشن ... میں غزل خوانی

... شوکت ... رفعت — یہاں جبریل ... کو ہے فخر دربانی

... رسول اللہ خوش ہو کر — خدا ... یوسف ثانی

... ہی میں — جو چاہیں ... نکلے آگ سے پانی

... کو یہ کیا نسبت — شجاعت ... شجاعت میں ... ثانی

... حیدر کے — عدو کو ... لے لیا پانی

علی اعلیٰ علی افضل علی کامل علی اکمل — علی کا ... بیچ ... عمرانی

ولی اللہ کے ہیں آپ یہ قبضے ہے خدا کی پر — یہ سیف اللہ ہیں کوئی نہیں ہے انکا ثانی
جو فرمان صادر ہے شہ کا احکام ہوا جنبر — کرے فخر یہ شمشیر یزداں آہو کی نگہبانی
ہے ان کی سلطنت فضل خدا سے تا بہ ثریا ہے — یہ وارث ہیں نبی کے پاس ہے مہر سلیمانی
خدا کا شکر ہو ولی غلام شاہ والا ہوں — شرف پایا ثنا سے ہے ہمیشہ لطف یزدانی
کبھی مدح و ثنا ہوئے سے تقصیر نکلی ہے — سمجھنا چاہئے ہمکو یہ از عجز و ناتوانی
کہیں کیا ہیں مدح و ثنا سے شاہ والا ہیں — سر میدان دکھاتا ہے سمند طبع جولانی
پھڑک جاتے ہیں آفتاب جوہر دیکھکر ہمنا — ہری سیف زبان تیز کند ہے تیغ خراسانی
ستائش ہی اپنے منہ سے گو زیبا نہیں لیکن — زبان جاتا ہے ختم ہمیشہ سخندانی
ثنائے شاہ کا جادہ نہ ہاتھ آیا نہ آئیگا — اگر سعدی ہیں لیکن در عرب عجمی خاقانی
ولائے ساقی کوثر بھری ہے سر کے پیالے میں — زمین جنت ہو جاتی ہے اپنے واسطے پانی
سپیدان جو ہیں تیغ زبان سے کام لیتا ہوں — عدو کے دل پہ چلجاتی ہے شمشیر خراسانی
کئے ہیں نبی کی آل پر ظلم و ستم جسنے — نہیں ہے اسکا رفو دعوائے مسلمانی
ہوئے ہیں جو وہ دشمن آل کے بھی ہیں — حقیقت ہے نہیں شک ہے انکی کردار شیطانی
حسین ابن علی کا والہ و شیدا ازل سے ہوں — بھٹکتا ہے ہمیشہ یا کرے ہیں غول بیابانی
نہیں ہے لطف آل پاک سے اون سے محبت ہو — بہشتی جنت نہ آئیں وہ پھر فاتحہ خوانی
عدو سے شاہ ہیں وہ کون جہانمیں — دلیل خوار ہے عالم میں جو ہے ظلم کا بانی
ثنا خوان حسین ابن علی ہوں ہیں شاد ہے — مری پاس نہیں ہے جسکے لقا میں پریشانی
ہمیشہ گوشہ گیری میں ملا ہے لطف شاہی کا — نہیں ہے بوریا فقر اور نہ تخت سلیمانی
وقار خسروانی دیکھکے رشک شاہ ہو ملکو — لگے ہیں اس کے گدا کے ہے جو تسبیح سلیمانی
کمی کس بات کی ہے او جو چاہے مانگے دیا سب کچھ — عنایات خدا سے ہے سر کشتہ کا قربانی
ہمیشہ طالب فضل و کرم رہتے ہیں خالق سے — نہ کیوں سرسبز ہو باغ جہاں میں کشت ہمدانی

[illegible] نگا مجھکو ترے پہنا را ب اسانی سے
[illegible] دنیا کے [illegible] پر [illegible] بہت [illegible]
[illegible] میں [illegible] بد تلفے [illegible] بہرہ [illegible]
[illegible] ایک [illegible] عشق [illegible]
خطا [illegible] ذات [illegible] کے سید [illegible] الا
[illegible] کے [illegible] پر روز [illegible]
[illegible] مری [illegible] ہی [illegible]
[illegible] مجھے [illegible]
[illegible] حال [illegible]
[illegible] کیوں غفلت [illegible] سلطان [illegible]
[illegible] ذات [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
در [illegible] حسین ابن علی [illegible]
بدل [illegible] مبارک میں جو خود مصروف ہے [illegible]
میں [illegible] عمدہ [illegible] کے [illegible]
میں [illegible] بیان [illegible]
کیا کرتے ہیں دعوت مومنین کی سیر چشمی سے

فقیر [illegible] ہوں مری کھلی ہے نورانی
[illegible] ہمکو فضلے عالم فانی
مری [illegible] میں حضرت مجھے کیوں ہو پریشانی
[illegible] میں مجھے [illegible] ہوئی ہے پریشانی
[illegible] کہ [illegible] آ گئی ہے مجھے نادانی
اذیت [illegible] سے خون کلیجے کا ہوا پانی
[illegible] سے مولا میں اپنا خط پیشانی
مرے مولا نہیں سنتا کوئی فریاد زندانی
غلام خاص کی مطلب براری ہو باسانی
[illegible] نکال اسے ناخدا کشتی ہے طوفانی
[illegible] میں فقط باقی رہا ہے رخت عریانی
عرق میں تر ہوں ہی اپنے گناہوں سے پشیمانی
میں ڈوبا جاتا ہوں المدد اے نوح ثانی
[illegible] رشتہ [illegible] عالم فانی
[illegible] خالق تو ہے رازق کوئی [illegible] ثانی
[illegible] دوست [illegible] ہی میں [illegible] جانی
سراج الملک کے گھر میں ہوا ہے جلد دیوانی
[illegible] ہے سید میاں [illegible] لطف یزدانی
تکلف کا [illegible] مکان سارا ہے نورانی
تجلی میں [illegible] قصر کی چھت [illegible] کی تانی
[illegible] سدا اعلیٰ [illegible] عمدہ [illegible]

سوا ہو عمر و دولت حشمت و اقبال افزون تر
الٰہی العالمین سب جو در ہو انکی پریشانی

بلائے قحط اور طاعون بھی ہو دفع یہ ملک سے
ہوں خلق شاد وان اب جلد ہو غلے کی ارزانی

ادا ہو قرض ہر نذر منت یارب سے جو
کیا کرتے ہیں خانہ دل میں یہ جشن سلیمانی

یہ تقریب طرب سب ہو سدا ان کو مبارک
مرادیں اوسکی بر آئیں جو ہو اس جشن کا بانی

مرزا سرکار کو آفاق میں اللہ خوش رکھے
کر انکے فیض سے کہتا ہے نجمین سر روز پیدا ہی

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت امام زین العابدین علیہ السلام

ثنائے شاہ دین مد نظر ہے
یہی دن ہیں آجکل شام و سحر ہے

انہیں کی روشنی افلاک پر ہے
جہان میں نور انہیں کا جلوہ گر ہے

ارے او ساقی مہر و کدھر ہے
ادھر آ جشن ہے کیوں بے خبر ہے

جھکا دے تو اسی دور میں مجھکو
جو پاس خاطر خیر البشر ہے

یہ خمخانہ رہے تا حشر آباد
سمان ہے نور کا وقت سحر ہے

جھپائی پر جھپائی آ رہی ہے
سر و پا کی نہیں اب تو خبر ہے

لگا دے خم کا خم ہونٹوں سے میرے
محبت ساقی کوثر اگر ہے

بہت ہوں قلقل مینا کا مشتاق
وہ صوفی ہی نہیں جسکو [illegible] ہے

گھٹا اوٹھی ہے قبلہ کی طرف سے
اوٹھا شیشہ عبث خوف و خطر ہے

جھما جھم آج بارش ہو رہی ہے
خمار مے سے اب تو درد سر ہے

پیا ہے آج بوتل سے اڈرین کاگ
یہی مے تیغ عصیان کی سپر ہے

یہان ہے آج متوالون کا مجمع
سبو و ساغر و مینا کدھر ہے

وہ روز عید ہے آج اے گل اندام
کہ جسکی دونون عالم کو خبر ہے

جو بہکا بہی تو مداحی کرونگا — مجھے مطلق نہین محشر کا ڈر ہے
ہوا ہے تیسرے ہادی کا فرزند — منور رخ سے سب دیوار و در ہے
مہ شعبان کی یہہ ہے پانچوین شب — ورود بادشاہ بحر و بر ہے
ضعیفی مین جوان ہون اس خوشی سے — مرے لونڈون بہی بد نظر ہے
ریاضت سے یہہ وہ اعلی سے اعلی — کہ فردوس بریں جسکا ثمر ہے
زبان سے اپنی لیتا ہون یہی کام — بہروسا مجہکو مدح شاہ پر ہے
گنہگارون کی اب ہے رستگاری — مرا اک نخل تمنا بارور ہے
ہوا جو تہا شفاعت کا وسیلہ — اسی سے دین کی محکم کمر ہے
بس اب ہم سبکے بگڑے بنگئے کام — بد اعمالی کا کیا خوف و خطر ہے
گلے ملتے ہین باہم مومنین آج — خوشی طاری سراک دیندار پر ہے
گلابی ہین سرون پر سب کے شملے — قبائے سرخ پہنے سر بسر ہے
گلے مین ہار پہولون کے پڑے ہین — معطر گہر کا سب دیوار و در ہے
بنا سہلے نہایت کہل کہلا کر — کہا عمدہ یہہ جشن انے امر ہے
یہہ پوچہا پہر کہ اتنا تو بتا دو — کہ بانی کون ہے کسکا یہہ گہر ہے
ادہر ہے عطر کی تقسیم جاری — پیالے چاے کا دورا ادہر ہے
بلا شک یہہ مکان ہے رشک جنت — کہ نورانی سراک دیوار و در ہے
خوشی مین مردم دیندار سارے — یہہ جشن عابد والا گہر ہے
یہہ داماد جناب مجتبی ہین — یہہ پیارا شہربانو کا پسر ہے
کنوا ان سے جناب مصطفی کا — نیستان علی کا شیر نر ہے
شجاعت مین کسیکو کیا ہے نسبت — دلاور ہے جری ہے پر جگر ہے
نہین کچہہ انتہا جود و سخا کی — یہہ فخر صابران ہے نامور ہے

وہ نورانی ہے انکا روئے انور | خجل رخسار سے شمس و قمر ہے
علی ابن ابی طالب ہیں مسرور | لئے ہیں گود میں زانو پہ سر ہے
نظر میں مہر و مہ کی خیرگی ہے | نہایت خوش لقا یہ سیم بر ہے
یہی ہے چار سو عالم میں شہرہ | کہ خوش قسمت ہے یہ اور خوش سیر ہے
یہ سنکر مجھکو ساقی نے جھکایا | ثنا کی دھن ابھی مد نظر ہے

مطلع

ہے تڑکا نور کا وقت سحر ہے | اذانیں ہیں کہ آواز گجر ہے
چہکتے ہیں ادھر طائر خوش الحان | ادھر محو عبادت ہر بشر ہے
شفق دکھلا رہی ہے رنگ اپنا | کہیں کویل کی کوکو بیشتر ہے
چنبیلی کے کہیں تختے کھلے ہیں | کہیں سوسن معطر سر بسر ہے
چمن میں رقص میں طاؤس مشغول | سماں فردوس کا پیش نظر ہے
شگوفے باغ دنیا میں کھلے ہیں | پپیہا و بلبلے مٹھی میں زر ہے

مطلع

جو ہے اہل ولادہ بہرہ ور ہے | صدف کی بھی ہتھیلی میں گہر ہے
چھپائے سے کہیں چھپتی ہے نیکی | مہک کیونکر نہ دے عنبر اگر ہے
سنے آمد بادشاہ بحر و بر کی | جلو میں پیش و پس فتح و ظفر ہے
جہاں میں دین کا بجتا ہے ڈنکا | درود بادشاہ بحر و بر ہے
جھکائے سر ہے دروازہ کے اوپر | جو انکے مرتبوں سے باخبر ہے
لکھی ہے جس نے ہادی کی جو توصیف | دماغ اپنا نویں افلاک پر ہے

نہیں جھکتا سوا حق کے کسی سے
چلا سکتی نہیں تار ستم [illegible]
نہیں بہتر زیادہ بھاگنے سے [illegible]
مطیعوں کے لئے ہیں خلد میں گھر
کہاں جائیگی خلقت [illegible]
ہے جان حضرت شبیر [illegible]
شرف تیرا نہیں مجھی کسی میں
تجھی سے بارور ہے نخل [illegible]
محب ہیں جتنے وہ سب جنتی ہیں
غرض ہی اہل دنیا سے نہیں کچھ
نہیں جو حضرت عابد کا [illegible]
محبت جو نہیں رکھتا ہے دل میں
نہ حسین نام ہو آدم گری کا
برک کا مال چکھہ جائیگے سب نام
یہ بہتر ہے کسی کا دل نہ توڑے
اسی ورثے سے ہے کار خیر جاری
ملک آ بیٹھیں ہو تیرے ہیں لنگر
حسین کیونکر نہ ہو یہ رشک یوسف
لیوں پہ بعد حمد کبریا کے
گل نسل کی کیوں خوشبو نہ پہلے
ہیں وارث حضرت خیر البشر کے

کہ اس دن [illegible] دی ورے
ولائے شاہ دو عالم سے گریہ
شرف ہے آپکے جد اکبر سے
وہی ہے وارث جد اپنی شیر کے
زمانے میں [illegible] قسمت کا در ہے
سر و سینہ شیر [illegible] البشر ہے
تو ہی شاہ [illegible] آل کر ہے
ترے قبضے میں سارا خشک و تر ہے
مخالف کے لئے نار سقر ہے
خدا کے پاک پر اپنی نظر ہے
بہت افسوس اسکے حال پر ہے
وہی بے عقل بالکل کور و کر ہے
ہے پورا جانور وہ گاؤ خر ہے
تکلم پرور [illegible] البقر ہے
نہیں گر آ [illegible] ہے
اسی جو [illegible] قتل کا سر ہے
مبارک باد [illegible] ہے
حسین نام [illegible] ہے
دعا کے [illegible] خیر البشر ہے
پہلے [illegible] شجر ہے
جو [illegible] در ہے

محبت میں علی کی وہ فنا ہو
اطاعت اُنکی ہے حق کی اطاعت
رہے بیتہ تارک دنیا ہمیشہ
ملیگا گلشن فردوس میں گھر
بھلا کیا جا سکتا ہے ہمکو
ہوئے ہیں آپ دنیا میں ہویدا
متاع عالم فانی ہے کیا مال
لیے تہنیت آئے ہیں جبرئیل
حقیقت میں ہے دنیا چند روزہ
رہا لاکھوں برس دنیا میں تو کیا
سدا غیر از خدا رہنا ہے کوئی
لگائے دل کبھی اس سے نہ انسان
بجز ذات خدا وند دو عالم
نہ کر عمر دو روزہ پر تکبر
نہ اس دنیا نے نیکوں سے وفا کی
کسی سے بھی وفا کرتی ہے دنیا
سفر کا ہو گیا سامان مہیا
نہیں عقبیٰ سے کچھ اسکو سروکار
لگانا دل نہ دنیا سے دلی سے
نہ ہوگی سانس لینے کی بھی مہلت
تہی دستی سے [illegible]

خدا سے یہ دعا شام و سحر ہے
نہ ہو گمراہ تو عاقل اگر ہے
نظر میں خاک و گنج سیم و زر ہے
مطیع آل پیغمبر اگر ہے
ولائے آل احمد چارہ گر ہے
مدینہ کا دماغ افلاک پر ہے
ہے نادان جو فدائے سیم و زر ہے
بنا تاج جواہر زیب سر ہے
عروج مہر انور دوپہر ہے
کہ آخر ایک دن یاں سے سفر ہے
ہر اک اس جا مہیائے سفر ہے
کہ یہ دنیائے فانی رہگزر ہے
جہاں میں موت سے کسکو مفر ہے
فقط دو چار دن کا کروفر ہے
جو کارہ اس سے ہے اوسکی ظفر ہے
ہر اک دیندار کو لازم حذر ہے
کوئی دم میں مہم عشق سر ہے
جو دنیا میں فدائے سیم و زر ہے
ارے نادان یہ جائے حذر ہے
بہت نزدیک دنیا سے سفر ہے
جو اس غم سے بھی اب [illegible]

زبان شکر کے لئے اوٹہا بیٹھتا — ثنا خوان آپکا ہے بال و پر سے
شگفتہ ہو جہ مدح و ثنا میں — ہو دولت سے پیدا ہمہ نور سے
کسی کے ساتھ کیون اوسے ملا ہے — خدا نے آپ سے پیدا کی نظر سے
اگر ہو نیک صحبت میں ہو شان — خدا کی ہو جو سب سے نہ ہو شر سے
خیال اس سے کہ مدح ہو نہ ثبت — ولایت کے غرق میں جسم تر سے
اگر ہو ہمہ مری لغت محبت — نظر میں ہے حقیقت جسم و جان سے
گدائے شاہ ذوالجلال — شکم سیر نعمت حشمت سے
شفا ہے جو جہان خدا سے — وفا ہو نعمت میں شکر سے
نہ ہونگے گا وہ تو باغ ارم کی — اوسی کے واسطے نار سقر ہے
کسی سے ہرگز نہ چھپے گا نہیں ہی — جو حق پر نہیں تو کسکا ہے کو ڈر ہے
ہے حق گوئی پسند حق تعالے — نہیں کچھ راست گوئی میں ضرر ہے
مجھے مدحت کا بھی غرہ نہیں کچھ — ثواب آخرت کی مد نظر ہے
بیان اوجہا ہوا تحریر بے ربط — نہ جس میں مبتدا ہے نہ خبر ہے

مقطع

محب کا گلشن جنت میں گھر ہے — عدو کے واسطے نار سقر ہے
خبر ملتی ہے حق کی معرفت کی — کہ جو تھا اپنا یہہ انعام بر ہے
نہیں جس نے تحمل کیا انکی محبت — وہی آفاق میں زیر و زبر ہے
عدو انکا جو ہے کون و مکان میں — اوسی کا قہر دوزخ میں مقر ہے
شگفتہ ہیں محب مثل گل تر — برا احوالِ عدو نوع دیگر ہے

نظر خیره ہے مہر و ماہ کی بهی — کچهہ ایسا نور یزدان جلوه گر ہے
ہے اس سے ابر دکن رشک نیسان — یہ مداحی کا شیوه اسکو ہے
سخن ہے نام کو کچهہ ہی کدورت — یہان ہر ایک اطرف جلوه گر ہے
قصیده منقبت میں نعت میں عشق — ہر اک مصحف کا صفحہ مین گهر ہے
ثنا کی ہووے جو ہمسا لیٹے چاره — فرا ایسے سخن مین سر بسر ہے
دلوں میں کہ سنا لکہے ہر اک بیت — کلام اسکا حلاوت با اثر ہے
کلام دوست دشمن سے خوش کیا — سخن کا ایسا ہے جو وہ با اثر ہے
فضیلت آل پاک مصطفے کی — نه جو دیکھے ہے وه کور و کر ہے

قطعه

علی کو بهی خدا کہتے ہین کچهہ لوگ — یہی مذہب ہے پیارا خوف و خطر ہے
کبهی نے راه ہم چلتے شنین ہین — خدا کا خوف ہے عقبی کا ڈر ہے
خدا ہے پاک تو اکبر ہے لیکن — کسی کو کیا کسی دل کی خبر ہے
رہے باره اماموں کا جو ہمره — وہی دین رسول الله ہے
بہت سے راه حق پر ہین ازل سے — کہ جنکی ذات سے خوش بحر و بر ہے
یہان پر اکہا نونکا ہے مجمع — ہر اک ذی علم ہے اہل ہنر ہے
از آن جمله جناب ناجی صاحب — کہ باغ حسن کا یکسہ خوش ثمر ہے
جناب ناجی صاحب کے ہین شاگرد — وه زیرک جن سے واقف نفر نفر ہے
فصیح و نکته دان خوشگو زبان دان — دل خیر النسا مین انکا گهر ہے
نہین آفاق مین ایسا محقق — سخن مین حسن و خوبی سر بسر ہے

ہے اُنکی ذات سے عزت سخن کی	مقرر اسکا ہر اک اہل ہنر ہے

مطلع

ولادت کی خوشی شام و سحر ہے	ہر اک مومن بہم شیر و شکر ہے
تأسی چاہیئے آل نبی کی	مخالف کے لئے نار سقر ہے
جھکایا جسنے سر وہ ہے سرفراز	پھرا جو آپ سے وہ دربدر ہے
جہاں ... نقش قدم ہے	... رحمت کا در ہے
صفت کیا ... کی رقم ہو	یہ شہرت ... کی شام و سحر ہے
تجلی ... ہی ...	یہ نور رخ کا ادنیٰ سا اثر ہے
زمین ... قدم سے ہے منور	وہ ... نور ... جلوہ گر ہے
ہدایت ... ہے سکا بیان	...
ہیں ان میں معجزے کل انبیا کے	جدا ... صاحب شق القمر ہے
کرے جو ست لشکر کا فرون کا	... دل ہے ... گر ہے
سمجھے ... سے سرداری ...	... خیر البشر ہے
دیا ... وہ ...	...
صف آرا لشکر دین ہے جو رن میں	... زیر و زبر ہے
نہیں بہتر وہ بھکانے سے ہرگز	... جو باخبر ہے
یہی خلق و مروت ...	وہ جاہل ہے جو اس سے بے خبر ہے
... اقلیم ...	... شام و سحر ہے
علوم اقسام کے ہیں ... لکھوں	... علم الجفر ہے
دلوں ... قیامت ...	...

بدر کی یاد نہ بانی سے برہم
دُعا کے معرکے مین آزمائین
نہ کیونکر خوبرویون مین ہو شہرت
حسب مین اور نسب مین تا کہ ہو کیونکر
نہ ہو طولِ سخن روکو قلم کو
کہین آمین سب جو جمع ہین ان
بدر فرمائے بہر پیمبر
مطالب میرے بر آئین اسی سال
اوسے اولاد ہو جلدی عنایت
مرض طاعون کا بہی دور ہو جائے
بخار اس طرح کا پہیلا ہوا ہے
ہو غلے کی بہی ارزانی خدایا
تہی دستی ہو سکے دور جلدی
جو حاضر جشن مین ہین وہ رہین شاد
رہے باقی جشنِ شاہ آباد
ہو فخر الملک کی حشمت زیادہ
رہین فرزند بہی انکے باقبال
محل انکا رہے تا حشر خوشحال

لبون پر آہ چشم انسکون سے تر ہے
شجاعت مین کسی کو تنگ اگر ہے
حسین و خوش لقا یہہ سیم بر ہے
کہ ماں کیسی ہے اور کیسا پدر ہے
دعا کا وقت ہنگام سحر ہے
دعا جو مجلس گو بد نظر ہے
کشیدہ مجھسے چرخ فتنہ گر ہے
غلام شاد ہین نئے بال و پر ہے
چہٹے دختر کے سے بابے پسر ہے
ترے بندون کی جانون کا ضرر ہے
کہ دم ہونٹون نہ ہے تکیے پہ سر ہے
نہین مخلوق کی مٹھی مین زر ہے
لبون پر جان ارباب ہنر ہے
دعا تجھسے یہی شام و سحر ہے
کہ ایسے شان ارباب ہنر ہے
نہایت ہی سخی یہہ نامور ہے
ہمیشہ مجھپہ الفت کی نظر ہے
کرم ان سب کا میرے حال پر ہے

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت امام زین العابدین علیہ السلام

قرطاس سے فرشتے اوٹھا ہاتھ مین قلم
بیٹھے مین لگے جشن مین مولود شہ زمن
جھلکے ہے کیون نہ نقش پیروان مین
بیٹے کو لیکے گود مین خرسند ہین علی
شنبہ کے روز صبح کو پیدا ہوئے جناب
کنیت ابو الحسن ہی ہے شاہ انام کی
چھتیس سال کی ہے امامت جناب نے
چوتھے امام خود ہین پدر آٹھ امام کے
اڑتیسوین برس سنہ ہجری مین آئے آپ
یہ روز ہے خوشی کا کہ پیدا ہوئے امام
کیا منہ غلام کا جو کرے مدحت و ثنا
لازم یہ ہے کہ سنکے فضائل امام کے
بیٹے حسین کے ہین یہ پوتے علی کے ہین
واصف ہون آل پاک کا ہین جن کی ثنا سخا
ہے آج ہی تو نیمہ شعبان خوش ہان
اسکی ہین آسمان سے تا ماہ تہنیت
شاہان روزگار اسی در کے ہین گدا
کون و مکان کے مالک و مختار آپ ہین
سارا زمانہ آپکے در سے ہے فیضیاب
بانی جشن جو ہین اور حاضرین بزم
حبیب دلفگار کا بچنا محال ہے

جب حبیب مدح حضرت سجاد کر رقم
سب غم کے دلون سے دور ہوئی صدمہ الم
ہے آج ہی تو نیمہ شعبان محترم
سر بزم ہین کمال حسین فلک حشم
جو دوست ہین وہ پہنے ہین سب عاشقی کے دم
ہین شہربانو آپکی ماں بانوئے عجم
ہمنام جد ہین آپ ہین ذیجاہ و محترم
بیٹے امام کے ہین شہ آسمان حشم
اپنے شریک حال ہے اللہ کا کرم
شب عید کی ہے کیون نہ ہون مسرور و شاد ہم
واصف ہے شہ کا خالق ذوالمجد و ذوالکرم
محفل مین [illegible] ہوا مسدم
[illegible] سے حکم
مدحت کرا سنے قبل [illegible]
مدحت چند شعر بعجلت کئے رقم
روئے جناب دیکھ لین اب چوم کر قدم
جھکتے ہین در پہ صاحب نقارہ و علم
ہے زیر حکم [illegible] کشور عجم
بخشا زکان عطا ہین [illegible]
ہان ختم کر دعا لو بس اب [illegible] کر علم
قلب جگر [illegible] ادا [illegible]

سنتا ہے کون کس سے کرے التجا غلام
امداد میری کیجئے اب یا شہ امم

بالکل نظر مین خلق کی ہون مین ذلیل و خوار
[illegible] کتنک سہون ستم

خادم کا حال آپ پہ روشن ہے مثل شمس
[illegible] نا امید [illegible] ہے عادت کرم

فرزند خانہ زاد کا بے روزگار ہے
مولا قسم خدا کی نہین چین ایک دم

بیمار یون نے گھیر لیا ہے اوسے ہی اب
صحت اوسے جو ہو تو ہون مین [illegible] ہم

حضرت دعا کرین کہ ہو حسین کو شفا
فرزند بھی عطا ہوا اوسے یا شاہ امم

بہر جلیس کو برائے زیارت بلائیے
نزدیک ہے یہی جو ہم یون ہین آپکے قدم

دیگر

آتا ہے کون خلق مین دیجاہ و محترم
تسلیم کیلیے سر پیر فلک ہے خم

نظم حقیر گو کہ نہین قابل ثنا
صل علی کا شور ہے محفل مین دمبدم

دنیا مین زندگی کا نہین ہے کچھ اعتبار
درپیش ہے سراک رہ منزل عدم

عقل و کمال ہوئے [illegible] سے
میدان مدح مین جو بڑھا توسن قلم

حسین اپنی حیثیت [illegible] عمل ہے اگر
دنیا نہین کسیکو کبھی دعوئے منم

[illegible] امام خلق ہوے مین ہزار شکر
ہے آج روز عید خوشی کیون نہو نہین ہم

[illegible] ہوا ہے رنگ جہان دیکھ [illegible]
میدان مدح مین ہوئی سیف زبان علم

[illegible] جھومتے مین ہوئے سرو [illegible]
ہے شوق دل مین یہ کہ بس اب چوم لین قدم

گلزار [illegible] دیکھنے قابل ہے آجکل
چلتی ہے باد صبح بھی عجلت سے دمبدم

بلبل چہک رہے ہین گلستان مین نغمہ گر
دم الفت حضور کا بھرتے ہین دمبدم

[illegible] علی کا نور زمین پہ ہے ضو فگن
جھوکے ہوائے سرد کے چلتے ہین دمبدم

[illegible] آج ہو گئی
بیٹے علی مقام مین آئی ہے دمبدم

سب شاد ہیں کہ خلق ہوئی زین العابدین — چوتھے امام پاک کے دیکھیں گے اب قدم
بیٹے حسین کے ہیں جو چہرہ حسین ہیں آپ — فضل علی کا نور ہے محفل میں جو معدم
نور علی کی پھیل گئی ہر طرف ضیا — روشن جہاں ہو گیا خالق کا ہے کرم
گلہائے رنگ رنگ کھلے ہیں ہزار ہا — باغ جہاں ہے آج بہار گلشن ارم
جو مصلحت میں اوسکی ہے کرتا ہے وہ عطا — قسمت میں جو نہیں ہے وہ کیا مال ہے رقم
دنیا میں زندگی کا نہیں ہے کچھ اعتبار — درپیش ہے ہر ایک کو وہ منزل عدم
علم و کمال ہونے پہ غرہ نہ چاہیے — گھر بیٹھے رزق دیتا ہے معبود ذوالکرم
آگے کسی کے ہاتھ نہ پھیلائیں نہ سب — اپنی نظر میں کچھ بھی نہیں ہے بیش و کم
چوتھے امام دہر میں آئے ہزار شکر — ہے آج روز عید خوشی کیوں نہ ہو بہم

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب ابوالفضل العباس علیہ السلام

آج دنیا میں ولی ابن ولی پیدا ہوا — بازوئے شبیر عباس علی پیدا ہوا
فاطمہ خوش ہیں علی ہیں شاد ہے باغ باغ — آج غمخوار حسین ابن علی پیدا ہوا
ملگیا دل کفر کا اللہ رے رعب جناب — جب سے سن پایا کہ عباس علی پیدا ہوا
واہ رے نور رخ فرزند شیر ذوالمنن — عقل کل سمجھا دوبارہ پھر علی پیدا ہوا
دیکھکر عباس کا منہ کہتے تھے بڑا دلیر — طفل یہ پیدا ہوا ہے یا علی پیدا ہوا
گود میں عباس کو لیکے یہ کہتے ہیں حسین — زور میرا بڑھ گیا جب یہ ولی پیدا ہوا
ایک دن کہلائینگے عالم پہ یہ پیرا زدنیا — واقف سر خفیات و جلی پیدا ہوا
پائیہ عز و شرف ام البنین کا بڑھ گیا — بطن سے جب ونکے عباس علی پیدا ہوا
قوت اسلام اک حیثیت سے دونی ہو گئی — جب علمدار حسین ابن علی پیدا ہوا

قصیدۂ تہنیت جشن ولادت جناب ابوالفضل العباس علیہ السلام

سپاس الٰہی و احسان و شکر رب قدیر
ہو کس طرح سے ادا حمد مالک تقدیر

خدا کے فضل سے شعبان کی ہے چوتھی شب آج
جبھی ہے دیر کہ حضرت میں ایک جم غفیر

ہے آج رنگ ہی بدلا ہوا زمانے کا
کمال شاد ہوئے ہیں جناب میں صغیر و کبیر

بلطف ملتے ہیں سب مدح خوان حیدر سے
ہیں بانی جشن کے یاور علی با توقیر

سبھوں کو دیتے ہیں اس جشن خاص کی دعوت
بدل سے کرتے ہیں توقیر سب صغیر و کبیر

کئے ہیں زیب بدن سب طرح طرح کے لباس
خوشی کے جوش میں ہیں سب ہیں نعرۂ تکبیر

ادھر کو ہوتے ہیں تقسیم ہار پھولوں کے
ادھر کو بٹ رہا ہے عطر بے عدیل و نظیر

لیا ہر سرخ ہو شیشہ معطر گلو گریبان کہا کر
سبھوں کو ملتی ہے گرم گرم چائے شیر

خوشی سے باچھیں کھلی ہیں ہر ایک مومن کی
گلے سے ملتے ہیں احباب جھک کے سب برنا و پیر

رخ اہل بزم کے ہیں سرخ سرخ مثل گلاب
خوشی ہے آج نمودار مثل عید غدیر

لگا دے ہونٹوں سے جام لبالب ای ساقی
نہیں ہے دیر کا ہنگام اب نہ کر تاخیر

سبب تجھے خبر نہیں شاید جہان میں آئے ہیں
جناب حضرت عباس صاحب توقیر

یہی تو عاشق و شیدائے سبط احمد ہیں
کہ آنکھیں کھول کے دیکھا ہے چہرۂ شبیر

یہ سنکے مجھکو چکھایا بلطف ساقی نے
ہوا یہ جوش قصیدہ کروں میں اب تحریر

قلم دوات کو لے کر ہوا جو آمادہ
یہ مطلع نظم کئے حسب حال بے تاخیر

مطلع

مری ہو نظم میں تائید یا جناب امیر
برائے تہنیت آئے ہیں کل صغیر و کبیر

تصدق اسکا کہ جو گود میں ہے طفل صغیر
لئے ہیں حضرت عباس کو جناب امیر

زبان پہ ہے مرے پروردگار شکر تیرا
علی نے پائی ہے آج اپنی تیسری تصویر

یہ لازمی ہے کہ تعظیم کو اٹھیں حضار
جہاں میں خلق ہوا آج بازوئے شبیر

نبی و آل نبی پر درود بھیجتے ہیں
ہر ایک لب پہ ہے صل علیٰ بلا تاخیر

پدر ہیں آپکے ذی قدر حیدر کرار
ہیں مادر آپکی ام البنین با توقیر

ہیں آپ بھی تو دل و جان فاطمہ زہرا
حضور ہی کے برادر ہیں شبر و شبیر

نہیں ہے دنیا جگردار خلق میں کوئی
شجاع شیر غضبناک صاحب شمشیر

جلالت اور شجاعت ہے ختم حضرت پر
نہیں ہے آپکا کوئی جہاں میں مثل و نظیر

خدا نے عزت و توقیر وہ عطا کی ہے
ہیں خم اسی در دولت پہ سب فقیر و امیر

مجال کیا جو کوئی بے ادب چلا آئے
ہیں زور و ضرب ڈرانے ہوئے شجاع و شریر

نظر کسی کی ذرا بھی ٹھہر نہیں سکتی
وہ روئے پاک درخشاں ہے مثل مہر منیر

وہ ہاتھ جسنے ہے زور ید الہی پایا
وہ صدر جو کہ ہے قرآن پاک کی تفسیر

وہ پاؤں جنسے ہے سارے جہاں میں برکت
شرف سے آپکے آگاہ ہے خدائے قدیر

قلم کو روک کے جب مجلس حق سے کر یہ دعا
وہ مستجاب کریگا کہ ہے سمیع و بصیر

جو بانی جشن کا ہے اور جتنے ہیں سامع
کہیں وہ ملکے سب آمین کبریائے قدیر

مطالبات دلی مومنوں کے بر آئیں
ترا ہو فضل و کرم ہم پہ مالک تقدیر

علیل جتنے ہیں وہ مومنین صحت پائیں
تو ہی حکیم ہے اے خالق سمیع و بصیر

تمام ملک میں پھیلا ہوا جو ہے طاعون
تو دفع کردے اسے بہر شبر و شبیر

تمہارے شہر سے ہو دور اے مرے راحم
تو ہی ہے مالک و مختار اے خدائے قدیر

الہی جلد ہو سے علے کی استوار زانی
تنگ آگئے ہیں اس قحط سے فقیر و امیر

جو کچھ دیون میں ہم سب پہ وہ ادا ہوجائے
تو عفو کردے جو ہم سے ہوئی ہو کچھ تقصیر

نہیں جو صاحب اولاد انکو دے فرزند
تو وہ بھی جشن میں حاضر ہیں بصد توقیر

ہیں جتنے صاحب دختر فراغ عقد سے پائیں | غنی ہوں جتنے ہیں محتاج ہوں فقیر امیر

ہمارے قلب کو ہر طرح کے عطا کر چین | جلیں نہ قعر جہنم میں عاشق شبیر

اس اپنے بندہ عاجز پہ رحم کر یا لک | گناہ بخش کہ تا حشر میں نہ ہو تحقیر

جواب ہے اس سے سوا ہو کرم رعایا پر | ہے تیرے ہاتھ میں دونوں جہان کی تدبیر

رہیں زمانے میں خوشحال و شاد فخر الملک | برائے حیدر کرار شاہ خیبر گیر

کہیں نہ تجھ سے تو کس سے کہیں مرے خالق | سبھوں پہ فضل و کرم کر تو ہی ہے رب قدیر

عطا ہو والی ملک دکن کو عمر خضر | کہ ہیں یہ عاشق و شیدائے شبر و شبیر

قصیدہ

در تہنیت جشن ولادت جناب ابو الفضل العباس علیہ السلام

بارگاہ بن حیدر کا خوشا اوج و حشم | پست ہے رفعت درگاہ سے عرش اعظم

مدح گو ہون مین ازل سی ہے مرا نام رقم
عید ہے آج کہ ہے چارم ماہ شعبان
آج ملجاتی ہین منہ مانگی مرادین سب کی
جشن میلاد ہے عباس دلاور کا آج
آپکی مادر ذی قدر بھی ہین نامی رتبہ
نام عباس دلاور ہے اسی نامی کا
خوف سی کیون نہ شجاعان جہان ہون لرزان
قوت حیدر کرار ہے اس صفدر مین
شعرا بیٹھے ہین مدحیہ قصائد با ادب
ایک سے ایک گلے گاتے ہین خوش ہو کر
میر باقر علی ہین سب سے زیادہ شادان
ہار پھولون کے دئے جاتے ہین سب مومنون کو
جشنے نے قند ہی ہین سب لکھ دہ ہوتے ہین دو
خوف سے تیغ فلک کانپ رہا ہے تھر تھر
آپ مشہور ہین عالم مین عزیز زہرا
آپکے نور کو تقدیم ہے کل خلقت پر
آپ ہی کے در دولت سی ہر اک پاتا ہے فیض
آپکے باپ نے دی کعبہ مین تجوف اذان
آپکے باپ ہوئے کعبہ کے اندر پیدا
کوئی کیا جانے جو اللہ نے بخشا ہی شرف
بند آپکی توصیف مین قاصر ہی زبان

فخریہ ہے کہ ہین واصف سقائے حرم
فضل معبود سے سب دور ہوئی رنج و الم
جوش پر آج ہے اللہ کا دریائے کرم
تہنیت کیلئے آئے ہین فرشتے باہم
ہے پدر حیدر کرار خدا کا ضیغم
ہے یہ مشہور جہان میں عرب فخر عجم
بازوئے شبر و شبیر یہی ہے ضیغم
سامنا کر نہ سکے جنگ مین گو ہو رستم
شادمان بیٹھے ہین درگاہ مین دیندار بہم
آج سب مومن دیندار ہے شاد و خرم
عطر کی ہوئی ہے تقسیم ہر اک سو پیہم
خوش ہین سب ہوئے ہین سب حضرت عباس کا دم
شامل حال ہے معبود حقیقی کا کرم
اسد اللہ دلاور کے بھی ہین ضیغم
جاہ کا حضرت یوسف ہی بہر آپکے ہے
آپ موجود تھے تب جب نہ تھی عدم مین آدم
بادشاہون کو میسر نہین یہ جاہ و حشم
دوش احمد پہ قدم رکھکے گرائے ہین صنم
آپکی عزت و حرمت سے آگاہ حرم
راز سے خالق اکبر کے ہی ہین محرم
ایسا ذی رتبہ نہین خلق مین خالق کی قسم

اب مدح کیجیے مداح کی از بہر خدا
گردش پائے فلک سے بھرے جور و ستم

کہہ دعا اون پہ قصیدہ کہ تمامی جس میں
عرض کرو رک عباس علی ہیں اسد

باقی خوش ہے کہ ہر آئینہ دعا لب پہ آئے
دل کو آرام ہو سب دور ہوں اندوہ و الم

[illegible]
رہیں ہم سب کے مددگار رسول اکرم

[illegible]
پیکے [illegible] سجاد امام عالم

[illegible]
مومنوں پر رہے ہر طرح کا الطاف و کرم

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب ابوالفضل العباس علیہ السلام

سرور خدا آج ہر ایک شیخ و شاب ہے
روز ولادت خلف بوتراب ہے

کسکو بیان میں [illegible] کی تاب ہے
عباس کا غناب علی کا عتاب ہے

ہو بیان سے ہیں ثنا [illegible]
جو تحت [illegible] دعا مستجاب ہے

رخ [illegible] ہیں عجب آب و تاب ہے
خورشید [illegible] نقاب ہے

چہرہ [illegible] گل کا ہے [illegible] لال
پھولا ہوا [illegible] آفتاب ہے

کیا مال باغ خلد ہے عرش بریں ہے کیا
درگاہ آپکی [illegible] جواب ہے

توصیف میں بسر ہو نہ کس طرح رات دن
فیض سخن سے منہ میں زبان کامیاب ہے

کیا بارگاہ پاک کی تنویر ہو بیان
جو برج ہے کلاہ سر آفتاب ہے

قطعہ

اللہ رے اوج بارگہ ابن مرتضیٰ
بے اذن جا سکے یہ بھلا کسکی تاب ہے

جاؤ جس رعب کہتا ہے بڑھ بڑھ کے با ادب
غافل یہ بارگاہ خلف بوتراب ہے

دیکھی ہے جب سے شمسۂ پر نور کی ضیا
خجلت سے جسکے پہلوئے سپہر آفتاب ہے

کہتے ہیں لوگ روضۂ اقدس کو دیکھکر
دنیا میں یہ بہشت بریں کا جواب ہے

اللہ ری شان و شوکت فرزند مرتضیٰ
چتر زری ہے سر پہ کہ یہ آفتاب ہے

نفرین و لعن بار ہے وہاں قدرہ عدا
دونوں جہاں میں انکا دشمن خراب ہے

کیا ہو ثنائے عارض عباس حق جمال
یہ باغ خلد کا تر و تازہ گلاب ہے

اللہ ری آبداری شمشیر باصفا
منہ دیکھلو وہ تیغ سر زفتا میں آب ہے

راکب کی اور اسپ کی کیا ہو سکے ثنا
اسوار بے عدیل فرس لاجواب ہے

کہتے تھے سونگھکر عرق جسم پاک سب
صل علےٰ پسینہ ہے یہ یا گلاب ہے

لکھی ہے مدح ساقی کوثر کے لال کی
جو حرف ہے وہ غیرت در خوش آب ہے

قطعہ

خاک دری شرف نہیں سمجھا جہان میں
خالق کا تجھ پہ لطف و کرم بے حساب ہے

بھائی حسن حسین سے ناداں ولی حق
بابا ترا وصی رسالت مآب ہے

کرسی سے عرش تک ہے ترے منبر کا مرتبہ
عرش بریں سے پست وہ تیری جناب ہے

خالق دیا ہے دوست میں دشمن پہ مرتبا
ہر ایک کا نتیجہ عجب عجب داب ہے

قطعہ

دروازہ پر سبیل ہے اور یہ بحر فیض کے
لبریز خم میں چشمۂ کوثر کا آب ہے

ہر ایک سبو ہے غیرت تسنیم و سلسبیل
ہر جام آب رشک در آفتاب ہے

عباس اپنے پیاسے ہونگے روز حشر
کیا عاصیوں کو خوف حساب و کتاب ہے

سب پر کھلا ہے حال عطا و سخا و جود
ہرگز نہیں ہے بند کبھی یہ وہ باب ہے

زنجیر دستے ہاتھوں کو اپنے کیا ہی میں
دہشت نہیں سوال نکیرین کی مجھے

نجف کا سلسلہ میں یوں دستیاب ہے
مداح بو تراب ہی حاضر جواب ہے

سرکار سے ملیگا صلہ مدح کا ضرور
جعفر حسین اسقدر تجھے کیوں اضطراب ہے

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب ابوالفضل العباس علیہ السلام

تولد آج ہے دنیا میں عباس دلاور کا
حشم ظاہر ہے سب پر بارگاہ ابن حیدر کا
شگفتہ ہیں گلستان سرخ ہی پھول گل تر کا
نشاط میں چمن پھولوں کی کلیان کھلتی جاتی ہیں
عنادل نغمہ گل پر نغمہ زن ہیں ہر سو قمری
وفور شادمانی ہے کہ دریا موج خیز ہی پر
عروس آسمان پہنے ہوئے ہی خلعت انجم
ملائک میں ہے برپا آپکے میلاد کی دھوما
جہان میں شادمیں خیبر الور اختر شید میں سرا
حسین ابن علی کا قوت بازو ہی خوش خود
وہ غازی جسنے کی سقائی اہل بیت سرور
سمجھتے ہیں انہیں سبط پیمبر جان و دل اپنا
تبرک جو رخشان کو ہے تقدیر اصفدر [illegible]

قصیدہ لکھ رہے مداح و ذاکر ابن حیدر کا
قوی بازو ہوا آفاق میں [illegible]
کسا جو اکثر [illegible] عالم ہے [illegible] کا
بہار افزا ہے تختہ [illegible] کا
قدم [illegible] کا
[illegible] خرمی ہے [illegible]
[illegible] زیور [illegible] ماہ منور کا
[illegible] کا
بیان گل [illegible] کا
جگر ہے حضرت ام البنین [illegible] حیدر کا
وہ صفدر [illegible] کا
[illegible]
[illegible]

ملک آتے ہیں بہر طوف اوس قصر معلی میں ... شرف ظاہر ہے سب پر بارگاہ ابن حیدر کا
زہے دربار عباس دلاور واہ ری رفعت ... اسی کی [illegible] عرش منور کا
نظر کی سرحد خلق آپکے صدقہ میں ہی حاصل ... کہیں میں شاہی شاہوں ہی گدا ہی جو کہ اوس در کا
خیال عارض عباس غازی نے جلا دی ہے ... مری پہلو میں دل ہے یا کہ آئینہ سکندر کا
جہاں میں آج مداحی کا رتبہ مجھکو ہی حاصل ... ستارا اوج پر ہے آجکل اپنے مقدر کا
ید بیضا آپکے را حم زمانہ میں کوئی کب ہے ... نہیں مخفی کسی پر سانحہ بازو کہونے کا

قطعہ

ہوئے جب دلاور سے صحب سب مست بیٹھے میں ... سبو ہوتے ہیں خالی چل رہا ہے دور ساغر کا
چھلکتا ہے آج بزم عیش میں مدح کو ہی ساقی ... پیالے جام دی صدقہ تسنیم حوض کوثر کا
تعجب ہے کلیجے کانپتے ہیں رعب سے ان کے ... [illegible] دلبر کا
جہاں میں جیکہ آتش [illegible] گرا کو اوج ہی حاصل ... نہ دارا کی وہ شوکت ہے نہ وہ رتبہ ہے قیصر کا
رخ عباس غازی کی چمک از بس کہ ہی افزوں ... اسی خجلت سے منہ زرد ہے طرف مہر
لب و دندان صفدر کو بھلا نسبت ہے کسی دون ... یہاں ہی لعل کی کیا اصل کیا رتبہ ہے گوہر کا
بدخشاں میں چھپا ہے ایک کو ہو نا صدف میں ہے ... یہ اک پانی کا قطرہ ہے وہ اک ٹکڑا ہے پتھر کا
دماغ جان پھر کیوں نہ ہوا پنا دم فکرت ... اگر شب بھر یہاں [illegible] آئی زلف عنبر کا
مہ و خورشید نے [illegible] سارے سی ضیا پائی ... جہاں میں نور پھیلا [illegible] رخ منور کا
علی کی شان شوکت آپکے رخ سے نمایاں ہے ... حسام برق وش تیغ کاٹ ہی تیغ دو سر کا
دم جولان نظر آتا ہمیں [illegible] قدرت ... گمان ہوتا ہی اسپ شیر پر [illegible] حیدر کا

قطعہ

سبیلیں جابجا میں پیاس سے ابہی بجھائے سقا ... جہاں میں ہے جا بجا جنگ ہے ابن حیدر

کٹوروں کو سجاتے ہین ہم سنتے یہہ کہہ کہکر
مزہ اس آب مین ہے سلسبیل و حوض کوثر کا

جو مدح حضرت عباس مین تکرار کی مین نے
زبان کو ذائقہ حاصل ہوا قند مکرر کا

جہان مین آپکی مدح و ثنا کیا کر سکے کوئی
وہ رتبا انکو نہین حاصل جو رتبہ ہے قنبر کا

کنیزین آپکے گہر کی غنی ہین دولت دین سے
خیال آیا نہ بہولے سے کبہی فغفوری کا

دعا پر اب قصیدہ ختم کر جرخلیس خوش ہوکر
کہ تو ہی ذاکر و مداح عباس دلاور کا

ترا اب قرض بہی ہوگا ادا تشویش بیجا ہے
نہ چہوٹنے پائے دامن ہاتہہ سے فرزند حیدر کا

جو مومن جمع ہین اس جشن مین وہ سب ہین شاد اے شہ
ہر اک عاشق علی کا ہے ہر اک شیدا پیمبر کا

بر آئین بخدا اسکا روا لاکہ مطالب سب
بنے بگڑا ہوا ہر کام صدقہ ابن حیدر کا

غم دنیا نہ ہو کوئی عطا عمر طبیعی ہو
فزون ہو دولت و اقبال صدقہ ابن حیدر کا

ہے جتنا قرض ہو جائے ادا اے خالق اکبر
تہی دستی ہو فوراً دور صدقہ ابن حیدر کا

ہمیشہ سلسلہ جاری رہے اس مدح خوانی کا
جہان مین جشن ہوتا ہی رہے فرزند حیدر کا

جو بانی جشن کا ہے اوسکے بر آئین دلی مطلب
بر آئے حضرت زہرا تصدق ابن حیدر کا

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب ابو الفضل العباس علیہ السلام

وصف عباس کیا کرتے ہین
جشن کے روز رہا کرتے ہین

جبکہ ہم مدح و ثنا کرتے ہین
سب ملک وجد کیا کرتے ہین

انکی جو مدح و ثنا کرتے ہین
گہر وہ جنت مین بنا کرتے ہین

بازوے شہ کی ثنا کرتے ہین
زاد رہ جمع کیا کرتے ہین

ابن حیدر کی ثنا کرتے ہین
عمل نیک کیا کرتے ہین

جو سخندان کی ثنا کرتے ہین
چاہ مین غرق رہا کرتے ہین

ہو نگا فی نہین تقصیر معاف ۔۔۔ صفت زلف دوتا کرتے ہین
لیے شمشاد کی دیکھی ہے جو چال ۔۔۔ یا گل سرو رہا کرتے ہین
تجھ سے روز گل باغ جنان ۔۔۔ یا ان سکے پھولون بسا کرتے ہین
ملتی آتی ہین مرادین اس جا ۔۔۔ سے چلتے بندہ بندگے کہلا کرتے ہین
ہے یہ پر نور نشان کف پا ۔۔۔ مہہ و خور کسب ضیا کرتے ہین
جشن مولود مبارک ہے جو آج ۔۔۔ ابن حیدر کی ثنا کرتے ہین
تجھ سے آکے سلاطین جہان ۔۔۔ آستان بوس ہوا کرتے ہین
ادن یہ کھلجائین نہ کیون باب قبول ۔۔۔ جو لہ روضے ہین دعا کرتے ہین
وصف عباس جو کرتے ہین رقم ۔۔۔ دل سے شبیر ہین جا کرتے ہین
دور ہے تجھسے نہین سقائے حرم ۔۔۔ انہین آنکھون ہین رہا کرتے ہین
روز آکر مہہ و خور شام و سحر ۔۔۔ آنکھین شمسے سے ملا کرتے ہین
ہیر یاور علی نیک خصال ۔۔۔ جشن مولود کیا کرتے ہین
دور و نزدیک سے آآکے یہان ۔۔۔ مومنین جمع ہوا کرتے ہین
ہے یہ درگاہ جناب عباس ۔۔۔ سب اسی در پہ جھکا کرتے ہین
شاد ہوتے ہین نہایت دیندار ۔۔۔ زیب تن سرخ قبا کرتے ہین
نظم کر کر کے قصاید مداح ۔۔۔ با ادب آکے پڑہا کرتے ہین
وہ جگہون ہین حسین ابن عباس ۔۔۔ قلب دشمن ہین بہی جا کرتے ہین
مئے الفت سے جو مخمور ہین ہم ۔۔۔ رشک زہاد کیا کرتے ہین
نہین گلگشت جلوخانے کی ۔۔۔ سیر فردوس علا کرتے ہین
جو سر تیغ زبان کیون نہ کھلین ۔۔۔ تیغ صفدر کی ثنا کرتے ہین
نام پر حضرت عباس کے ہم ۔۔۔ ال کیا جان فدا کرتے ہین

اوس سے اللہ بھی خوش ہوتا ہے
جس پہ یہ لطف و عطا کرتے ہیں

تیز رو کیوں نہ ہو خامہ اپنا
سرعت اسپ لکھا کرتے ہیں

پھیلی ہے بوئے اگر صحبت میں
عطر ہیں لوگ بسا کرتے ہیں

قطعہ

زلف کو کہتے ہیں سنبل شعرا
سچ تو یہ ہے کہ برا کرتے ہیں

مشک سے دیتے ہیں نسبت جو لوگ
میرے نزدیک خطا کرتے ہیں

بادہ نوشان محبت انکے
خم کے خم روز پیا کرتے ہیں

صاحب کشف و کرامت ہیں آپ
مس کو چھو کر سے طلا کرتے ہیں

شمع مرقد کے پتنگے ہر شب
بنکے طاؤس اوڑا کرتے ہیں

اپنے جرجیس کی کیجئے امداد
اب بہت رنج رہا کرتے ہیں

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب ابو الفضل العباس سلام اللہ علیہ

آج رہ رہ کے غضب ڈھاتی ہی پیاری جوبن
انتہا کا ہے حسینان جہان پر جوبن

شان معبود کی چہروں سی نظر آتی ہے
کسی معشوق حسین کی نہ کمر ہے نہ دہن

ناز و انداز و کرشمے سے جو کرتے ہیں نظر
پار ہوتی ہے کلیجوں کے مژہ کی سوزن

جسم نازک میں عجب نور کی پوشاکیں ہیں
آجکل رہتے ہیں نکھرے ہوئے خوبان چمن

ہر گلی کوچہ ہے رشک روش باغ جناں
ہر مکان قصر جواہر سے سوا ہے روشن

بالیون سے در و دیوار کی چھنتا ہے نور
مثل خورشید چمکتا ہے ایک ایک روزن

نظر آتا ہے سراپا جبین
نور کے تاج ہین اور نور کے ہین پیراہن

ہاتھ پاؤن مین تو مہندی ہی بدن مین خوشبو
ناز و انداز سے بیٹھے ہوئے ہین سبکے دولہن

بو جہتے بالیون کے کان پھٹے پڑتے ہین
نورتن بازو پہ ہاتھون مین جڑاؤ کنگن

عکس کس طرح کا جب چہرے پہ پڑ جاتا ہے
رنگ اسطرح دمکتے ہین کہ جیسے کندن

کبھی دیکھا نہین یون باغ جہان کو گلزار
قابل دید ہے امسال تماشائے چمن

سیکڑے اقبال سے جو نخل ہے بار آور ہے
کثرت گل کے سبب تنگ ہوا ہے صحن چمن

جس طرف دیکھو چنبیلی کے لپٹے مین تختے
بو جھکے مارے پھٹی پڑتی ہی شاخ سوسن

فاختہ سرو پہ کوکو کی صدا دیتی ہے
چہچہاتے ہین سر اک نخل پہ مرغان چمن

بلبلین شاداب جوش چہچہے مین ملکے
کتنے زہ رنگ کے اکڑتے ہین بہم سرو چمن

جسطرف دیکھیے چھایا ہوا ہے ابر بہار
یون برستا ہے کہ جسطرح سے برسی ساون

صورت آئینہ حیران ہوا مین اپنی جگہہ
کبھی دیکھا تھا نہ زنہار جو یہ حسن چمن

فکر تھی دل مین کہ یہ کونسا ہے دور طرب
کیون سے گل کی ہے آمد کہ یہ ہی زیب چمن

کس لیے آج گلے ملتے ہین سب ہنس ہنس کے
رنگ برنگ کی پوشاکین ہین کیون زیب بدن

کونسے جشن کا یہ روز ہے معلوم نہین
کونسی عید ہی جو ہی یہ سر اک گل پہ پھبن

تھی یہی فکر کہ دی ہاتف غیبی نے صدا
سجدہ شکر بجا لاؤ کہ یہ ہے فعل حسن

ہے تعجب کی جگہہ یہ کہ نہین تجھکو خبر
آج پیدا ہوا ہے ابن شہ قلعہ شکن

ماہ شعبان معظم کی یہ چوتھی شب ہے
مولد بازوئے سرور سے جہان ہی روشن

کسطرح ہو نہ زمین فیض قدم سے سرسبز
کسطرح ہون نہ شگفتہ گل نسرین و سمن

شکر کی جا ہے کہ آفاق مین پیدا ہوا آج
بازوئے سبط نبی یا ابن شہنشاہ زمن

سنکے یہ مژدہ جانبخش مسرت جو ہوئی
دل سے بس محو ہوئی سب ستم چرخ کہن

دھیان آیا کہ کروں مدح و ثنا کچھ میں بھی — دور سے آئی ہیں اس جشن میں عشاق سخن
پڑھ قصیدہ کہ کرے وجد ہر اک اہل زبان — کھلے آج ہے شیشے کی طرح سینہ و دہن
ساقیا ہاں قدح بادۂ گلفام پلا — رنگ کہلائی جوانی کا مری مشق سخن
پھر حق ساغر گلرنگ لگا دی منہ سے — جسکے پینے سے معطر ہو مرا کام و دہن
نشۂ حب علی سے یہ بڑے کیفیت — کہ ہر اک شعر سے اثبات ہو بیاختہ حسن
خم کے خم بھی جو پلا دے تو نہ ہوئے سیری — دیکھکر جسکو ہوں کل رند و تکے بھی لٹ پن
جتنے منصف ہیں وہ ہیں سکے یہی کہتے ہیں — یہ قصیدہ ہے بہ از مثنوی میر حسن
بزم مشتاق ہے جبر جلیس بس اب پڑھکر — پڑھ وہ مطلع کہ ہو سر قلب سخنور روشن

مطلع

اوج پر ہے جو بہار چمنستان سخن — فیض مدح گل حیدر سے معطر ہے دہن
یہ دل و جان علی ابن ابی طالب ہیں — ہیں یہی روح حسین ابن علی جان حسن
کیوں نہ ہو مصحف ناطق کہ یہ ہیں نور نظر — گفتگو شستہ و رفتہ ہی نہیں اسمیں سخن
نہیں ملجاتی ہیں منہ مانگی مرادیں سبکی — یہی سرکار مبارک ہے ہر اک کا مامن
فیض پاتا ہے ہر اک شخص انہیں کے در سے — آشتانے پہ زمانے کی جھکی ہے گردن
کبھی خالی نہیں اس در سے پھری ہیں سایل — بھر گئے ہیں گل امید سے جیب و دامن
ہے عجب شان سراپائی جری ابن جری — کھنگئے دل ہیں عدو دیکھکے ابرو کی شکن
آنکھہ خورشید درخشاں کی جھکی جاتی ہے — رخ گلرنگ نے پایا ہے وہ زنگ و رغن
چہرہ صاف و منور ہیں ضیا ہے ایسی — زنگ ہی مہر مبین دیکھکے رو ٹلے روشن
گیسوی پاک کی خوشبو سے بسے رہتے ہیں — چین وما چین و حلب تبت و تاتار و ختن
عنبر و عود و گر ہیچ ہیں اس کے آگے — نہیں خالی ہی خطا سے جو کہیں مشک ختن

جتنے دینار ہین چاہ مین ڈوبے ہوئے ہین
فربہی سونگھکے ہوتی ہے وہی سیب ذقن

منہ ہے کسکا جو کہے مدح و ثنائے صفدر
واقعی نور کے سانچے مین ڈھلی ہے گردن

سینہ ہے نور کا گنجینہ منور ہے قلب
جسمین ہے الفت محبوب خدائے ذوالمن

ہاتھ مین زور ید اللہ ہے پاؤن مین ثبات
قد و قامت مین ہین مانند شہ قلعہ شکن

ہین نبی راز الہی تو یہ انکے دل و جان
کسطرح آئے نظر سایہ بھی ہے جزو بدن

وقت امداد ہے اب بازوی سرور مددی
پھر سے جور و ستم کرنے لگا چرخ کہن

کسلئے ہاتھون کو پھیلاؤن کسی کے آگے
دولت دین سے ہے مملو مرا جیب و دامن

کسی منزل کو ہم دستان مین لائے نہین
کس سے جھکتے ہین غلامان شہ قلعہ شکن

فضل حق سے کسی نعمت کی نہین ہے پروا
پاؤن پھیلے ہوئے ہین جب سے سمٹا دامن

حشر تک خلق مین سرسبز رہے اپنا کلام
کبھی کم ہو نہ بہار چمنستان سخن

کیا سبب ہے کہ جو مداح ہے غافل ہین حضور
تنگدستی کے سبب کرتا ہون آہ و شیون

جبتلک زلف [illegible] آفاق مین آرام سے
دور ہون بار الہا مری سب رنج و محن

ارزو یہ ہے کہ جب خلق سے جنت کو چلے
کربلا [illegible]

نہوا مین باغ مین یارب گذر باد خزان
حشر تک خلق مین سرسبز رہے ملک دکن

بانی بزم کا ہر مطلب و مقصد بر آئے
بطفیل شہ ابرار شہنشاہ زمن

مومنین جتنے ہین اس جشن مبارک مین شریک
شاد و سرسبز رہین کوئی نہ ہو رنج و محن

جو ہین مفلوک او نہین دولت کونین ملے
[illegible]

لاولد جتنے ہین اون سبکو عطا ہو اولاد
نام خورشید درخشان سے سوا ہو روشن

قرضدار ونکے بھی سب قرض ادا ہون امسال
کوئی غم ہو نہ بجز ماتم سردار زمن

میرے سرکار ہین خلق مین خوشحال رہین
پاس انکے کبھی آئے نہ غم و رنج و محن

اپنے بچون کے رہین سر پہ سلامت حضور
پر رہین دولت کونین سے جیب و دامن

دیکھتے ہیں مجھے جب کرتے ہیں اکرام سوا
سال آئندہ ہو پھر جشن علمدار جری

اسکے اعداد جہان نام رکھا انکا روشن
پھر قصیدہ کروں میں نظم بوجہ احسن

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب ابوالفضل العباس علیہ السلام

سنتا ہے اک قصیدہ ... و فصیح درکار — ایسا جھکا دے ساقی یہ زید بھی ہو سرشار
ایسا جہاں بھر میں کوئی نہیں جگردار — عباس نامور ہے شبیر کا علمدار
درگاہ میں ہیں حاضر ہر سمت بیں ہیں — ہیں آج شاد و خنداں مردان نیک کردار
عباس نامور کی توصیف ہی ہے مشکل — حیدر کا ہے دل و جان بازوئے شاہ ابرار
شانوں کو چوم کر یہ کہتے ہیں شاہ مرداں — آفاق میں نہیں ہے عباس سا وفادار
صل علی کے نعرے ... ہیں سب کے لب پر — مفتی نہیں ہے ملتے ہیں آج شاد بیدار
کیوں دشمنان سرور ... رہوں نہ ... — جب آگیا بہادر ہو گئے سپاہ سالار
اوس وقت کربلا میں ہو جائے گا تلاطم — اوس وقت کی ہونگی ندی پر سکی جب یہ تلوار
ایسا ہے کربلا میں سارے ملاں ماہی — ایسا جہاں بھر میں کوئی نہیں جگردار
جب یہ دلیر پہنچا اوازدی کہ نکلو — گو شور ہیں کیوں چھپے ہیں سب لعین ... کہاں
نصرت کرینگے شہ کی اٹھا ... ہے ہوا تے — ہیں جری جو موت نکلے وہی جگردار
تک سکینہ پھرلوں مشکوں ... یہی ہے — خالق کی شان سے ... پانی پہ ہے تکرار
آئے نہ راستے پر اتنا دلیں سمجھے — دونوں جہاں کے ہم مالک ہیں اور مختار
... زبان کو بدلو یہ جشن کا ہی دن — مجلس میں پڑھنا انکو محفل میں پڑھنے اشعار
... تے ہیں ہیں اور ہار ہیں گلے میں — ... کے ہیں ... سرخ رخسار
... سارے آئے ہیں تہنیت کو — ام البنین ہیں شاداں خنداں ہیں شاہ ابرار

گلزار و سراب تو بالکل لٹا ہوا ہے — ور ظرف سے اسدم تنا خوب ہوئی ہیں
جو کچھ دعا کریں ہم ہے مستجاب اسدم — جز جلیس نابک سے وہ کچھ ہوچکے ہیں
پروردگار عالم مومن ہلاک ہیں سب — غلہ نہیں ہے ارزان ہم سب ہیں نادار
کر رحم ہم سبھوں پر اے خالق دو عالم — طاعون دفع ہو گا اور دو سبھوں سے آزار
تو چاہے گر تو دم میں ساری مرض زائل — وہ سکے سب غنی ہوں مومن ہیں جتنے نادار
تیرے سوا کسی سے کیوں التجا کریں ہم — پائیں شفا جو کاہل عالم میں ہیں جو بیمار
ہم تو ہیں پر معاصی ننگ اسمیں کچھ نہیں ہے — سب جرم عفو کر دے تیرا ہے نام غفار
تو ہے دلو نیہ قادر ہے اختیار تجھکو — اولاد جسکی یہ ہے ہوئے وہ نیک رفتار
گو راہ کھلگئی ہے پر بے زری ہے مانع — ہاں کربلا کی دوری ہے سخت دشوار
کسکی کروں شکایت ہیں یار آتش کے — تجھ پر ہیں سہل وہ بھی جتنے ہیں امر دشوار
تجھ پر نہیں ہے مشکل ہے امر صعب آسان — تو بخشدے الہی ہم ہیں بڑے گنہگار
ہے تیرے ہاتھ میں سب تجھمیں ہے ایسی قدرت — اس گلشن جہاں میں جز جلیس ہو گیا خار
پیری کا وقت آیا سب جھڑ گئے حرف میں — تو چاہے گر تو دم میں پھر ہو گرم بازار
سرکار کا زیادہ اوج و حشم ہو یا رب — تیرا ہی دو جہاں میں فضل و کرم ہے درکار

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب ابوالفضل العباس علیہ السلام

ہوئے دنیا میں جو عباس دلاور پیدا — پڑ گیا غل کہ ہوا ثانی حیدر پیدا
زور کیوں بازوؤں میں ہو نہ سراسر پیدا — ہوا سبطین محمد کا برادر پیدا
شور تھا جبکہ ہوا دلبر حیدر پیدا — لشکر فتح و ظفر کا ہوا افسر پیدا
ہوئے آفاق میں عباس دلاور پیدا — سبط احمد کا ہوا زینت لشکر پیدا

آبرو بڑھ گئی گوہر نے عزت پائی
صدف بحر شرف کا ہوا گوہر پیدا

جوش زن ہو گئی خلاق زمن کی رحمت
ہوا حیدر خلف ساقی کوثر پیدا

پسر ضیغم یزدان کی جو ہے مدح رقم
ہے مرے ہر شعر سے ہے رعب غضنفر پیدا

موجہ بحر ملاحت جو عرق افشان ہو
ہو عرق عارض رنگین میں ہوں گوہر پیدا

گل حیدر کے جو ہو مدنظر زر بخشی
غنچہ مدح سے ہو جائے ابھی زر پیدا

طبع نے چاہ زنخدان میں جو غوطہ مارا
کئے دم بھر میں مضامین کے گوہر پیدا

مدح سلک در دندان میں جو موتی رولے
بیت کے نقطوں میں سب ہو گئے گوہر پیدا

تیغ جرار کی مدحت کا جو پڑ جائے اثر
ابھی شمشیر فصاحت میں ہوں جوہر پیدا

منبع آب ہے پیش در دندان حضور
ابر ہو لاکھ کریں بحر میں گوہر پیدا

جسکی خاطر سے ہوئی رجعت خورشید مبین
اوس قمروش کے مکان میں ہوا اختر پیدا

عکس رخسار منور کا جو ظلمت میں پڑے
طرفۃ العین میں جلوہ ہو وہاں پر پیدا

ہمسری نور سے اللہ کے توبہ توبہ
ایسی طلعت تو کرے خسرو خاور پیدا

نظر غیظ سے اوس ماہ نے دیکھا شاید
تھرتھری کیون ہوئی ای خسرو خاور پیدا

آجتک خلق خدا میں نہوا پھر ایسا
صف شکن شیر فگن اشجع و صفدر پیدا

کیا سبک سیر ہے شبدیز جناب عباس
اسکے قدموں کی ہوا سے ہوئی صرصر پیدا

ہے یہ تائید علمدار حسین ابن علیؑ
دل میں ہوتے ہیں مضامین کے جو لشکر پیدا

قطعہ

چوم کر بھائی کے شانوں کو یہ کہتے ہیں حسین
شکر خالق کہ ہوا زینت لشکر پیدا

ہے ابیلا مرا شیدا مرا بھائی عاشق
ہے مرا حمزہ ہوا پیدا مرا جعفر پیدا

ہے وہ ناگن اسد شیر خدا کی تلوار
جسکے کاٹے کا جہان میں نہو منتر پیدا

کاکل ابن علی میں ہے اثر نافہ کا
عارض شمع سے ہے بوئے گل تر پیدا

پھر چڑھے ہے گر کوئی سرکش تو سزا ئین پائے
ابھی ابرو کے نیاموں سے ہوں خنجر پیدا

لیس حیدر صفدر کی جو پلکین ہلجائین
دل حسّاد کی دیواروں مین ہون در پیدا

کلیون نہ پڑ جائے تباہی مین جہاز کفار
قلزم دین کا ہوا آج شناور پیدا

فقط رنج سے ہم سبکی رہائی ہوگی
کہ ہوا ہے پسر فاتح خیبر پیدا

ابروئے پاک کا مضمون بھی سربستہ ہے
مردم چشم نے کی تیغ دو پیکر پیدا

پار بیڑے ہوئے جاتے ہین نہ گھبرا اے دل
کشتی بحر کرم کا ہوا لنگر پیدا

پیدا اثر حق نے دیا تیری زبان مین مولا
حکم نافذ ہو تو پسر جا بہ ہون گوہر پیدا

مشتعل اور کرے تیرے عدو کی جا پر
ہوا اسواسطے آتش مین سمندر پیدا

زلف معنون کے اک خمکی بھی تعریف ہو
لاکھ پیچیدہ مضامین ہون نہ شہپر پیدا

گر یہ صورت گر عالم کا دلی قصد کرے
پنجۂ عصفور سے ہون باز و کبوتر پیدا

منقلب کون و مکان کو جو کرے حکم جناب
چرخ بر فرش ہوون اور خاک پہ اختر پیدا

لب دندان کی ثنا مین جو ہو تکرار لکھی
ہو سخن مین مزہ قند مکرر پیدا

آپکے دامن دولت مین چھپا ہے خورشید
در رو آنکھون مین ہویا شہ صفدر پیدا

قصیدہ در تہنیت جشن ولادت جناب امام محمد باقر علیہ السلام

پیدا ہوئے محمد باقر شہ زمان
انس و جن و ملک سبھی ہین ہمہ تن شادمان

ہے جو دو نام محمد ہے آپ کا
ظاہر ہے رخ سے شان خداوند دو جہان

کنیت ہے آپکی ابو جعفر بھی لاکلام
باقر لقب ہے آپکا مشہور دو جہان

پہلی رجب کی تھی وہ دوشنبہ کا روز تھا
جب پانچوین امام ہوئے خلق مین عیان

اور کچھ محققین کا اک قول یہ بھی ہے
بعضون نے یہ لکھا ہے کہ سلخ صفر تھی وہ
مولد سے ایکا سن پنجاہ و ہفت ہین
کیون اوج عین نہ عرش سے پایہ زیادہ ہو
دو بیبیان فقط تہین ہمارے امام کی
پنجاہ و ہفت سال تہا ہجری حساب سے
پنجاہ و ہفت سال کی عمر شریف تہی
رتبہ و جلال حیدر کرار کا ہے سب
پوتے حسین کے ہین نواسے حسن کے ہین
سجاد کے پسر ہین پدر سات امام کے
مان ام فروہ آپکی ہین نیک پارسا
ہو آپ ہی ہین شگافتہ عقدہ علوم
پیدل ہی حج کئے ہین کئی بار آپ نے
دریائے حلم فیض رسان معدن کرم
ملے یہ میر آپ ہین اب کچھ نہین ہراس
حق کی ہمیشہ خلق مین امداد ہوتی ہے
دعوی نہین ہے کہنے کا کچھ نظم کرنے مین
جب جلیس کیون نہ جوش ہی دل کہولکر تو پڑہ
ادنی سا ایک مین ہی ثنا خوان ہون شاہ کا
عجب غرور کچھ نہین کچھ تعلّی نہین
دعوی ہو جسکو آج وہ اس معرکے مین آئے

ہشتم صفر کی تہی جو ہوئے دہر مین عیان
پیدا ہوئے جو شہر مین سلطان انس و جان
ہین جان خمسہ نجبا آپ بے گمان
پیدا ہوئے مدینہ مین سلطان انس و جان
اولاد مین صرف سات تہین چہہ ہماری جہان
تشریف لائے دہر مین جب شاہ انس و جان
مین بہی نثار و فدا ہیرے باپ مان
ٹہرائے جس نے چرخ وہ حاصل ہے آن بان
سب پر حسب نسب کا ہی احوال ہی عیان
جو انکا شرف ہے کسی سے نہین نہان
خلقے پدر حسن ہین سب کہین ہین ثنا گیان
دنیا مین آپ کارشتہ دین کے نشان
تہے قانع رضائے خدا و بدر دوجہان
مدحت کرون حضور کی کیا منہ ہے کیا زبان
فیض ثنائے شہ سے مری جیتہ کلی کہان
لکہوان بہیکا سیٹہا سے اچہی ہی بہر دکان
تجہکو بہی دی ہے خالق کونین نے زبان
مین جمع جتنے آج یہ بین بیرے مہربان
سب لوگ خوب کہتے ہین لاریب بیگمان
ہے فخر بس یہی کہ ہون مولا کا مدح خوان
دیکہون تو کون لیتا ہے واصف کا امتحان

تبتک جشن کے مدح کرینگے حضور کی
محشر تلک رہیگی شگفتہ یہ بوستان

قضا خدا سے کب ہوئے محتاج نظم کے
مجھکو بھی دی ہے خالق کونین نے زبان

جلسے میں جمع آج وہ سب خوشخصال ہیں
زینت ہیں بزم جشن کی سب کہ و مہ و جوان

مسرور و شاد کام ہر اک خوش لقا ہے آج
ہر شخص ہے ثنا کے شہ دین میں تر زبان

مطلع

جودت ہی ذہن میں نہ مری طبع ہی روان
پر ہمیشہ کا مدح خوان ہی ہوں اب سب اہل قدردان

اے شان کبریا ہے عجب نور کی سحر
سب شجر و ثمر بھی ہیں خوش گلو زبان

ہیں زیب تن ہر اک کے لباس گران بہا
ہے گلشن جہان کی افزون تر شکوہ و شان

اے ساقی خجستہ لقا آ دے شراب
جلدی چکھا دے آج کہ دینا ہے امتحان

پیدا ہوئے ہیں آج مرے پانچوین امام
مجھکو قصیدہ پڑھکے سنانا ہے اب یہان

مجھ رند کو چکھا دے ترے خم کی خیر ہو
روز قیام تک تری چلتی رہے دکان

ہے دور دورہ پانچوین ہادی کا دہر میں
پیہم چھپا کی آنے سے دلتی ہیں پیلیان

یہ مے ہے دشمنان علی کے لیے حرام
فردوس کی شراب ہے ہم سب ہیں شادمان

کہنہ شراب دے کہ یہ مداح بھی ہے پیر
دنیا کی مے کو پیتے رہیں وہ جو ہیں جوان

صدقے میں آل پاک کے مجھکو چکھا دیا
کس منہ سے اونکی مدح و ثنا کر سکون بیان

اب مدح امام میں عرصہ نہیں ہے کچھ
نزدیک ہے ولادت سلطان انس و جان

کیا منہ جو مجھسے ہو سکے توصیف آپکی
سب سے سوا شکوہ ہے سب سے سوا ہے شان

رونق نئی ہے باغ جہان کی نئی فضا
سرشار ہی سے وصف میں مولا کے تر زبان

مولد ہے آپکا سن پنجاہ و ہفت میں
خم ہیں سلام کیلیے پھولون کی ڈالیان

پنجم امام آئے ہیں جہان میں ہزار شکر
تعظیم کو اوٹھیں وہ جو موجود ہیں یہان

لازم ہے بلند ہوں اب نعرۂ درود
جتنی کہ ہو ثنا و صفت کم سے کم ہے وہ
حضرت کو بھی حصول ہیں سب فضیلتیں بھی
اُترے ہیں آسمان سے ملک بہر دید شاہ
جنکے دیدار کے بغیر نہیں کوئی بشر
آئے ہیں تہنیت کیلئے خلد سے ملک
پیدا ہوئے ہیں آپ ہیں اللہ رے شرف
دونوں جہان ہیں تحت حکومت جناب کے
کیا لیا [illegible] کہ دن [illegible]
[illegible]
[illegible] کیا کون پہونچے ہیں [illegible]
[illegible] اُنکی طرف [illegible]
[illegible] مطلب
[illegible]
تھے دل سے [illegible] انہوں نے تو پھیری نگاہ
[illegible] شاہ [illegible]
ہو جائے آل شارہ تو ہوں ظلم و جور کم
ہے عمر شصت سال کی نزدیک ہے اجل
بہتر یہیں ختم کرے قصیدہ قلم کو روک
جنت میں جلوہ گر ہیں جو آمین سب کہیں
بانی بزم شاہ کے مطلب دلی بر آئیں

باہم معانقے کریں ہو ہو کے شادمان
ہیں آپ ہی کے واسطے ساری یہ خوبیاں
پہنچے ہیں جب حضور کے تا عرش لامکان
حوریں لئے ہیں ہاتھ میں گلدستہ جنان
مولا کو جو کہ دی ہے خدا نے شکوہ شان
ہے زیر آسمان کچھ عجیب نور کا سمان
ہیں آپ ہی تو فاطمہ زہرا کی روح و جان
اب خوف کچھ نہیں کہ ہیں مولا ہی حکمران
معلوم سب ہے آپکو کیا حاجت بیان
ہر چند و شب ستاتے ہیں بے رحم و بدگمان
یا شاہ دین مرے جگر و قلب میں کہاں
رنج کے بعد میری خبر لیجیو ہاں
ہم اوسکے فضل سے نہیں محتاج آب و نان
اسکے ہی حکم سے ہیں پرستار باپ ماں
دل چاک چاک ہو رہا ہے صورت کمان
لب پر ہے میرے آٹھ پہر نالہ و فغان
پھرتا ہوں زیر چرخ برین میں رواں دواں
اب تو بہار زیست بھی ہونیکو ہے خزان
کرا ہے دعا خدا سے کہ اے خالق جہان
میں ہوں گنہگار یہ خالق ہے مہربان
یہ عمر بھر رہیں تہہ افلاک شادمان

جا فرش پہ جتنے ہیں بزم میں خوشحال وہ رہیں — سبکو عذاب نار سقر سے ملے امان
مقروض جو ہیں خلق میں فکر ادا سے ہون — مالک مری یہ بیت ہیں دنیا میں شادمان
بیمار جتنے ہیں وہ شفایاب جلد ہون — امراض ساری دفع ہون ای خالق جہان
طاعون اور بخار سے سب لوگ ہیں ہلاک — دہشت ہے اس مرض کی ہیں سب اس سے حیران
فاقون کے مارے مرتی ہے مخلوق ای رحیم — ارزانی کا ہو حکم کہ غلہ بھی ہے گران
ہم سب گناہگارون کو تو بخش اے کریم — تجھسا رحیم کون ہے اے خالق زمان
جو مر گئے ہیں انکے گناہون کو بخش دے — جنت میں ہم سبھون کو ملین خوشنما مکان
جو اولاد ہیں اونکو عطا نور عین ہون — جس سے کہ اون سبھون کے رہین خلق مین نشان
مدح خدا کا سلسلہ جاری رہے مدام — اس کام ہی مین چلتی رہے عمر بھر زبان
بڑھتی رہے محبت اولاد مرتضیٰ — کرتے رہیں اطاعت معبود دو جہان
سب جانتے ہیں تو ہی غفور الرحیم ہے — تیری ہے ذات پاک مددگار بیکسان
اعمال تو ہمارے نہیں قابل قبول — آل نبی کے صدقے میں بخشیگا ذو الزمان
مولا مرے لحد مین نہ ہو سختی فشار — آقا بروز حشر سقر سے ملے امان
سرکار نامدار کی سرسبز و سبز آئے — فرزند انکے شاد رہیں تا بقائے زمان

قصیدہ در تہنیت ولادت امام محمد باقر علیہ السلام

مژدہ باد ای دل امام مخمین پیدا ہوا — خلق میں فرزند زین العابدین پیدا ہوا
شور ہے افلاک تک کا جانشین پیدا ہوا — وارث میراث ختم المرسلین پیدا ہوا
زینت کاشانہ خلد برین پیدا ہوا — ناز کرتا ہے مکان ایسا مکین پیدا ہوا
کیون نہ فخر یہ ملک آنکھیں ملیں اس پاؤن پہ — نور عین مرشد روح الامین پیدا ہوا

کامرانی جسنے خدائی کی وہ صاحب دم ہوا
راز دار خالق جان آفرین پیدا ہوا

مدح سے فخریہ ہوتی ہے مدینہ کی زمین
دیکھ جسکی ہے بہشت عرش برین پیدا ہوا

گلشن جنت کی آتی ہین ہوائین ہا ہے
سرو قامت گلعذار نازنین پیدا ہوا

منحرف ہوتے نکالی ہے یہ راہ مستقیم
پیرو محبوب حق سالار دین پیدا ہوا

اے فلک انصاف سے بتلا کہ بہتر دو جہان
اور بھی ایسا حسین و مہ جبین پیدا ہوا

آج احکام خلاق زمین و آسمان
دین احمد کا مددگار و معین پیدا ہوا

جشن فرحت کر رہے ہین اپنے اپنے رنگ مین
شاد ہے عالم امام عالمین پیدا ہوا

گلشن آفاق کیون غیرت دہ جنت ہوا
قاسم خلد برین کا جانشین پیدا ہوا

ہوگیا سرسبز اوجالا افق ہوا روے قمر
نور خالق کا جو بالاے زمین پیدا ہوا

آدم و عیسی مطیع حکم اوسکے کیون نہون
مقتداے اولین و آخرین پیدا ہوا

حافظ عالم ہین اب کچھ خوف ایمان کو نہین
دین نامی ہوگیا ایسا نگین پیدا ہوا

دیکھ آنکھون پر بٹھائین کیون نہ غلمان جنان
نور افزاے عیون حور عین پیدا ہوا

آدمی جن و ملک ہین سر جھکائے با ادب
خسرو کون و مکان سلطان دین پیدا ہوا

دافع انبوہ شرک و قاطع بنیاد کفر
رہنماے مجمع اہل یقین پیدا ہوا

مظہر کی حسن تمکے سرور شیرین دہن
ایک ایک مصرع بسان انگبین پیدا ہوا

سلطانی ہی کا اللہ سے تہنیہ دی
واہ کیا مضمون زلف عنبرین پیدا ہوا

حیدرآباد دکن یارب سدا قائم رہے
اوسکا صدقہ آج جو سلطان دین پیدا ہوا

شکر سرمد چاہئے جب جلیس تو اسکا کرے
دہر مین تو بہر مدح شاہ دین پیدا ہوا

قصیدہ در تہنیت ولادت امام جعفر صادق علیہ السلام

ہیں طول شاد سے کہ روشن دیار ہے
روز ورود حضرت عالی وقار ہے

تشریف میں محمد باقر کے شاد ہیں
ہیں قدسی ارض و سما بیقرار ہے

ساقی بہار آگئی اب تو پلا شراب
بیڑا ہمارا اسکی عنایت سے پار ہے

دے ساغر شراب طہور اب مجھے شتاب
چھایا ہے ابر رحمت پروردگار ہے

ہم وہ نہیں جو کہ دے نشہ دیر سے ستم
پڑنے لگی پھوار کہ جوش بہار ہے

ہیں مست بادہ خوار محبت آل کے
ہاتھوں میں جام بادہ ہے پہلو میں یار ہے

آئے ہیں آج دہر میں میرے چھٹے امام
باغ جہاں میں اسلئے جوش بہار ہے

ہے آج جشن مولد جعفر کی دھوم دھام
پھولوں کے ہار پہنے ہر اک گلعذار ہے

کنیت ہے آپکی ابو عبد اللہ مثل جد
مثل حسین آپکا عز و وقار ہے

صادق ہیں آپکا مشہور ہے لقب
چہرے سے صاف رعب جلال آشکار ہے

پیدا ہوئے مدینہ میں میرے چھٹے امام
جو آپکا محب ہے وہی رستگار ہے

پیدا ہوئے ہیں روز دو شنبہ جہاں میں آپ
حضرت کا مثل جد و پدر اقتدار ہے

ماہ ربیع الاول کی تاریخ ہفدہم
پیدا ہوئے امام خوشی بیشمار ہے

ہیں ام فروہ آج نہایت ہی شادمان
بیبی تھی بنت قاسم پرہیزگار ہے

باقر کے آپ لال ہیں اللہ رے وقار
زین العباد حضرت دادا نامدار ہے

پینسٹھ برس کی عمر شریف آپکی ہوئی
کیا اوج منزلت ہے عجب اقتدار ہے

مولا کے ہر قدم سے دو عالم کی ہے بہار
شاداب و باردار چمن روزگار ہے

ہیں ملائکہ کے ہیں فطرس سے لال
جو دور کی گرد تو نہیں بھی پھولوں کا ہار ہے

انجام نیک اسکا ہے دونوں جہان میں
جو جان و دل سے آل نبی پر نثار ہے

جو آپکے ہیں دوست بہشتی ہیں لاکلام — جو آپکا عدو ہے وہی اہل نار ہے

اپنا ہے یہ عقیدہ کہ آل رسول حق — مختار کارخانہ پروردگار ہے

جس نے کہ جنگ خندق و خیبر کو سر کیا — قبضے میں شاہ دین کے وہی ذوالفقار ہے

ہم سبکو لازمی ہے ثنا اُسی جناب کی — آقا ہمارا عابد و شب زندہ دار ہے

ہم دین جعفری پہ ہیں اے خدائے پاک — جو اسکا متبع ہے وہی رستگار ہے

ہے دوست آپکا جو ہے اوسکے لئے بہشت — شہ کے عدو کے واسطے دار البوار ہے

چاہیں جو آپ رات کا دن دن کی رات ہو — حق کی طرف سے آپکو سب اختیار ہے

کیا تیری نعمتوں کا کروں شکر اے کریم — رزاق ہے رحیم ہے پروردگار ہے

تو ہم پہ والدین سے ہے مہربان سوا — عالم میں تیرے لطف و کرم کی پکار ہے

مثل حباب خلق ہوے اور فنا ہوئے — بے اعتبار زندگی مستعار ہے

لاکھوں ہیں میرے دل پہ صعوبات دنیوی — بیش غم و الم سے کلیجہ فگار ہے

مولائے دو جہان نہ رہیں مجھسے بے خبر — مداح کا حضور پہ دار و مدار ہے

روضے پہ اپنے بہر زیارت بلائیے — ہوں باریاب دھن یہی لیل و نہار ہے

جس جس کو عطا ہوئیں دنیا کی نعمتیں — بعد از فنا بھی لطف کا امیدوار ہے

بیدل ہو لیکن شمع خراشی سے سامعین — ہوتے نہ طول مد نظر اختصار ہے

آمین سامعین کہیں کرتا ہوں اب دعا — مجمع یہ مورد کرم کردگار ہے

جو حاضرین جشن ہیں سب شادمان رہیں — مالک ہے سب طرح کا تجھے اختیار ہے

بیمار جو ہیں وہ ہوں شفایاب جلد تر — تو ہی حکیم اے مرے پروردگار ہے

نادار جو ہیں اونکو غنی کر مرے رحیم — تیرے سوا نہیں کوئی پروردگار ہے

اموات مومنین کی خطائیں بحل ہوں سب — قبضے میں تیرے جنت فردوس و نار ہے

بانی جشن شہ کے مطالب ولی بر آئیں — تجھسے یہی دعا مرے پروردگار ہے

سرکار میرے شاہ زمن خلق میں بدام
اس امر کا یہ عبد فقط خواستگار ہے

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

کون و مکان میں جشن کا گھر گھر ہے اہتمام
پیدا ہوئے ہیں آج مرے ساتویں امام

موسیٰ ہے نام آپکا ہیں ابن جعفر آپ
یکشنبہ کا تہا روز جو پیدا ہوئے امام

مشہور تر لقب تو ہے کاظم ہی آپکا
صادق کی جان و دل ہیں کچھ اسمیں نہیں کلام

ہے ہفتم صفر کو ولادت جناب کی
کنیت ابوالحسن بھی ہے مشہور خاص و عام

حضرت ہیں جان فاطمہ و دلبر علی
پیدا ہوئے ہیں یکصد و شش میں امام

ہیں دیکھیں شاہ جعفر صادق کمال آج
خوش ہیں بہت حمیدہ خاتون نیکنام

ساتوں فلک کے آج فرشتے ہیں شادمان
آفاق میں ہے شہ کی ولادت کی دھوم دھام

جاری ہے پھول پان کی تقسیم جشن میں
ہیں سامعین و اہل ولا آج شادکام

اوٹھتا ہے بعد ایک کے اک مدح کیلئے
مسرور سامعین بھی ہیں [illegible]

ہر شخص فن نظم میں ممتاز ہے کمال
اہل ملک مدح کرتے ہیں جنت میں خاص و عام

تعریف کا جو شور سوا ہوتا ہے بلند
منبر سے اوٹھکے کرتے ہیں حضار کو سلام

ساقی پلا دے جام شراب طہور کا
مدّ نظر مجھے بھی ہے [illegible] امام

آل نبی کا عشق ازل سے ہے قلب میں
مجھکو جہان کی مے سے نفرت ہے [illegible]

جنت کی جو کھنچی ہوئی ہے دے وہی شراب
مطلوب وہ نہیں مے دنیا جو ہے حرام

انگور خلد ہی کی رہی میرے دہن تلک
میخانے سے غرض ہے نہ ان شیشوں سے کام

رندان بادہ نوش جہان منتے نہیں ہیں ربط
ان مغبچوں کو دور ہی سے ہے مرا سلام

وہ ہمیشہ طعنہ زن ہیں تو ہم انپہ طعنہ زن
رندان روزگار سے جھگتی رہی مدام

پہیلی ہے آمد شہ ابرار کی خبر
صد شکر ساتوین مرے ہادی کا دور ہے
چھایا ہوا ہے رحمت معبود کا سحاب
احسان تیرا خوب چمکا یا مجھے شتاب
اس طور ہی سے حال ولادت کا ہے رقم
دریافت کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے
کچھہ مومنین تھے جعفر صادق کے ہمسفر
بیٹھے تھے چاشت کھاتے ہوئے سرور ہدا
چلئے بفور آپکے قربان ہو یہہ کنیز
خیمے مین جلد اوٹھہ کے گئے شاہ دین پناہ
ایسی خبر خوشی کی سناتی ہون آپکو
باتین یہی تھین کہ ہونے لگا دردزہ فزون
نور جمال طفل سے روشن ہوا جہان
ہوتے ہی خلق سجدۂ معبود مین جھکے
دی دہنے کان مین شہ ابرار نے اذان
تھے شاد شاد شکر خدا تھا زبان پر
بولا ابو بصیر کہ ہم بھی تو کچھہ سنین
فرمایا مجھکو حق نے عنایت کیا پسر
پہر بولے ہر بشر پہ ہے فرض اسکی دوستی
اسکی ولا بہی اہل مودت پہ ہے ضرور
دی تہنیت امام کو کل حاضرین نے

جلدی پلا دے اب مئے عشرت
مجھکو ولائے آل محمدؐ ہی سے ہے کام
لازم نہین ہے دیر طرب کا ہے یہ مقام
اب سن لے مجھسے مدح شہ آسمان مقام
حج سے فراغ کرکے پہر جب چلے امام
ہے درمیان مکے مدینے کے یہہ مقام
سب شادمان تھے منزل ابوا مین تھا مقام
اک خادمہ نے آکے یہ شہ سے کیا کلام
خاتون نے بلایا ہے یا سرور انام
کی عرض تب حمیدہ خاتون نے یا امام
جس سے بحال شاد ہون مولائے خاص عام
قرآن کے سورے پڑہنے لگے سرور انام
پیدا اوسی جگہہ ہوئے شہزادۂ امام
اپنے پدر سے کچھہ کئے اسرار کے کلام
پہر بائین کان مین کہی قامت باہتمام
بس پہر کے اپنی جا پہ جو آئے شہ انام
کسواسطے محل مین گئے تھے شہ انام
مژدہ یہ سنکے خوش ہوئی حضار بہی تمام
پنجاہ و ہفت سال ہدایت ہے اسکا کام
ہوئیگا میرے بعد یہی خلق کا امام
پہنچے مدینے مین جو شہ عرش احترام

نذرین خوشی کی لیکے سب آئے دین کی گرد
افلاک سے بہی آئے ملک بہر تہنیت
جو آج خوش نہو وہ شقی ہے خدا گواہ
ذات جناب سے ہے دو عالم کا بندوبست
چلتے ہین شہ کے حکم پہ جتنے ہین حق پرست
پیرو ہے ایسا کون کہ جو شادمان نہین
لو دیکہہ لو طلوع ہوا دین کا آفتاب
اب خاتمہ قصیدہ کا ہے روک لے قلم
جو مومنین ہین جمع وہ آمین سب کہین
بانی جشن کے بہی مطالب ہون سب روا
جو حاضرین جشن ہین سب شادمان رہین
بیمار جتنے ہین انہین صحت نصیب ہو
مقروض جتنے ہین وہ ادا ہون دیون سے
ہم توبہ کرتے ہین تو گناہون کو بخشدے
جتنے گناہ ہمسے ہوئے ہین معاف ہون
اموات مومنین کو بہی تو بخشدے رحیم
ہمپر نہ وقت مرگ کے تلخی اجل کی ہو
ہم مرتکب معاصی ہی کے عمر بہر رہے
صدقہ محمد عربی کا امان سے ملے
جو مطلب دلی ہین وہ برآئین جلد تر
اولاد و آل خوش رہے تا حشر اے کریم

دی تہنیت سبہون نے تہے مسرور خاص و عام
مشتاق تہے کہ دیکہہ لین ہم صورت امام
انکے عدو کا قعر جہنم مین ہے مقام
حضرت ہین مورد کرم رب خاص و عام
باب الحوائج آپ ہین مشہور خاص و عام
ہے بارگاہ شاہ پہ خلقت کا اژدحام
تعظیم کو اوٹہو کہ تولد ہوے امام
کر التجا خدا سے کہ اے رب خاص و عام
کچہہ شک نہین ہے اسمین یہ مقبول ہی مقام
یہ عرض غلام خاص ہے تا آسمان مقام
مطلب بر آئین سبکے لیے خالق انام
امراض سب ہون دفع تو ہم سب ہون شادکام
طاعون اور بخار بہی ہو دفع یا امام
ہے کون تجہسا جس سے کہین درد دل تمام
ہمسے نہ او نکا حشر کے دن تجہہ انتقام
تیری عطا سے دونون جہانمین ہون شادکام
نکلے جو دم تو لب پہ ہو اسم بہی تیرا نام
لیکن تو ہی رحیم ہے اے رب خاص و عام
دونون جہان مین شیعہ حیدر ہون شادکام
سرکار ہے شاد رہین خلق مین مدام
جو جو مطالب انکے ہین برآئین وہ تمام

جناب رضا کی ولادت کی شب ہے
ہے نام آپکا بھی علی سب ہیں واقف
ہوئے پنجشنبے کے دن آپ پیدا
رضا ہے لقب ہیں جواد آپ بیٹے
ہے ذیقعدہ کی گیارہویں شکر خالق
ہیں شادان سوا آج موسیٰ کاظم
محمد تقی کے پدر آپ ہی ہیں
ہوئے ہشتم امام آج پیدا ہوئے ہیں
مدینے میں ہے شادی ہر ایک مومن
عجب کوہ ضامن کی ہے آج رونق
ہے تجلی ہی کی روشنی چار جانب
دماغ آج اس کوہ کا عرش پر ہے
فضائل کے مشتاق حاضر ہیں ہر دم
بہار آ گئی ہر طرف جگمگاتے ہیں
ہزاروں زن و مرد حاضر ہوئے ہیں
محمد حسین آج بیحد ہیں شادان
بہاری یہ لیجاتے ہیں آج سہرا
نکلتی ہے قندیل گھر سے اٹھیں سے
ہے مسعود ذیقعدہ کی بارہویں شب
خدایا سبھوں کی مرادیں عطا ہوں
بہت شاد ہے آج جبرئیل و آصف

سبحان شہ کی آمد مسرت کی شب ہے
بہت ہے ترک یا ... کی عشرت کی شب ہے
حقیقت میں یہ شب بھی جنت کی شب ہے
یہ شب بھی حصول سعادت کی شب ہے
یہ دن وقف ہے یہ عزت کی شب ہے
کہ فرزند کے یہ ولادت کی شب ہے
یہ ام البنین کی بھی فرحت کی شب ہے
یہ عشرت کا دن ہے یہ فرحت کی شب ہے
نکلے ملک کہ نکہت کی شب ہے
کہ یہ روشنائی بھی کثرت کی شب ہے
یہ دن ... ہے یہ عشرت کی شب ہے
کہ مولا کی ہے ولادت کی شب ہے
کہ جشن ہمایوں میں شرکت کی شب ہے
غلامان شہ کی مسرت کی شب ہے
کہ مخصوص یہ شب بشارت کی شب ہے
کہ آقا کی ہے ولادت کی شب ہے
معطر دلوں ہے کہ عشرت کی شب ہے
یہ روشن دلوں کی مسرت کی شب ہے
یہ طاعت کا دن ہے عبادت کی شب ہے
گھر میں شب یہ برکت کی شب ہے
کہ آقا کی میلاد یہ مسرت کی شب ہے

قصیدہ در تہنیت ولادت باسعادت امام موسی رضا علیہ السلام

آئی فصل گل [illegible] | [illegible]
سینے میں آتا ہے نظر [illegible] چمکار [illegible] | ڈوبتا ہے کیوں اے باخدا کیا ہم [illegible]
[illegible] کا کیا خوف خطر [illegible] | اونکو یہ تھا مدنظر گذرے ہیں [illegible]
اسلام اپنا دین ہے بہتر ہی آئین ہے | ہاں ہاں وہ کب حق ہیں [illegible]
[illegible] ہیں مدہوش ہیں جو رند بادہ [illegible] | سرگرم باؤ نوش ہیں ہمکو جھکا ساقی [illegible]
فیض ہے کیا [illegible] جو کہی بلا اس [illegible] | ہم مست ہیں [illegible] اب [illegible]
مستونکا ہے جمگھٹا گھنگور اوٹھی ہے گھٹا | بازار ہے [illegible] فصل بہاری [illegible]
قربان آل مصطفےٰ ہم رند ہیں اونپر فدا | پوشیدہ کیوں رکھیں بھلا [illegible]
ہیں شافع محشر علی بہتر سے ہیں بہتر علی | ہیں ساقی کوثر علی [illegible]
جبرئیل [illegible] ہی دیر کیا سنتے ہیں ارباب ولا | اچھے ہیں سارے [illegible] اصحاب [illegible]
ذیقعدہ کی ہے گیارہویں سرور ہیں اہل یقین | اے ساقی ناز آفرین کیا [illegible]
[illegible] ہیں کل [illegible] ہے عید [illegible] | دل [illegible] ارباب یقین
ہشتم امام رہنما پیدا ہوئے شکر خدا | ہے جہتر تابان سے سوا پر نور مولا کی جبین
[illegible] کے جام پر ضیا ہوتا ہے سرگرم ثنا | اوصاف بھی [illegible] ذات آپکا [illegible]
آباد وہ اپنا رہنما جو ہے علی موسی رضا | ہم جان و دل سے ہیں خدا [illegible]

مطلع

خوش ہیں مکانوں میں مکین [illegible] اہل یقین | عالم میں آئے شاہ دین [illegible]
ہیں یہ بھی نور کبریا [illegible] محبوب خدا | [illegible] کی توصیف کیا [illegible]

ہے ہیچ خوشبوئے اگر مہکے ہوئے ہیں [illegible] — ہو بستہ ابرو سر بسر پیچ زلف عنبرین
سر دروان پنجتن مقبول رب [illegible] — افضل بنی شاہ زمن ابن امیر المومنین
انکے مناقب ہیں عیان آگاہ ہے سارا جہان — عالی ہمم والا مکان رہبر حرم رکن رکین
ہیں باعث امن و امان قبضہ میں ہے ہم سب کی جان — ہیں دستگیر ایکسان ہیں مالک خلد برین
قائل ہے سائل ولا اس گھر سے ہے رتبہ ملا — اس در کا سائل گدا مشہور ہے خاقان چین
سب ہیں فدائل خوار ہے ان سے جسے انکار ہے — بے شبہ وہ فی النار ہے جو آپکا قائل نہیں
اولاد شبیر یہ ہیں جان ختم الانبیا — چودہ وہ ہیں پاک ہی شک ہے کیا لازم نہیں
اعلیٰ ہیں حق کی قسم [illegible] — قائل ہوئے سب نجم و غم اب اٹھ گئی ہاں آن و این
پر نور یا [illegible] — خوش ہو ولی سائل شہر ہے ہیں آپ ہی در ثمین
[illegible] — قربان ہیں سب سائل ولا یہ ہیں امام متقین
[illegible] — ہیں نور رب العالمین ماہیں افلاک و زمین
[illegible] — رتبہ ہی انکے بست تھا اس وجہ چرخ برین
[illegible] — سجدہ میں حق کی جھک گئے بس خاک پر رکھ کر جبین
پیدا ہوئے [illegible] — انکا کیا جب امتحان عاجز رہا سب خشمگین
ام ولد ہیں والدہ سے نام [illegible] — نجمہ ہی اسم پاک تھا مشہور تھیں ام البنین
دل میں کیا ناتک خدا اسم کہا کل علی — دیکھا جو روئے پر ضیا نور آیا ان جگ کے بین
اسم مبارک ہے علی سب انکی ہی شان تھی — خو بو سر اک صادق کی تھی کاظم کے ہیں یہ جانشین
مرقوم ہے شاہ ہدیٰ پیدا ہوئے ختنہ شدہ — ختم ادب یہ ہے مہر و رضا مثل انکا بھی کوئی نہیں
لا حصر عز و جاہ ہیں دونوں جہاں کے شاہ ہیں — عکس انکا مہر و ماہ میں پایا کونین ہی زیر نگین
ہیں آپ ہی حق کے ولی توقیر حصہ میں ملی — ان سا جہاں میں ہے کوئی مہر و شبیر خشمگین
مرآت نور کبریا شمع حریم القا — نجم الہدیٰ شمس الضحیٰ کہف الوریٰ حبل المتین

عرض شرف کیا ہوں قم میں قتل صادق محترم
باقر کے ہیں تو نیز داد اعین زین العابدین

ہیں آپ بھی حق کے ولی جرات ہی حصے میں ملی
دلبند شیر کبریا دلدار الہی کے امین

دنیا کے ناظم آپ ہیں فرزند کاظم آپ ہیں
زہرا کے ہیں لخت جگر بیٹے امام ہشتمین

ہے ذات والا ذی حشم [illegible] عالی حسب [illegible]
روح علی جان نبی مقبول رب العالمین

سب سن چکا تفصیل ہے یا امر [illegible]
کہنا مرا پورا ہوا اب تو تجھے آیا یقین

تزئین جنت ہی سوا افلاک کے ہیں [illegible]
[illegible] شادمان [illegible] روح الامین

دلبین جو ہی جوش لائے شوق [illegible] شاہ کا
[illegible] ہیں کل حوران عین

عابد ہیں یا خدا مسرور ہیں حد سے سوا
فضل خدا سے ہیں ہی باقی جشن شاہ دین

جھک جھک کے ہر دم [illegible] ہیں غنچے [illegible]
تنسیم گل کی ہے [illegible] عطر [illegible] ہے کمین

کرتے ہیں جو وصف [illegible] سنتے ہیں سب [illegible]
کرتی ہو باتیں چرخ سے اس [illegible] زمین

واصف امام پاک کے سبط شہ لولاک کے
دولت ہے مالا مال ہیں [illegible]

بخشش میں ایسی کیا سخن ہے فضل ذو المنن
فردوس میں پہنچیں گے ہم [illegible]

کوئی جواد ایسا نہیں ہے سخی ایسا نہیں
مدحت کا وہ پایا صلہ [illegible] ہماری [illegible]

ہے فضل ان کی دوستی [illegible] ہی یہ خوشی
ہیں جشن [illegible] ہیں [illegible]

بہرے ہیں ہم مولا [illegible] چھوٹے نہ حضرت کے قدم
[illegible] مددگار [illegible]

جائے مرض [illegible] دی حق کو شہ کا واسطہ
[illegible] یہاں [illegible]

سرکار کو دیا [illegible] عرض بھی کر دے ادا
[illegible] سب [illegible]

قصیدہ در تہنیت ولادت امام موسی رضا علیہ السلام

یہ ہے بزم نشاط مولد شاہ خراسانی
یہاں کی شمع ہے [illegible] چراغ طور نورانی

[illegible] چہرہ آپکا [illegible] نورانی
[illegible] دیکھ کر [illegible] ایسا نی
[illegible] جولانی
ضیا بخش مہ و خورشید حضرت کی ہے پیشانی
کہاں ایسا فروغ [illegible] خورشید نورانی
کسی صورت کہاں تھا جسم پر عکس نورانی
ہمارے سامنے کوکب [illegible] شاہ کے آگے
فلک سے آیا گر [illegible] جسم پانی
[illegible] ہو پانی
[illegible]

علی کے حق میں [illegible] کی ہے پیشانی
[illegible] انکا کوئی ثانی
[illegible] یکتا و لاثانی
جہاں میں [illegible] ہے شمع نورانی
رضا میں جلوہ قدرت [illegible] سبحانی
کہ راست خاندان شاہ کی بہزاد نے مانی
رضا میں سایہ قدرت رضا میں ظل سبحانی
زمین تک اسقدر علاوہ کے ہو جاتی ارزانی
رسول اللہ کو حاصل ہوئی معراج جسمانی
مقدر میں مرے کیا ہے الٰہی کیا ہے پیشانی

قطعہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] گیا [illegible] ہوا تا
[illegible] انکا [illegible] گری ہے
[illegible] ظلم [illegible] آپکا مثل پری [illegible]
[illegible] ہیں خط کی تحریریں
نہیں حوران جنت اور یان دیکھ مثالی ہیں

ہوا ہے کونسا گل خرمی کا آجکل بانی
عنادل کر رہے ہیں نخل گل پر کیوں غزلخوانی
گھٹائیں آئی ہیں برسا رہا ہے ابر تر پانی
نہال اشجار گلشن مثل خضر ہے سر شاخ ربانی
جو نشے کے ہونگا آج ای ساقی نہیں بانی
ہر اک موج سمندر ہے مئے عشرت سے مستانی
ہوا پر اڑ کے آ جائے ابھی تخت سلیمانی
[illegible] صفحہ رخسار پر آیات قرآنی
ملک آ کر فلک سے کر رہے ہیں [illegible] سبحانی

جو دشمن ہین رضا کے وہ رہینگے حشر مین پیاسے
پئین گے دوست تہر دو [illegible] تسنیم کا پانی

ہین نسبت سرو سے دون یا صنوبر سے کہ طوبی سے
شہا میں [illegible] اگر لکہون قصیدہ ہی [illegible] لاثانی

تعجب کیا رخ شہ سے اگر شمشاد رشک ہو
اسی آئینہ سے خود ہی [illegible] کی حیرانی

ہین ضو بخش چراغ مہر و ماہ و انجم و کوکب
رخشان [illegible] جبین و رخسار و پیشانی

کبہی مہتاب کہہ خورشید کی صورت چمکتا ہے
عجب جلوہ دکہاتا ہے نقاب [illegible] نورانی

سراسر زلف کا سودا ہے اسیر ہین جو عاشق ہے
طبیعت ہو گئی ہے آپکے گیسو کی دیوانی

رہونگا جبکہ میں سایہ کی صورت آستانہ پر
عطا مجہکو اگر ہو آپکے روضہ کی دربانی

علی موسی رضا راضی رضامندی ہین حق کی
[illegible] ہیچ ہے تنہائی [illegible]

عطا جمعیت خاطر ہے [illegible] سے
تصدق آپکے گیسو کا ہو رفع پریشانی

قصیدہ در تہنیت ولادت امام محمد تقی علیہ السلام

امام نہم کی ولادت کا دن ہے ۔ محبان شہ کی مسرت کا دن ہے
محمد تقی آج پیدا ہوئے ہیں ۔ یہ شب عشرتوں کی ہے فرحت کا دن ہے
علی رضا شاد کیونکر نہ ہوئیں ۔ کہ فرزند کی یہ ولادت کا دن ہے
رجب کی دہم کو ہوئے آپ پیدا ۔ یہ شب قدر کی ہے یہ رفعت کا دن ہے
ہے جمعہ ہی جسکے روز شہ کی ولادت ۔ حقیقت میں یہ روز عزت کا دن ہے
رجب کی نوین ہے خوشی کی یہ شب ہے ۔ نویں مقتدا کی ولادت کا دن ہے
بہار آگئی ہر طرف جگمگے ہیں ۔ جو سیرو میں اونکی مسرت کا دن ہے
نہ کیون شاد ہوں موسن پاک باطن ۔ خبر ہی شادمانی و بہجت کا دن ہے
مدینہ میں ہے شاد ہر ایک موسن ۔ ہے شب معجزے کی کرامت کا دن ہے
جواد آپکا ہے لقب ہیں سخی بھی ۔ کہ یہ جسکی خاطر سعادت کا دن ہے
ابو جعفر ثانی کنیت ہے شہ کی ۔ میں خوش ہوں کہ شہ کی ولادت کا دن ہے
فضائل بیاں کیا ہوں آل نبی کے ۔ یہ جشن ہمایوں کی شرکت کا دن ہے
مبارک سلامت کا ہے شور ہر سو ۔ مرے رہنماؤں کی فرحت کا دن ہے
گلے ملتے ہیں آج ہنس ہنس کے موسن ۔ یہ سب مومنوں کی مسرت کا دن ہے
چھلکا آج ساقی گلفام ہمکو ۔ کہ یہ شب خوشی کی ہے فرحت کا دن ہے
خدا باقی جشن کو شاد رکھے ۔ خدا سے یہی عرض حاجت کا دن ہے
جو حاضر ہیں وہ سب ہیں شاد دائم ۔ وہ بر لائے حاجت کہ فرحت کا دن ہے
قلم روک حسن حاجت طلب کر ۔ سب آمین کہیں یہ عنایت کا دن ہے
رہیں شاد و آباد سرکار میرے ۔ تو سن لے دعا یہ اجابت کا دن ہے

قصیدہ در تہنیت ولادت امام علی نقی علیہ السلام

آج پیدا ہوا ہادی دہم شکر خدا
شمس تقویٰ تو ہے جلوہ جہان نور ضیا
پنجم ماہ رجب کی ہے ولادت شہ کی
نام نامی ہے علی آپکا سنتے ہیں
ہیں لقب آپکے ہادی و نقی و ناصح
بوالحسن آپکی کنیت ہے یہی معروف تھا
جمعہ کے روز ولادت ہے مولا کی ہوئی
اک روایت ہے کہ ذی حجہ کی تھی پندرہویں
ناز کرتی ہے بڑے موضع صریا کی زمین
آپ پیدا ہوئے تھے دو صد و دو ہجری میں
تقی ذی شرف و قدر پدر آپکے ہیں
حسن عسکری [illegible] ہیں حضرت کے پسر
شاد و خوشحال نہایت ہیں ہوں میں [illegible]
آج مسرور نہایت ہیں مشتاقوں
مومنین جمع ہیں جلسہ ولادت کا ہے
دمبدم صل علیٰ منہ سے نکلتا ہے
شکر کرتے ہیں کہ پیدا ہوا دسواں ہادی
مومنین جتنے ہیں اس جلسہ میں مسرور ہیں سب
مدح خواں جتنے ہیں سب ہوتے ہیں [illegible]

[illegible] رخ منور سے ہے وہ چندہ ہیں کا پتہ
[illegible] کے چمک پیدا ہوئیں جنت سے سوا
گلشن دین میں چلتی ہے مسرت کی ہوا
صبر و حلم و شرف سے تو ہے آگاہ خدا
[illegible] کمال ہدایت سے شہ کا سر رہا
آپکی کنیت جد میں یہ شرف اور بڑا
روز مسعود ہے پیدا اسمیں تامل ہے کیا
آپ پیدا ہوئے تو وہ دن جمعہ کا تھا
متصل ہے وہ مدینہ سے یہ دریافت ہوا
ہے یہی اہل تواریخ نے مرقوم کیا
ہیں نہیں ایسے وہ ہادی ہی رتبہ ہے بڑا
[illegible] سر وہی رہے تابع مرضی خدا
[illegible] رخ پر نور کی جھلک جہاں کے ضیا
شکر کرتی ہیں [illegible]
ہیں نقی مثل نقی تابع مرضی خدا
[illegible]
گلشن دین میں چلتی ہے مسرت کی ہوا
[illegible] معصوم ہیں [illegible] اعدا کے سوا
شاد ہو کے وہ پڑھتے ہیں قصیدہ اپنا

بعد اون سب کے جو حجر جلیس کی باری آئی
تو بصد شوق وہ منبر پہ ہوا مدح سرا

اور تعریف سے مردم کی چٹکیں اوٹھنے لگین
اوس نے جب مطلع پر نور یہ فی الفور پڑھا

مطلع

اے مری دنیا مین امام آپ پہ سو جان فدا
آپ پیدا ہوئے آج اسکی مسرت ہے سوا

ساقیا آگیا پھر بادہ کشی کا موسم
مئے فردوس مجھے پھول کے ساغر مین پلا

نظم کرتا ہے قصیدہ مجھے دسوان امام
نشہ مئے سے ہے آئینۂ خاطر کی جلا

آج وہ خلق مین آیا ہے جو دسوان ہے امام
خم کا منہ کہول گلابی مری ہونٹون سے ملا

کبھی جاتے ہوئے دیکھا ہے کسی بھٹی پر
مجھکو بچپن سے ابہی تک ہے اسی کا چسکا

تو بھی ہے نشہ کا محب خوب جھکایا مجھکو
دور دورا ہے تہ چرخ برین آج ترا

الفت ساقی تسنیم کے دم بھرتے ہین
ہے شب و روز یہی اب تو وظیفہ میرا

دور و نزدیک کے مضمون ہین فراہم سارے
حال پر میرے ہمیشہ سے ہے افضال خدا

جشن مین عطر کی تقسیم ہے پھولون کی ہین ہار
روشنی بر در و دیوار یہ ہے حد سے سوا

آج کیا باد سحر چلتی ہے اترائی ہوئی
رخ پہ ہر مومن کامل کے مسرت ہے سوا

مختلف رنگ کے ملبوس جو ہین زیب بدن
فرحتین دل پہ ہین خندان ہی ہر اک اہل ولا

سننے والے جو ہین سب وجد مین آجاتے ہین
دمبدم کہتے ہین اس بیت کو ہان پھر پڑہنا

مجہسے تعریف سخن کی تو نہین ہو سکتی
خوب تصنیف کیا آپ نے اے صل علے

ختم کرتا ہون قصیدہ مین کہین سب آمین
ہے یقین ہوئیگی حجر جلیس کی مقبول دعا

بانی جشن کے برآئین مطالب سارے
ہین دل و جان سے یہ اولاد نبی پر شیدا

جو جو امراض ہین سارے وہ ہون سب جلد دور
جتنے بیمار ہین اون سبکو عنایت ہو شفا

مومنین آج جو موجود ہیں اس محفل میں — انکے بر آئیں مطالب تو ہے احسان بڑا
سب کے غلامی کی گرانی ہے ... — اسی سے جشن ہوا ارزان جو تفضل ہو ترا
توبہ کرتے ہیں گناہوں سے ... عمل — ... حسنت محبوب خدا
ان میں جو لوگ ہیں مقبول ہیں دارین میں وہ — واسطہ اوسکا ہے جو آج ہوا ہے پیدا
سب کو دنیا میں نہ دکھلا کسی طرح کا غم — تیرے آگے تو مرا کام ہے سہل اے مولا
ہم گنہگاروں کی تو سنتا ہے جو ... ہیں — تجھسا ہی کون جو اوس سے کہیں اے یار خدا
جتنے اموات ہیں داخل وہ ہیں کر جنت میں — ہوا مان نار جہنم سے جو ہو فضل ترا
ایک کا ایک نہ محتاج ہو اے رب غنی — ہیں حاصل تری مخلوق کو ہو صبح و مسا
تو جو چاہے تو ابھی رنج والم دفع ہوں سب — جور افلاک کا ہم کس سے کریں پھر شکوا
نزع اور مرگ کی سختی نہ ہو ہم پر مطلق — قبر میں چین ملے دامن مادر سے سوا
میرے سرکار کے برآئیں جو لی ہے مطلب — واسطہ اوسکا ہے جو آج ہوا ہے پیدا
دوست جتنے ہیں وہ دنیا میں سب آباد رہیں — جو بغی ان سے ہیں غارت ہوں وہ اے یا خدا
رہیں دنیا میں باقبال و حشم فخر الملک — مرتبہ انکی ہو اولاد کا اس سے بھی سوا

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب امام حسن عسکری علیہ السلام

واصف ہوں عسکری کا حظ ہے سخنوری کا — رتبہ ملا ہے مجھکو حسان د جمہری کا
ہے آپکی ولادت شیعوں کو ہے مسرت — اک گل نیا کھلا ہے گلزار جعفری کا
رونق فزائی کی ہے حاجت روائی کی ہے — چمکا ہے پھر ستارہ دین پیمبری کا
پر نور ہے مدینہ ہے سب نیا قرینہ — شہرہ نہ کسطرح ہوا اس نور گستری کا
کیفیت ہے شہ کی ہادی راہ خدا دکھادی — شاہان نامور کو ہے فخر چاکری کا

ام ولد ہین خدا نخش بن نقی فی نشان
ہین آپ ولادت سب کا نتیجے ہین تہر
نشان خدائے یزدان چہرے سے ہی نمایان
چہرہ ہے وہ منور تاب نظر ہو کیونکر
ہے حکم خسروانہ قبضے مین ہے زمانہ
ہین شاد کام مردم تاریخ ہے چہارم
عسکر کا حاکم آیا لشکر کا ناظم آیا
ہے طبع کو مسرت کرتا ہون مدح حضرت
آئے جہان مین حضرت اعجاز کو ہے عزت
پیارے قبول کیے ہین ابتک رسول کیے ہین
ہے انتہا کی جرات ڈرتے ہین کس سے حضرت
کیا معتمد سے ڈرتے وہ ہین قتل کرتے
جب معتصم نے دیکھا لشکر امام دین کا
جب غضب آن دعا پر یہ نظم ختم اب کر
پروردگار عالم مومن جویان ہین باہم
باقی بزم ہر دم ہون شادمان و خرم
بیمارون کو شفا ہو قرضہ ہر ایک ادا ہو
بے منت زمانہ ملتا ہے آب و دانہ
چوتھی ربیع ثانی اور دن دوشنبہ کا تھا
سرکار کی ہمارے افزون ہو عمر و دولت

باعث یہ طفل ہوگا سب کی بہتری کا
وارث ہوا ہے پیدا شمشیر حیدری کا
کیا حور کی حقیقت کیا حسن ہے پری کا
خجلت سے منہ چھپے خورشید خاوری کا
ہے اختیار حاصل ہر خشکی و تری کا
اہل زبان ہین باہم حظ ہے سخنوری کا
ہے لطف اب جہان مین فن سپہ گری کا
دعوی نہین ہے بالکل بندہ کو شاعری کا
باطل ہوئے کیونکر اب سحر سامری کا
کیا کر سکے گا کوئی دعوی برابری کا
کیونکر نہو ہے بہاری پلہ دلاوری کا
اعزاز بڑہ گیا ہے مولا سے صفدری کا
اوس دن خطاب پایا مولائے عسکری کا
ہوا دور دور دین پیمبری کا
یہ سب کے سب غنی ہون دکھ ہو نہ بے زری کا
دل پر نہ کوئی غم ہو صدقہ اسی جری کا
ہو جائے سب کو حاصل پایہ تونگری کا
صدمہ نہین ہی مطلق بندہ کو بے زری کا
آیا قدم جہان مین اس صفدر و جری کا
مشکور ہو ہی خادم اس بندہ پروری کا

قصیدہ در تہنیت ولادت صاحب العصر علیہ السلام

آج دریائے شرافت کا گہر پیدا ہوا
کہکشان و مہکی مسرت سے نکلا ملک
اب بھی مشکل [illegible] شیعہ کو نہیں ہے
در ہدایت کا دست گا نا تا روز قیام
اب نہیں ہیں [illegible] صیان کو سجا سے عرض
تربت حضرت سے دل ہٹا ہے تھا نا مدام
روشنی دیدہ ہائے مومنان باقی رہی
کا [illegible] نکو سب آمن ہیں امان حق میں ہین
اب چلیگی جادہ حق پر خلایق [illegible]
تیغ دشمن مومنون پر کارگر ہوگی نہ اب
سجدہ کرتا ہون خدا کے آگے [illegible] مطلب ہے
نقش پائے شاہدین ہی ہیں [illegible] دائم قوم
ہے یہی مطلب کہ مولا تک رسائی ہو مری
اور رونق ہو گیا فضل حق تعالے سے ہوا
سامرے مین جب [illegible] میرے مولا کی ہوا
سب مبارکباد دیتے ہیں نبی کو جلد ہیں
شاد ہو کر جس خاتون سے یہی کہتے ہیں امام
کہتے ہین آ آکے قدسی ہو مبارک یا حسن
آج شیعہ من گلے مل ملکے کہتے ہیں یہ ہم
دل میں کہتا ہون [illegible] کن میں اب تو [illegible]
ساتھ لیجائینگے ہر مومن کو مولا خلد میں

بارھوان ہادی امام بحر و بر پیدا ہوا
ساتھ ہی اپنے لیے فتح و ظفر پیدا ہوا
لگ گئے رستے پہ ہم سب راہبر پیدا ہوا
ابن حسین پائینگے مومن وہ گہر پیدا ہوا
دافع آزار و آلام و ضرر پیدا ہوا
نالہ شبگیر میں اپنے اثر پیدا ہوا
نور بڑھ جائے نہ کیون کحل البصر پیدا ہوا
جس سے قایم ہے جہان وہ شیر نر پیدا ہوا
شکر خالق سے دل مردم میں ڈر پیدا ہوا
اپنے شیعون کا بڑا سینہ سپر پیدا ہوا
بندہ صالح کے نیچے نظر پیدا ہوا
خیر ہے کچھ کسکو عشق سیم و زر پیدا ہوا
اپنی دلسوزی ہی کی خاطر آگر پیدا ہوا
خال گر کوئی گل رخسار پر پیدا ہوا
باغ میں اک شور مرغان سحر پیدا ہوا
راحت جان و دل خیر البشر پیدا ہوا
شکر حق نخل تمنا میں ثمر پیدا ہوا
آپکا آرام دل لخت جگر پیدا ہوا
ہو مبارک آج شاہ بحر و بر پیدا ہوا
چل رہ حضرت پہ گر شوق سفر پیدا ہوا
تیرے دل میں کس سبب خوف سقر پیدا ہوا

بارہوین ہادی کی ای حجت کی مدح و ثنا
ہم گنہگار ذکی اب ساری خطا ہون بحل
عارضہ طاعون کا اور دفع ہوجائے بخار
ہے قسم تجھکو اسی کی ہم باسایش رہین
خلق مین نواب فخر الملک کا ہو اوج موج
بانی و حضار کے مطلب بر آئین جلد تر

اب دل حیدر مین ٹھنڈک [illegible] پیدا ہوا
واسطہ اوسکا جو [illegible] پیدا ہوا
دور کر ہمکو جو ہے خوف و خطر پیدا ہوا
آج مولا عسکری کا جو پسر پیدا ہوا
اوسکے صدقہ مین جو شاہ بحر و بر پیدا ہوا
واسطہ اوسکا جو شاہ خشک و تر پیدا ہوا

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب صاحب العصر عجل اللہ فرجہ

تمام مومن دیندار ہین خوش و خرم
ہے جشن مولد مہدی دین امام امم

ہمارے بارہوین ہادی جہان مین آئے ہین
بس آج قلب مین بشاش کچھہ نہین ہے غم

خوشی کا جوش ہے پہولون نہین سماتے ہین
جھکا ہے آپکی چوکھٹ پہ آج اک عالم

امامت آپ پہ ہے ختم اے خوشا رتبہ
نہین کسی پہ وہ مخفی جو ہے وقار و حشم

نماز آپکے پیچھے پڑہین گے عیسی بہی
امام آپ وہ ماموم ہین خدا کی قسم

یہ فیض آپکے نعلین قدم سے پہیلا ہے
خدا خدا ہے سبہی مین نعرہ ہے ترک یاد صنم

بتونکو کرتے تھے سجدہ خدا پرست بہی تھے
نظر مین پہلے نہ تہا کچھہ بہی فرق دیر و حرم

خبر ہے آپکو آیندہ و گذشتہ کی
ازل سے راز الہی کے آپ ہین محرم

ہے جب آپکی روز قیام تک جاری
نہین ہے جسکے یہان کچھہ سخاوت حاتم

طلب کیا جو شہ دین سے بس وہی پایا
کبہی زبان پہ آیا نہ لا سوائے نعم

سخی ہے کون زمانے مین جدا علے سا
رکوع مین تہے جو دیدی فقیر کو خاتم

تمہا نور آپکا موجود پیش رب عُلا
جہان میں خلق ہوئی تھی نہ حضرت آدم

عدد و نسب کا بھی احوال ہی ہے اک پہ عیاں
خدا کے فضل سے ہے پاک صاف صلب و شکم

علی ہی کعبہ میں پیدا ہوئے زہے توقیر
ہیں آپ ہی کے تو جب فخر عیسی مریم

وہ کون ہے جو نہیں مرتبوں سے واقف
حضور فخر عرب ہیں حضور فخر عجم

پلادے تو مجھے فردوس جلد اے ساقی
کہ آج مد نظر ہے ثنائے شاہ امم

نہ تیرے دور میں جب تک کہ ہی رہے محروم
خدا کے نام پہ جلدی جھکا سبو پیہم

تری ثنا و صفت ہی کرونگا میں تا زیست
مجال کیا ہے جو نکلے زبان سے لفظ ہم

خبر نہیں ہے تجھے عید کونسی ہے آج
ہمارے بارہویں ہادی کے آچکے ہیں قدم

وہ خم نکال مرصع ہو جو کہ سر تا سر
وہ جام دے کہ ہوں جس میں جڑی ہوئی نیلم

خدا کی شان کہ بدلا ہے رنگ عالم کا
ہیں نصف خانہ کعبہ پہ نور بار علم

ضیا وہ اون سے ہی ساطع نظر بھی ہیں
جہان میں غرق جواہر تو شہر ہیں بے ہم

جھکا دیا ہے ساقی نے خوب اب شیشے
جہان کے قصر سے ہی شہ کا وصف مستحکم

یہی ہے دھن کہ کروں شہ کی خوب مدح و ثنا
ہیں آج لیکے تو بیٹھوں ذرا دوات قلم

ضعیف ہوں یہ یہ میدان مدح سطے ہو جا
ثنا ہے بارہویں ہادی کی بہ دگمیں نہ قدم

یہ چند شعر فقط لکھ لئے ہیں بہر ثواب
دماغ ہی نہیں قابو میں کیا ہو فکر اتم

وہ کون ہے جو نہیں آج دید کا طالب
اوتار رہی ہے مجھے بھی ہوائے سیر ارم

سخن کے فیض سے رہتا ہوں میں بھی مالا مال
نہیں جو گنج سلاطین میں یہ وہ ہی رقم

جو بر خلاف ہیں وہ سب پڑے ہیں جہنم میں
جو مومنین ہیں وہ بھرتے رہینگے آپکے دم

یہ روشنی تھی افلاک آپ ہی کی ہے
ثنا ہے نور شہ دین سے نیر اعظم

بقول کالکا پرشاد حسب حال یہ ہے
مری زبان نہ آسکے کوئی جو سنے بھی حنم

جھکے ہوئے ہیں شہنشاہ کے بھی سر در پر
نہیں زمانہ میں ثانی بادشاہ امم

جہان مین کرتا ہے ہر مومن آپ ہی طلب — حضور ہی ہین بلا شبہہ مرجع عالم
شجاع آپ سا خلق خدا مین کوئی نہین — دلیر کیون نہ ہون شیر خدا کے ہین ضیغم
اب آپ ہی کے تصدق مین خلق پلتی ہے — جہان کی نعمتون سے بھرے ہین اپنے شکم
ثنائے آل رسول انام کو سے کے — درود دیر ہنتا ہے اس جشن مین سرک بیہم
جہان بھر کی مساحت ہے ایک یمن طے — مین نظم کیا کرون توصیف اسپ تیز قدم
اب اور مطلع پرنور پڑھ دوای جنبیں — وہ شاد مان ہین جو حضار بیٹھے ہین باہم

مطلع

شریک حال ہوا ہے خدا کا فضل و کرم — دلون سے دور ہوئے آج درد و رنج و الم
خدا کے فضل سے اب ہے دین حق کی رونق — اذانین مسجدون مین ہین نمازین ہین باہم
توجہ آپکی ہوتی اگر نہ ہم سب پر — نہ ہوتا خلق سے موقوف شور زیر و بم
نہ ہوتے آپ تو فسق و فجور پڑھ جاتا — بقائے دین کا سبب آپ ہین خدا کی قسم
بغور دیکھلیں سب مومنین خوش آئین — ظہور شاہ ہوا اٹھ گیا حجاب عدم
طرح طرح کی مسرت ہے حور و غلمان کو — پئے سلام شہ دین سر ملک ہے خم
ہے آج جشن مین تقسیم پان پھولون کی — گلے سے ملتے ہین جھک جھک کے مومنین بہم
ہزار شکر ہون محبوب مدح گویون مین — مرے نصیب نہین لکھی ہے سیر باغ ارم
خدا کے پاک بہی مداح ہے اسی گھر کا — ثنا کرے جو زمانہ تو پھر ہے کم سے کم
ادہر ہو چشم عنایت تو بڑھ کے دریا ہون — مین ایک قطرہ ناچیز آپ بحر کرم
حضور سے نہ کرون التجا تو کس سے کرون — نہ دوست ہے کوئی اپنا یہان نہ ہے ہمدم
نہ دن کو چین ہے دم بھر نہ شب کو ہے آرام — بس اب تو گردش افلاک سے ہے ناک مین دم
غلام خاص سے غفلت ہے کس لئے مولا — ادہر بھی ہو نظر بخشش و عطا و کرم

حجاب آتا ہے مین اپنا حال کس سے کہون — غم و ملال سے ہر وقت چشم ہے پرنم
مین چاہتا تھا ہو تکلیف دون نہ [illegible] — نہین جناب کے آگے کوئی یہہ امر اہم
خبر حضور نے لیکن تو [illegible] — ستم غلام پہ کرتا ہے چرخ جور و ستم
وفور رنج و الم سے جو جان ہوتی [illegible] — شتاب لیجئے خبر میری یا امام امم
دعا مین کرتا ہون حضار سب ہین — جو مانگتا ہے وہ سب شہ سے مانگ [illegible]
جو بانی جشن کا ہے وہ رہے [illegible] آباد — کہ یہ بھی دل سے ہے قربان سرور اکرم
یہان جو رہتے ہین تشریف مومن کامل — رہین زمانے مین مسرور و شاد و خرم
بلائے قحط ہو دور اور دفع ہو طاعون — تو بندگان خدا کا ہو دور رنج و الم
مرض جو پھیلے ہین اقسام کے وہ زائل ہون — ہزار ہا ہوئے ہین جو جناب کے بیدم
گناہ عفو ہون ہم سب کے شہ کے صدقہ مین — بچین عذاب سقر سے غلام شاہ امم
سر اک امام پہ اعدائے دین نے ظلم کیا — اب انتقام کا وقت آیا یا امام امم
ہو کربلا مین ہوئے ظلم وہ ہین پیش نظر — ستمگرون نے کیا باغ سیدہ کا قلم
زمانہ بھر گیا فسق و فجور سے مولا — بس اب ظہور کرین آپ یا امام امم
عطا ہو عمر خضر فخر ملک کو یا رب — رہین زمانے مین تا زیست با وقار و حشم
جہان مین تا صد و سی سال یہ رہین خوشحال — رکھین انکے شامل احوال اپنا فضل و کرم

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب صاحب العصر عجل اللہ فرجہ

عبد گناہگار دسی کا ہون لا کلام — ستار جسکا نام ہے غفار جسکا نام
لازم ہے سبکو یاد سے غافل نہو کبھی — ذکر خدائے پاک کرے صبح ہو کہ شام
اور سبکے کرم سے ہم کبھی بھوکے نہین رہے — ہر جسکے رزق روز پہنچتا ہے صبح و شام

وہ دے تو شکر ہے جو نہ دے تو بھی شکر ہے
دنیا کے مال و زر پہ نہین ہے میری نظر
نعت محمد عربی فصل عین ہے
روز ازل سے مست مئے حب آل ہون
مدح و ثنا مین اپنی ہوئی زندگی بسر
اورونکی کچھ ثنا و صفت سے نہین غرض
حاسد کا قلب ہو گیا مجروح سر بسر
کیا بات اس سخن کی ثنا کس سے ہو سکے
ساقی برائے ساقی کوثر پلا شراب
ایسا نہو ثنا و صفت مین درنگ ہو
تا حشر اوج موج رہے خم کی خیر ہو
کچھ گھڑے کی جسکو چڑھی ہے چڑھی رہے
ہم رند بادہ خوار ہین حب علی سے مست
ہانکے پکارے کہتا ہون کیا واعظونکا ڈر
ہمنے تو سبکو دیکھ لیا کسکا نام لین
تسبیح جیب رہے ہین دکہانیکے واسطے
موجود ہاتھہ باندہے ہوے مسجدونمین ہین
ساقی کسی طرح کا تکلف نہ اوٹھہ رہے
پیش نظر ہو حال جہان مثل آئینہ
ایسا کہین نہ ہو کہ مرا شیشہ ٹوٹ جائے
حیرت کا ہے مقام کہ تجھکو خبر نہین

فاقہ بھی ہو تو ہو ہمین عید جمعہ صیام
حضرت کے مدح گو یون ہین لکھا ہی میرا نام
جنکے سبب سے بخشے گئے ہم عاصیونکے کام
چودہ سے کم نہون جو ملے ایک ایک جام
لیتے نہین زبان سے ہم اور کوئی کا نام
مداح شاہ دین ہون یہ ہے شکر کا مقام
تیغ زبان سے لے لیا جس معرکہ مین کام
دنیا مین بعد مرگ بھی رہتا ہی اس سے نام
لکھتا ہے آج مدح شہنشاہ خاص و عام
شیشے سے ہر سے ملا رہے مینائی سبز فام
چھلکاؤن اسطرح سے چلے آج دور جام
مست مئے ولائے علی ہم ہین لا کلام
شیشونکے منہ کھلے ہوے ہین چل رہے ہین جام
پیتے ہین بادہ مئے حب علی مدام
دل مین صنم صنم ہے تو لب پر خدا کا نام
دم دیا گئے ہی اسے رہتا ہی بس کام صبح و شام
اسطرح کی نماز کو ہے دور سے سلام
جام طلا وہ دی کہ ہو مینا کا جس پہ کام
جم کو ہو رشک دیکھکے دی اسطرح کا جام
ہم میکشون کو آج پلا بے حساب جام
پیدا ہوئی ہین آجکی شب بارہوین امام

وہ کون ہے جو شاد نہین روزگار مین — کوئی درود بھیجتا ہے اور کوئی سلام
جس سے پسر ملک کے سرور آشکار ہے — ہے بارگاہ شاہ پہ خلقت کا ازدحام
ہئے تہنیت کا شور زمین آسمان پہ — سلطان بھی بارگاہ مین خم ہین پئی سلام
جسکے قدم سے ارض و سما برقرار ہین — پیدا ہوا ہے آج وہ ذی قدر نیک نام
جاتے ہین اور آتے ہین افلاک سے ملک — ہے صاحب الزمان کی ولادت کی دھوم دھام
سنگ آستان پہ بادب سر جھکائے ہین — ہے ذات پاک شاہ ہدا مرجع انام
فیض قدم سے تازہ و تر باغ دہر ہے — کون و مکان مین ہے شہ والا کا اہتمام
اس خاندان کی خیر سے واقف ہی ہر بشر — سائل کو بے دئے ہوئے کہاتے نہین طعام
سب جانتے ہین انکے جد ہین وہ نامدار — فخریہ آفتاب ہوا جن سے ہمکلام
چھوٹے بڑے کا فرق ہے رتبہ مین ایک ہین — ہین آپ بھی زبان خدا اسمین کیا کلام
جلدی ظہور کیجئے یا صاحب الزمان — ہے شاق ہم سبھون کو بہت دوری امام
مملو جہان ہو گیا فسق و فجور سے — کیا دیر ہے برائے خدا کھینچئے حسام
ہین انتہا کے ظلم و ستم مومنین پر — اب تو حضور لیجئے اعدا سے انتقام
ہو جائے جلد قاف سے تا قاف ایک دین — اکدم مین فیصلہ ہے کھنچی جس گھڑی حسام
صد شکر انتظار کے دن ہو گئے بسر — خوش ہون کہ اب ظہور ہی حضرت کا صبح و شام
آگاہ ہین حضور تو ما فی الضمیر سے — گر حال دل لکھون تو نہ ہو ختم تا تمام
راحت نہین دل کو مرے ایک آن بھی — مولا قسم خدا کی ہے اب خواب و خور حرام
جور فلک سے چین نہین ایکدم مجھے — آتی ہے رات غم کی جو دن ہو گیا تمام
آتا ہے یہ خیال کہ جاتی ہے آبرو — ہین رنج سہتے سہتے ہوا جاتا ہون تمام
غیرونکی طرح اپنے بھی کرنے لگے ستم — امداد کا مقام ہے یا شاہ خاص و عام
جبرئیل بھی ہے لطف و کرم کا امیدوار — ای خسرو زمین و زمان آسمان مقام

کیون اپنے درد دل کو کسی غیر سے کہین — جز شاہ دین ہمین نہین ہے کچھہ کسی سے کام
یارب بحق حرمت ال رسول پاک — مطلب سے آئین اونکے جو ہین جمع خاص و عام
جو جسکی ہے مراد وہ بر آئے جلد تر — بیمار جتنے ہین اونہین صحت رہے مدام
ہوئے سجار دور تو طاعون دفع ہو — بندے تری ہلاک ہوئے جاتے ہین تمام
غلہ بہت گران ہی یہ ارزان ہو جلد تر — ہاتہون مین زر نہین ہی تو رہتے ہین بے طعام
جو لاولد ہین اونکو ہون فرزند بہی عطا — مسرور و شادکام رہین مومنین مدام
کرتے ہین جشن سید و میان وہوم دہام سے — دل سے مطیع آل نبی ہین یہہ لاکلام
کرتے ہین جشن پاک مین کثرت سے روشنی — انکا چراغ خلق مین روشن رہے مدام
اقبال و عمر و دولت کونین ہو عطا — فرزند بہی عطا ہوا نہین ایک لالہ فام
ہین عطر قسم قسم کے پہولون کے ہار ہین — حضار کو کہلاتے ہین اقسام کے طعام
جود و سخا مین انکا نہین ہے کوئی نظیر — تا حشر یہ یونہین رہین دنیا مین نیکنام
ہے روز عید کیون نہ مسرت دلون کو ہو — جہاب جہاب سے ملرہے ہین گلے مومنین تمام
سرکار میرے شاد رہین باغ دہر مین — ان پر ترا کرم رہے اے خالق انام

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب صاحب العصر عجل اللہ فرجہ

مدح خوانی پہ جو آمادہ ہے طبع موزون — ہاتہہ جوڑے ہوئے استادہ ہین تازہ مضمون
کچھہ عجب آج قلم کی ہین صریرین دلکش — دمبدم سمجھتے ہین گویا دف و چنگ و قانون
خود بخود ہوگیا قرطاس گلابی سارا — ہوئی تحریر سیاہی کی بدلکر گلگون
مہہ و خورشید کی سر حرف دکہاتا ہے ضیا — نقطے رہ رہکے چمکتے ہین ستاروں سے فزون
ہے نئی بات کہ بدلا ہوا ہے رنگ دوات — کچھہ نہ کچھہ خوشخبری ہوگی کہ اچھا ہی شگون

مومنین پہنے ہوئے خلعت نو ہین حاضر
شاد ہو ہو کے گلے ملتے ہین سب آپس مین
تہنیت کہتے ہین جمع صغیر اور کبیر
رنگ یہ دیکھکے بصد تعجب ہوا مین
آج ہے روز طرب یہ تو نہ معلوم مجہین
دی خبر دل نے تعجب ہے کہ تو ہے غافل
عید ہے پنجتن پاک کو بھی جنت مین
بارہوان ہادی کونین امام آخر
خوش بہت ہین حسن عسکری نیک خصال
آج پیدا ہوا ہے وہ کہ جو ہے مرجع خلق
قصر کسریٰ کے گرے کنگرے پہٹکر صدہا
سنکے یہ مژدہ جان بخش ہوا مین مسرور
سب کمالات کا مجمع ہین شہ کون و مکان
علم اور حلم مین ہمتائے علی ہین حضرت
نظری و عملی فلسفہ کیا چیز ہے یہان
رعب ایسا ہے کہ خائف ہین دلیران جہان
ہان چہکا ساقی گلفام ہو مدح مین دیر
دور دورا ترا عالم مین رہے تا محشر
مے کوثر کی ہمیشہ سے ہین میخوار ونکو لہر
لطف ہے پہر گزرک گر بطرے کا ہو تسکار
نجم گردون جو پہرا ہے نہین کچہہ فکر کی جا

سب شگفتہ ہین دلون پر ہی خوشی
جسکو دیکہو نظر آتا ہے کسی کا
تنگ مجمع سے ہوئی وسعت کوہ و بیابان
ہوئی حیرت کہ یہ کیا آج سمان دیکہتا ہون
کہ شگفتہ ہے ہر اک مومن پاکیزہ درون
آج مسرور نہ ہو جو وہ بڑا ہے ملعون
آج پیدا ہوا ہے وہ کہ جو ہے دین کا ستون
ہے وہ ہمنام محمد تو ہر اک ہی مفتون
شاد ہے آج دل حضرت نرجس خاتون
آج وہ خلق ہوا جو ہے کرم کا جیحون
ہین زبردست و دل آزار و ستمگار نگون
دہیان آیا کہ رقم آپکی توصیف کرون
کیا مناسب ہے رقم کونسی تعریف کرون
عدل و انصاف سے معمور ہے ربع مسکون
آپکے حکمت کے سبق انسے پڑہی افلاطون
سر جہکائے ہوئے پہرتا ہے یہ شیر گردون
کہ شگفتہ ہے نیا گلشن طبع موزون
آستانے پہ تری روز ازل سے ہون نگون
زندہ ہون تیرے سوا مدح و ثنا کسکی کرون
صید ہو جائیگا اس عہد مین مرغ مضمون
مجہہ شرافی کو ہے تیری ہی محبت کا جنون

کیون نہ آکراہ رہی خلق کے میخوارونسے
بادہ ساقی ہین مری خلد مین میخانہ سے
خلق ہے بارہوین ہادی نے کیا لطف و کرم
تہنیت آپکے میلاد کی ہے چار طرف
چاہ سے آپکی کس جوش مین لہراتا ہے
کسطرح سے نہ معطر رہے عالم کا مشام
روئے انور کی زمانہ مین ضیا پھیلی ہے
باغ فردوس ہی بیشک تری الفت کا ثمر
ذوالفقار شہ مردان یہ ہے قبضہ تیرا
حد امکان سے گذر جاتا ہے اسپ چالاک
کچھ تعلی نہین گر کوئی کہے تخت روان
ہاتھ خلاق دو عالم نے دیا ہے وہ امام
عدل و انصاف سے کیونکر ہو نہ دنیا معمور
شیر و ببر غالبہ آکے ہین پانی اک جا
ظلم محکوم پہ حاکم نہین کرسکتا ہے
داغ ظلمی و دولت ایمان سی ہی [illegible] کرنے لگا ہی
قاف سے قاف تلک کیون نہ عمل آپکا ہو
[illegible] باغی ہین وہ مین راستی سے کوسون دور
[illegible] دوسرا استجاب جلد ظہور
[illegible] ہے حضرت پہ پادشاہ امم
[illegible] مدا دہر اسے بادشہ کون و مکان

خم ہے بینائی گلو بادہ ہے چشم میگون
دل مین قائل جو نہین وہ ہے شقی و ملعون
کیون نہ توصیف پہ آمادہ ہو طبع موزون
اٹھنے اور ترے ہین فرشتے کہ ہین حملو ہا سون
موجزن کیون نہو شادی و طرب کا جیحون
ہتک سان زور جھکتی ہے وہ زلف شبگون
زینت قصر جنان ہے ترا قد موزون
عاشق رب ہی وہی جو کہ ہے تجھپر مفتون
رنج و غم سہنے سے غیرونکا جگر ہو گیا خون
دنگ ہے خنگ فلک ہی نہ ہران وہ گلگون
نیند آجاتی ہے وہ باد سحر سے گلگون
جسکی شمشیر عدالت سے ہین کفار نگون
کسطرح ہون نہ روان لطف و کرم کے جیحون
سرکش و ظالم دبے در دو ستمگر ہین نگون
دن کو لٹجانے کا دھڑکا ہے نہ خوف شبخون
ہاتھ آجائے جو مداح کے گنج قارون
سبقت کرسکے اعجاز پہ کیونکر افسون
لاکھ سمجھاؤ نہین رکتی ہے رکان پہ جنون
تھم فرقہ باطل سے جگر ہو گیا خون
مین برا ہون کہ بھلا دیسے مگر آپکا ہون
دوست جتنے ہین وہی ہو گئی مین تشنہ خون

بے سبب مجھسے مکدر ہوئے ابناے جہان
چین اک آن نہین ہوتا ہے مجھے
قصر تن پہ مجھے گرا جاتا ہے اکدم بین
دستگیری جو نہ ابکی ہو تو مشکل سے مفر
اپنے جتنے ہین وہ اعزہ دشمن ہین بیگانے
کوئی سنتا ہے مری بات نہ لیتا ہے خبر
بخت خفتہ نے دکہلائے ہین دن ایسے کڑے
دشمنی دوست جو کرتے ہین نہین اسکا عجب
چین سے بیٹھنا ممکن نہین آرام کجا
خبر معاشی کے سبب سبکے بگڑتے ہین کام
آسمان سبکے شب و روز زمین بیتی ہے
زن و فرزند و برادر ہین فدائے حضرت
جشن ہو آپکے ہمراہ تو ہو مشکل نجات
جلد بر آئین جو ہین سید و سیان کی مطلب
کس خوشی سے یہ کیا کرتے ہین جشن میلاد
قرض جو اپنے ہے وہ جلد ادا ہو جائے
غلہ ارزان ہو مرض جتنے ہین وہ ہون سب دور
عمر مین ہو برکت دولت کو نہین سلے
حاضر بزم ہین جو ان کے مطالب بر آئین
جو کہ ہین طالب روزی اونہین ہو وسعت رزق
جتنے دیندار ہین اون سبکے روا ہون مطلب

غم و اندوہ و مصیبت کے سبب خشک ہے خون
رنج و غم سہتے سہتے ہو لا مر دل ہو گیا خون
سینکڑون داغ ہے جگر و قلب وہ ہے سوز درون
مشتعل قہر کی آتش ہے جد سر دیکھتا ہون
کیا عجب ہی کہ جو مداح کو ہو جائے جنون
دل یہ جو رنج گذرتے ہین بہلا کس سے کہون
جی مین آتا ہے کہ بس سو رہون کہا کر افیون
جگر و دل جو ہین وہ ہو گئے ہین تشنۂ خون
مجھسے ہر شخص پہرا رہتا ہے مثل گردون
صرف ہو جائے لگے ہاتھ جو گنج قارون
مگر گر پڑے پھٹ کے نہ سر پر کہین سقف گردون
زائر شاہ شہیدان ہین نہ کیون ہون مفتون
یہی حسرت ہے کہ سامرے مین ہو مین مدفون
کہ یہ ہین روز ازل سے شہ دین پر مفتون
غم سرور کے سوا یہ نہ کبہی ہون محزون
دولت مسرور ہون دشمن جو ہین وہ ہون محزون
جاہ و اقبال و ترقی رہے دائم افزون
خصلتین نیک ہین ساری کہ ہین پاکیزہ درون
بطفیل شہ ابرار خدائے بیچون
قرض ہون سبکے ادا دولت و اولاد فزون
کہ غم شاہ دو عالم مین یہ سب ہین محزون

یاالہی رہے اس جشن کی ہر سال بنا
تیرے سرکار رہیں حشر تلک با اقبال

شاہ کی مدح و ثنا میں اسی مضمون پہ ہوں
فیض یہ ... کا جو کہ میں ہوں

قصیدہ در تہنیت میلاد جناب صاحب العصر عجل اللہ فرجہ

ہوا ہے آلہی احسان شکر رب قدیر
ہو کس طرح سے ادا حمد مالک تقدیر

خوشی سے باچھیں کھلی ہیں ہر ایک ہو گئے
گلے سے ملتے ہیں ہو ہو کے جھک کے سب جوان و پیر

اور ... ہوتی ہے تقسیم ... سو لوان کی
اور سب کو بانٹتے ہیں عطر صاحب توقیر

... ہیں ... تقسیم ... ان کے ...
دو ہر ... گرمی ہے گرم گرم جائے ...

رخ اہل ... ہیں ... ...
خوشی ہے آج نمودار مثل عید غدیر

لگا دے ہونٹوں سے جام لبالب ساقی
نہیں ہے دیر کا ہنگام اب نہ کر تاخیر

تجھے خبر نہیں شاید کہ آج آئے ہیں
امام بارہویں آقائے ہر صغیر و کبیر

نہ کس طرح سے ہوں مسرور دوستان علی
جہاں میں خلق ہوا جان شاہ خیبر گیر

پسر ہیں جو حسن عسکری کے وہ مہدی
پھوپھی حکیمہ خاتون ہیں خوشی با توقیر

وہ کون مہدی ہادی امام سرور سرا
لقب جناب کا ہے حجت خدائے قدیر

سزا ملیگی ہر اک اہل جور کو فوراً
ظہر ہوگی آپ سے دین رسول کی توقیر

پسر کے منہ پہ زبان پھیرتے ہیں جھک جھک کر
ہیں خوش بہت حسن عسکری با توقیر

مطلع

علم جو ہوگی جہاں میں وہ عدل کی شمشیر
سپر بنے وار کہیں رک سکیگا اسے توبہ

نہ امن پائینگے کل کینہ جو شقی و شریر
پئے قصاص کھنچے گی جو عدل کی شمشیر

ظہور آپ کریں جلد یہ دعائیں ہیں
تو ہوں رکاب میں حاضر ہم بخدائے قدیر

جو مر گئے ہیں وہ فی الفور قبر سے اٹھیں
ہم اپنی جا سے پہنچ جائیں دم میں مثل تیر

خدا نے عزت و توقیر وہ عطا کی ہے
ہیں ختم اسی در دولت پہ سب امیر و فقیر

مرا کہ غریب کا ہوئیگا دور درد یہاں
امیر ہوئینگے جتنے ہیں بے نوا و فقیر

شجاعت اور امامت ہے ختم حضرت پر
نہیں ہے آپکا کوئی جہان میں مثل و نظیر

ہم اپنے دل میں یہ سمجھے ہوئے ہیں اے مولا
نبی کی طرح سے ہیں آپ بھی بشیر و نذیر

صدا ظہور کی سن پائینگے جو قبر میں بھی
ہم اپنی جا سے پہنچ جائینگے مثال تیر

حضور میرے ہیں وافی الضمیر سے واقف
نہیں ہے آپ سے کوئی زیادہ با توقیر

دعا یہ ختم قصیدہ کرو اب اے جعفر
سنے گا سب کی مناجات مالک تقدیر

جو قرضدار ہیں فارغ دیون سے ہو جائیں
مریض پائیں شفا اے مرے خدائے قدیر

بخار دفع ہو طاعون دور ہو جائے
گران ہے غلہ ارزان ہو اے خدائے قدیر

جہان میں مومن کامل ہیں جتنے بے اولاد
عطا ہوں انکو پسر تو ہے مالک تقدیر

جو بانی جشن کا ہے وہ رہے سدا آباد
جو حاضریں ہیں رکھ شاد انکو رب قدیر

رہیں جہان میں سدا شاد کام فخر الملک
دکن میں اس سے زیادہ ہو عزت و توقیر

رہیں یہ دونوں جہان میں معزز و ممتاز
جو اب ہے اس سے ہو زیادہ حاصل جاگیر

کسی طرح کہا نہ دیکھا ہوا نہیں ثانی
کسی طرح کہا نہ نظم ہو ... ختم شبیر

قصیدہ در تہنیت جشن میلاد جناب صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ

زمانہ کیوں نہ ہو جوش سرور سے معمور
جہان میں آج ہوا صاحب الزمان کا ظہور

گلے سے ملتے ہیں جھک جھک کے مومنین باہم
ہے اہل سما میں ہر طرف شور کا وفور

فرشتگان مقرب فلک سے آئے ہین
نظر ٹھہرتی نہین چہرہ مبارک پر
تمام اہل مدینہ بہی شاد و خرم ہین
ہوا ہے آج وہ پیدا جو بارہوان ہے امام
کہ جسکے عہد مین اک دین ہوگا اور اک طور
زمانہ عدل سے بہر دیگا اپنے عہد مین جو
دیا ہے حق نے خدائی کا اختیار انہین
وجود سے ہے انہین کے بقا زمانے کو
ہے انکے قبضہ قدرت مین بندوبست جہان
ہر ایک شخص سے پیش آئینگے بلطف و کرم
ہیبت و داب مین انکے ہر ایک سرکش ہے
انہین کے نام کا سکہ رہے گا تا محشر
پلا دئے ساقی گلفام آج جام پہ جام
ہے آج نیمہ شعبان بڑی خوشی کی شب
جہائی آنے اسوقت ٹوٹتی مین رنگین
گہٹائین اوٹھی ہین قبلہ کی سمت سے گہنگور
حساب کیا پلا آج بے حساب مجہے
جہکا دیا مرے ساقی نے خوب جی بہر کے
شروع کرتا ہون حال ولادت صاحب
ہے آج دہر مین پندرہوین ماہ شعبان کی
بیان کرتی ہین اب یون حلیمہ خاتون

ادب سے بیٹھا ہے کوئی قریب کوئی دور
ہین مہر و ماہ بہی نے نور پیش وہ ہے حضور
خوشی سے نکلے ہین جہک جہکے چہرہ پرنور
زمانے بہر مین جو ہے حجت خدا مشہور
ہوا ہے آج وہ پیدا جو ہے شجاع و غیور
قصاص لیگا وہ آبائے طاہرین کا ضرور
نہین ہے ایسے کوئی بڑے صاحب مقدور
انہین کے سامنے با اختیار ہین مجبور
وہ پیش چشم ہے نزدیک ہو کوئی یا دور
امام دین کا ہے خلق محمدی مشہور
جہکے ہوئے ہین انہین کے قدم پہ فرق غرور
درست ہونگے جو بگڑے ہوئے ہین دین امور
کہ جسکے دیکھے سے فی الفور اٹھگیا ہے سرور
قرین سحر کے نظر آئیگا وہ حق کا نور
اوٹھائے جام و سبو دیر کر نہ تا مقدور
تری نثار ترے صدقے اے معین و غیور
رسول شافع امت ہین کبریا ہے غفور
خدا کا شکر کہ ہم رند ہوگئے مخمور
نہین بغور جو ہین مخلصان شاہ غیور
ہوا ہے بارہوین ہادی کا آج ہی تو ظہور
ہین ایکدن جو گئے دیکھا ہین حسن سرور

سبب خوشی کا جو پوچھا تو ہنس کے فرمایا
عطا کریگا مجھے آج طفل رب غفور

جو چھپا بطن سے نکلیگا وہ ہوگا یہہ کہے
تو بولے نرجس خاتون سے اوسکا ہوگا ظہور

جو دیکھا آکے نہ کچھہ حمل کا اثر پایا
کہا امام سے جا کر کہ اے شہ جمہور

نہیں ہے نرجس خاتون مین کچھہ علامت حمل
تو مسکرا کے یہہ بولا وہ کبریا کا نور

خدا کی دیکھئے کیا شان اے پھوپھی مان
عیان وہ ہوگا جو نظروں سے ہے ابھی مستور

سنا جو یہ تو مین اوس شب ہی وہین گھر مین
نماز شب کو اوٹھی مین جو تہا مرا دستور

قریب صبح کے نرجس بھی ہو گئی بیدار
اوٹھی نماز تہجد کو وہ بہ فرح و سرور

تو وسوسہ سا مرے دل مین اک ہوا پیدا
کہا امام نے قریں ہے وقت ظہور

یکایک اتنے مین اک پردہ ہوگیا حایل
یہ دیکھا نرجس خاتون ہے کرب سے رنجور

پڑھا جو مین نے بحکم امام سورہ قدر
جنین نے بھی پڑہا ہے یہ شان رب غفور

کہا امام نے خائف نہ ہو پھوپھی مان
امام زادون کا یہ طور ہی یہ ہے دستور

نگاہ کی جو سوئے فرش غور سے مین نے
زمین پہ آیا نظر عرش کبریا کا نور

کہا پکار کے مین نے پسر مبارک ہو
تو خوش ہوے حسن عسکری امام غیور

کہا کہ پاس مرے لائے تو آپ اسے
یہ پوچھا مین نے کہ نہلا کے لاؤن پیش حضور

دیا جواب کہ وہ خود ہے طیب و طاہر
نہ غسل اور نہ کچھہ شست و شو ہی اسکو ضرور

مین لیکے جب گئی پوتے کو عسکری کے پاس
تو لیکے گود مین بیٹے کو وہ ہوئی مسرور

زبان پاک کو چہرے پہ پھیرنے لگے آپ
وہ طفل کرنے لگا حمد خالق جمہور

لقب ہی قایم و ہادی و منتظر حجت
رہے گا نام کو اب مطلقاً نہ فسق و فجور

ہے نام پاک کا غیبت مین لینا ناجایز
ادب امام امم کا ہے ہر بشر کو ضرور

تہا سن وہ دو صد و پنجاہ و پنج ہم رقوم
ہوا زمانہ جو نور قدوم سے معمور

دعا پہ روک قلم طول دے نہ اے جرجیس
بجز حسین کے غم کے کوئی نہ ہو رنجور

مرادین والی ملک دکن کی بر آئین
ہوں دوست شاد تو دشمن تمام ہوں مقہور

جو بانی جشن کا ہی وہ رہے سدا شادان
ہین جتنے جشن مین حاضر وہ سب ہین مسرور

ہمیشہ خلق ہین خوشدل رہین مرے سرکار
رہین جہانین باعافیت بہ عیش و سرور

ہمیشہ شاد رہے انکی آل اور اولاد
رہین مدام یہ باعافیت بہ فرح و سرور

رہین جہان ہین باعزاز شاد فخر الملک
کہ اب تو ملک دکن مین ہین یہ سخی مشہور

انہین سے فیض ہے دن رات مین ہی جاری
مرے خدا مع اولاد یہ رہین مسرور

درود پڑہتے ہوی سب اٹہین پئے تعظیم
جلوس حضرت صاحب سے ہے جہان پرنور

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب صاحب الامر عجل اللہ فرجہ

ہزار شکر مہیا ہین عیش کے اسباب
مزے اوڑائے جو جس سے یہ عہد شباب

جو مومنین ہین بغلگیر ہو رہے ہین سب
امام عصر کا مولد ہے خوش ہین شیخ و شباب

یہی ہے لبر کہ مدح امام پاک کرین
ازل کے روز سے ہین بحر عشق ہین غرقاب

دریغ کیا ہے مزے لوٹئے زمانے کے
خدا کے فضل سے ہمکو نہین ہی خوف عذاب

قدوم پاک سے ہی شہر شہر ہین برکت
جہانین سب جو ہین خوشحال ہی بہ فیض جناب

یہی غرض ہے غلامان شاہ دین کہاین
تمام ڈالیون ہین میوہ جات ہین شاداب

جہان ہین بارہوین ہادی کی آمد آمد ہے
وہ جہوم جہوم کے اوٹہتے ہین جہنڈونکی سحاب

ہزار شکر کہ یہ دن خدا نے دکہلایا
شب ولادت صاحب ہے خوش ہین شیخ و شباب

مطلع

تہہ فلک چمنستان دہر ہین شاداب
کہلا ہوا ہے کہین موتیا کہین پہ گلاب

جدھر نظر کرو برپا ہے ساز عیش و طرب — سمان بندھا ہوا ہی بحر ہی ہین چنگ و رباب
بہت کہے ہین وہ سب لاج جو ہین حاضر جشن — ہر ایک شعر ہے اپنے قصیدہ کا نایاب
کرم سے آپکے سرسبز ہے ریاض جہان — برس رہی ہین جہاجہم جو رحمتوں کے سحاب
طرح طرحکا تکلف ہے شاد ہین حضار — بچھا ہوا ہے یہان فرش قاقم و سنجاب
ہمین تو کام ہے مدح و ثنای شہ سے مدام — ازل کے روز سے ہین بحر عشق مین غرقاب
سر نیاز بسر ہین شملے ادب سے ہین حاضر — ہین زیب جسم لباس مشجر و کمخواب
ہین سب جتنے دوست ہین اونکے لیے ریاض ارم — جہنمی ہے وہ دشمن ہے جو کہ خانہ خراب
نہ امن پائینگے وقت ظہور دشمن دین — ہماری شاہ کا کوچہ ہے مسلخ قصاب
معاً برستا ہے جس وقت حکم پاتا ہے — کرم سے آپکے ساری زمین ہے شاداب
فلک پہ دیر سے بجلی چمک رہی ہے پہر — ضرور برسے گا آیا ہے خوب گہر کے سحاب
جو مدح کرتا ہے جز خلیس نظم کر جلدی — پہر و ساز نیست یہ کیا ہو کہ ہی یہ نقش بر آب
نہین غرور کہ ہون مرہ تنا اگر مین — قصیدہ کہتے ہین ہر سال ہم برای ثواب
ضرور جائے سیاہی دوات مشک کی ہو — قلم کے واسطے درکار ہے پر سرخاب
ازل سے آپ ہین ملے یہ بخشوا دینگے — ہمارے دلمین نہین کچھ بھی خوف روز حساب
فرشتے پوچھنگے محشر مین شرمگین ہونگے — خدا کے فضل سے یہان پاک ہی حساب و کتاب
یہ آرزو ہی کہ دریائے نور تک پہنچین — ادہل رہے ہین وہی بحر جو کہ تہے پایاب
جو چاہین ملکے وہ سب طبع آزمائی کرین — نہو سکے گا مری نظم باصفا کا جواب
قصیدہ لکھنا ہے منظور مدح صاحب مین — پلا دے ساقی مہوش کہ ہی یہ کار ثواب
برائے ساقی کوثر نہ دیر کر اب تو — سرور جبکا رہے حشر تک پلا دہ شراب
عجب ہی کیا جو نہ دین قبول فرمالین — کہے ہین مین نے یہ اشعار نظم پہر ثواب
غرض تمام سے ہی واہ واہ ہو کہ نہ ہو — پڑھو قصیدہ کہ ہے خوب مجمع احباب

مدد ہی یا سبط نبی طبع میں رسا قصیدہ کی
ضرور چاہئے جسمین ہو خاطر احباب

سنائیں ہمی سخن جو پڑہا ہیں ہونکا ف نہیں
ہیں جنپہ ختم سخن مال شعر پہ شتاب

جو کار خیر ہوا انسان سے وہ غنیمت ہے
نہیں ہی نیک کا کچہ اعتبار مثل حباب

مطلع

ظہور کیجیے یا شاہ دین اولٹکے نقاب
دکہائیے رخ پرنور ہمکو کیا ہی حجاب

فلک پہ رات کو ہوتا ہے چاند کا دہوکا
خجل ہے روئے منور سے مہر عالم تاب

سحر سے طالب دیدار جمع ہیں در پہ
خدا کے واسطے جلدی اولٹئے رخ سے نقاب

ہے یہ دن خوشی کا کہ شعبان کی ہی نیمہ ہو
ہیں سامنے ہمیں مسرت کے سب طرف اسباب

لقب ہے آپکا حجت یہ جانتے ہیں سب
نظر کرے جو ادہر مہر و مہ کی ہی کیا تاب

بہت حکیمہ خاتون شادمان ہیں آج
یہ غنچے کہتی ہیں یہہ مہہ ہی غیرت مہتاب

لئے ہیں گود میں بیٹے کو نرجس خاتون
جو شاد ہیں حسن عسکری ہیں خوش احباب

ملک فلک سے سب آئی ہیں تہنیت کیلئے
وہ نور ہے کہ نہیں جسکے دیکہنے کی تاب

یہ کہتے ہیں سب یہ پسر مبارک ہو
ہے آپ ہی کا تو در حق کی رحمتوں کا باب

مہک رہے ہیں سراسر وہ گیسوئے مشکین
بنائے زلف میں مطلق نہیں ہی پیچ و تاب

ہوا ہے خلق وہ حضرت ہی کے تو باعث سے
درود پڑہتا ہے جو سونگہتا ہی بوی گلاب

بنائے روح ہی شہدین رقم کروں کیا میں
نہیں ہیں دانت یہ ہی سلک گوہر نایاب

مقابلہ ترے تلوون سے یاد نکے کیا ہو
سفید ہے اسی خجلت سے چہرہ مہتاب

خدا نے نور کے سانچے میں تنکو ڈہالا ہے
نہیں ہی ناف یہ ہی بحر حسن کا گرداب

سوار ہوتے ہیں جسوقت آپ یا شہ دین
ادب سے چومتے ہیں مہر و مہ فرس کی رکاب

عیاں ہی سب پہ کہ ہیں جانشین رسول کے آپ
شرف سے آپکے واقف ہی منبر و محراب

ہمارے سر پہ سلامت ہیں حضور سدا — جناب ہی سے ہی توقیر زمزم و میزاب
ہر ایک طرح سے ہیں بے عیب چاردہ معصوم — رہین نزر کو نکے بے عیب و ریب ہیں اصلاب
خدا کا شکر کہ بے مانگے رزق ملتا ہے — کھلا ہوا ہے ہمیشہ سخا و جود کا باب
جو تیرے دوست ہیں دنیا میں شاد کام رہیں — تری عدو پہ ہو نازل خدا کا قہر و عذاب
دعا پہ ختم قصیدہ کرو اب اے محسن — خدا کا شکر کہ نکلے نہ سے در خوش آب
جو بزم جشن میں حاضر ہیں سب کہیں آمین — طلب میں کرتا ہوں حاجات سب بچشم پر آب
جو بزم جشن کا بانی ہے وہ رہے مسرور — کہ جشن کرتے ہیں ہر سال یہ برائے ثواب
الہی جلد ہو غلّے کی اب تو ارزانی — کہ زیست سے ہیں تنگ اب جہان کے شیخ و شاب
جہان بھر کے مرض سارے دور ہوں جلدی — تمام ہو رہے ہیں آجکل بہت احباب
جو میرا حال ہے سب آپ پر وہ روشن ہے — بیان کرنے کی حاجت نہیں ہے پیش جناب
ہوئے ہیں دور جو آنکھوں سے میرے نور نظر — نہ دن کو چین ہے مجھکو نہ رات کو ہے خواب
سوا حضور کے کس سے ہوں خواستگار مدد — رقیب شوم چھڑکتے ہیں زخم پر تیزاب
بجز مصیبت و ایذا کوئی نہیں ساتھی — یہ رنج و غم ہے کہ جاری ہے چشم سے خوناب
جو مومنین ہوئے ہیں قوت خلد میں گھر پائیں — جو حاجتیں ہیں وہ کس سے کہیں سوائے جناب
جو آج خلق ہوا اوسکا واسطہ یا رب — خطائیں جو ہیں ہماری وہ عفو ہوں شتاب
رہیں جہان میں سدا شاد کام فخر الملک — ہے سچ تو یہ امر این نہیں ہے انکا جواب
مطالبات دلی انکے جلد بر آئیں — جواب ہیں اس سے زیادہ ہوں عیش کے اسباب
محل کو انکے مسرت زیادہ ہو شب و روز — سروں پہ سبکے رہیں رحمت خدا کے سحاب
یہ اپنے بچوں کی شادیاں دیکھیں — مرے خدا چمن آرزو رہے شاداب

قصیدہ در تہنیت ولادت صاحب العصر عجل اللہ فرجہ

شامل حال ہوا ہے کرم عزّ و جل — صاحب الامر کا مولد ہے خوشی کا ہے محل
شاد ہین نرجس ذی قدر و حلیمہ خاتون — فضل خالق سے لگا نخل تمنا ہین پھل
حسن عسکری ہین شاد و فرخناک بحال — دمبدم کرتے ہین شکر خداوند ازل
تہنیت کیلئے گردون سے ملک آتے ہین — مومنین فرط مسرت سے بجاتے ہین بغل
آپکے فیض قدم سے ہے زمانہ گلزار — ہے ہر اک سمت کو بچھا ہوا فرش مخمل
کیون صفائی و برش ساتھ نہو سے ہر دم — ہے ثنائے شہ دین تیغ زبان کی صیقل
نظر آجائے رخ پاک امام دو جہان — سر اوٹھائے ہوئے ہین شوق زیارت مین جبل
دوستونکے لئے جنت مین مزے ہین شب و روز — دشمن شاہ امم داخل نار اسفل
کیون معطر نہ رہین اہل تولا کے مشام — گل رخسار کی خوشبو سے چمن ہین جنگل
عرش سے دید کے مشتاق ملک آتے ہین — آج معمور فرشتون سے ہی سر دشت و جبل
ہار پھولون کے ہین پہنے ہوئی ساری حورین — شوق سے نکلے ہین ملبوس ہین عطر صندل
خنگ گردون کبھی ہمراہ نہین چل سکتا — قابل دید ہی اسپ شہ دین کی چلبل
دور دورا ترا تا حشر رہے اے ساقی — کیا اک جام مرے منہ سے لگا دی بوتل

مطلع

ہین علی قبلۂ کونین امام اول — بعد اونکے حسن سبز قبا نیک عمل

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب صاحب العصر عجل اللہ فرجہ

مژدہ اے دل وہ امام انس و جان پیدا ہوا — جسکے فیض نور سے سارا جہان پیدا ہوا
جسکی خاطر سے ارم کا بوستان پیدا ہوا — باغ ہین زہرا کے وہ سرو روان پیدا ہوا

جسنے پوچھا کیا امام دو جہان پیدا ہوا
ہنس کے جبرئیل امین بولے کہ ہان پیدا ہوا

نیمۂ شعبان کو وقت صبح [illegible]
بولے سب قرآن [illegible] شاہ زمان پیدا ہوا

شش جہت معمور ہے فیض [illegible]
چار سو غل ہے [illegible] امام اب بارھوان پیدا ہوا

جن و انسان حور و غلمان [illegible]
مالک [illegible] شاہ زمان پیدا ہوا

بحر عالم میں نہیں باد مخالف سے خطر
کشتی دین نبی کا بادبان پیدا ہوا

اپنے مداحوں کو دینگے دولت دنیا و دین
مہر اسلام [illegible] آقا قدردان پیدا ہوا

دوستوں کو دینگے گلزار ارم اعدا کو نار
لو مبارک تم کو [illegible] نار و جنان پیدا ہوا

جسکے نقش پا سے نور سے خجل ہے آفتاب
آج وہ خورشید [illegible] زیر آسمان پیدا ہوا

ساکن ارض و سما حاضر ہوئے نذرین لئے
جب وزیر بادشاہ دو جہان پیدا ہوا

اس [illegible] کا [illegible] پائے گا ضرور
آج مداحوں کا اپنے قدردان پیدا ہوا

قصیدہ در تہنیت ولادت حضرت صاحب العصر علیہ السلام

عراق نور سے ہے رشک وادی ایمن
جلوس حضرت صاحب سے ہے جہان روشن

وہ آج خلق ہوا جو کہ بارھوان ہے امام
وہ آج خلق ہوا جو ہے بادشاہ زمن

طرب سے ہے حسن عسکری کا چہرہ سرخ
وہ دل سے دور ہوئی یاس تھے جو رنج و محن

پسر کو دیکھکے ہیں شاد نرجس خاتون
کھلا ہے سامرہ میں تازہ مصطفی کا چمن

[illegible] ولادت سے خوش حکیمہ بی
زبان پاک پہ ہے حمد خالق ذوالمن

[illegible] بادشاہ [illegible] سے دید کے قابل
جہان کے باغ پہ کچھ آج طرفہ تر ہے پھبن

طرح طرح کے کئے ہین حسین بناؤ سنگار / ہین سبکے زیب بدن سرخ سرخ پیراہن
وہ اونکا ناز و ادا جو کہ دید ہے نہ شنید / ہر اک نگار پہ ہے آجکل عجب جوبن
دلون پہ کان کے جھمکے گراتے ہین بجلی / گلے مین طوق مرصع کلائی مین کنگن
رخون سے صنعت صانع عیان ہے سراسر / نئے دکھاتا ہے جلوے کسی کا سادہ پن
بہار باغ جہان مین ہی ہے صل علیٰ / پھلے ہے تازہ گلون سے تمام صحن چمن
چمک دکھاتی ہین پیشانیان حسینون کی / رخون پہ ہے وہ دمک جس سے ماند ہی کندن
ہر ایک سمت کو ہے عاشقون کا ہی مجمع / بناؤ سبکے دکھاتے ہین شادمان چمن
لبھا رہا ہے جو ہر اک کو سب کا ناز و ادا / دلون مین کرتا ہے گھر حسین کا چلبلا پن
مشام جان ہے معطر ہر ایک مومن کا / مہک رہا ہے ہر اک خوروش کا سینہ و تن
کھلا ہے صنعت صانع کا ہر طرف تختہ / بسے ہوئے ہین گلستان مہک رہے ہین بن
ادھر چنبیلی ادھر ہے کھلا ہوا بیلا / وہ موتیا کہ تصدق ہو جسپہ در عدن
کسی درخت پہ کوئل کی ہے صدا کو کو / پپیہے نعرہ زنان اک طرف بصوت حسن
یہ کس شجاع دلاور کے آگئے ہین قدم / کہ کفر و شرک ہے معدوم عدل کا ہی چلن
ہوائین آتی ہین باغ جنان سے فر فر / بہشت بنگیا ہے ارض سامرہ کا بن
ہزار شکر کہ یہ دن خدا نے دکھلایا / کھلا ہے سامنے آنکھون کے فاطمہ کا چمن
بیان کرتی ہین اب یون حکیمہ خاتون / کہ لے گئی ہین جب اس طفل کو قریب حسن
پدر کو دیکھکے فرزند نے سلام کیا / سمجھ مین آئے نہ میرے کئے کچھ ان سے سخن
زبان طفل پہ جاری تھا کلمہ طیب / زیادہ مہر سے رخشان تھا چہرۂ روشن
زبان پھراتے رہے روئے طفل پر تا دیر / گئے تھے بوسۂ رخ گاہ چومتے تھے دہن
مبارک اور سلامت کا غل تھا چار طرف / سبھونکی آنکھ جھپکتی تھی رخنہ تھی تو وہ تھین
فلک سے آنے لگے رنگ رنگ کے طایر / پرون سے کرتے تھے مس صدر دبازو گردن

ثنا محال ہے بے مثل ہین لب و دندان
مثال گیسوے مولا سے کسکو دیجائے
نہین ہے حور و ملک کو بھی تاب نظارہ
ہزار شکر کہ یہ دن خدا نے دکھلایا
جھکے ہوئے ہین سر انس و جن و حور و ملک
مجال کیا۔ جو ہوا آمادہ سرکشی پہ کوئی
جلالت اور شجاعت ہی ختم حضرت پر
نہین ہے آپسا کوئی دلیر دنیا مین
ہین آپ ہی تو دل و جان فاطمہ زہرا
گدا ہین اس در دولت کے سب امیر فقیر
قیام دین محمدؐ کو آپ ہی سے ہے
نظر مین پھرنے لگے لطف نیمۂ شعبان
زیادہ ہوگیا فسق و فجور دنیا مین
ہوا ایک ہین اور اک طور قاف سے تا قاف
عدو جو آپکا ہے اوس سے ہی خدا ناخوش
مثال احمد مرسل خلیق ہین مولا
جنان مین پائیگا گھر بعد مرگ رہنے کو
نہین عذاب جہنم کا ڈر غلامون کو
کیا حقیر کو لطف و کرم سے مالامال
عیان ہے آپ پہ سب حاجت بیان نہین کچھ
کسی فقیر سے نہ بادشاہ سے کچھ کام

فدا ہے لعل بدخشان نثار در عدن
ہے گرد عنبر سارا خجل ہے مشک ختن
زیارت کف پا سے ہے چشم دل روشن
کھلا ہے روبروے چشم فاطمہ کا چمن
کسے ہے آپکے دربار مین مجال سخن
در حضور پہ خم ہے ہر ایک کی گردن
جری ہین آپ مقر ہین تمام مرد و زن
مقابل آپکے کیا ہوئے کوئی قلعہ شکن
ہین آپ ہی تو توانائے حسین و حسن
جھکی ہے سبکی اسی آستانے پر گردن
قدوم شاہ کے سب منتظر ہین مرد و زن
ظہور کیجیے مولا یہی ہے مستحسن
شتاب لیجیے کاٹھی سے تیغ شعلہ فگن
پڑیگا عدل کے سکے کا آپ ہی سے چلن
مطیع امر جو ہے اوس سے شاد ہے ذوالمنن
نہ ابرؤن مین گرہ ہے نہ ہے جبین پہ شکن
محب کیواسطے دنیا ہی دن ہے دار محن
ارم مین جائینگے زہرا کا تھامکے دامن
کسی کے سامنے پھیلائے کسلیے دامن
ہر ایک مطلب دل ہے امام پیر روشن
اسی سے بھیک ہے خادم سمیٹ کر دامن

کسی کے سامنے کیون جا کے ہاتھ پھیلائین ... بھرا ہوا ہے ثنا خوان کا موتیون سے دہن
شرف حصول ہین فضل خدا سے عالم کے ... مرے تو آپ ہی ملجا ہین آپ ہی مامن
قلم کو روک کے جبرئیل حق سے کر یہ دعا ... ہر امر صعب ہو آسان بہر شاہ زمن
غلام خاص پہ فرمائے کرم کی نظر ... کہان تلک یہ سہے مداح جور چرخ کہن
جو بانی جشن کا ہے اور جتنے ہین سامع ... رہین وہ شاد و فرخ تا کہ زیر چرخ کہن
اوٹھا کے ہاتھون کو حضار سب کہین آمین ... سنے گا سبکی دعائین کہ وہی ہے رب زمن
الٰہی جلد ہو غلے کی اب تو ارزانی ... بتنگ قحط کے باعث سے سب ہین مرد و زن
نہین جو صاحب اولاد اونکو دے اولاد ... چراغ خانہ امید سب کا ہو روشن
علیل جو ہین وہ کل مومنین شفا پائین ... حکیم تو ہی ہے اے خالق زمین و زمن
جہان ہین حج و زیارت کے بیٹھے ہین مشتاق ... وہ پہنچین جلد مشاہد پہ سب بطور حسن
شریک جشن جو ہین اونکی حاجتین بر آئین ... سبھونکے قلب سے ہو جائین دور رنج و محن
ہین جتنے صاحب دختر فراغ عقد سے پائین ... غنی ہون جتنے ہین با احتیاج مرد و زن
سر اپنے بندہ آثم پہ رحم کر مالک ... گناہ بخش نہ تا حشر کے ہون رنج و محن
سوا حضور کے در کے نہ دیکھین اور کا در ... چھٹے نہ ہاتھ سے ہم سبکے آپکا دامن
درود پڑھتے ہوئے سب اوٹھین پئے تعظیم ... لئے ہین گود مین فرزند کو جناب حسن

قصیدہ در تہنیت ولادت جناب صاحب العصر علیہ السلام

ہو مبارک مہدی معجز نما پیدا ہوا ... قائم آل رسول کبریا پیدا ہوا
آج دنیا مین امام دوسرا پیدا ہوا ... عیسیٰ گردون نشین کا مقتدا پیدا ہوا
دی صدا الیاس نے دریائے رحمت آگیا ... خضر چلائے کہ میرا رہنما پیدا ہوا

حضرت نرجس خوشی ہین اور حکیمہ شاد ہین
عسکری کہتے ہین میرا دلربا پیدا ہوا

سب گل باغ حسن کی لائی ہو باد سحر
ہر طرف اک نعرۂ صل علی پیدا ہوا

مین سے جسکے قدم نے ہے زمانہ کو ثبات
آج وہ ثابت قدم وہ بادشا پیدا ہوا

امت احمد کو کیا موج حوادث کا خطر
کشتی دین نبی کا ناخدا پیدا ہوا

شاد میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ہین
کہتے ہین جبریل شہزادہ مرا پیدا ہوا

گوہر بحر کرامت حجت اثنا عشر
آبروئے دین امام اتقیا پیدا ہوا

کوئی گل اس رنگ کا گلشن مین کبھی دیکھا نہ تھا
گلشن عالم مین جب سے سامرا پیدا ہوا

اس سہارے سے پہنچ جائینگے ہم فردوس مین
منزل مقصود کا جادہ نیا پیدا ہوا

قابل رحمت ہوئی ہم اب دعائین ہین قبول
بندۂ مقبول آج اللہ کا پیدا ہوا

کفر مثل آہوئے رم خوردہ ہوئیگا نہان
قاتل کفار ضرغام خدا پیدا ہوا

حشر تک قایم رہا دین محمد کا وقار
نام حق ہمنام محبوب خدا پیدا ہوا

حبذا اوج و شرف حق نے کیا پایہ بلند
انکی کرسی کیلئے عرش علا پیدا ہوا

کیون نہون مسرور و خندان ساکنان تحت و فوق
آج عالم مین بشر ارض و سما پیدا ہوا

جسکے ہاتھون سے چلے گی معرکہ مین ذوالفقار
وہ جگر بند امیر لافتا پیدا ہوا

مومنونکے سر سے اب ساری بلائین ٹلگئین
دافع رنج و غم و درد و بلا پیدا ہوا

نور عین فاطمہ لخت دل شیر خدا
زیب بخش مسند خیر الورا پیدا ہوا

تہنیت کیواسطے گردون سے آئی ہین ملک
مرشد روح الامین کا دلربا پیدا ہوا

شرع کا رکن رکین راز الہی کا امین
وارث میراث ختم الانبیا پیدا ہوا

بار الہا شاد رکھیہ سب حاضرین بزم کو
اوسکا صدقہ آج جو معجز نما پیدا ہوا

نیمۂ شعبان کو ای جعفر حسین حق کے فضل سے
ہوگیا روشن جہان شمس الضحیٰ پیدا ہوا

قصیدہ در تہنیت ولادت و استغاثہ از صاحب العصر عجل اللہ فرجہ

یا محمد آپ سے فریاد ہے
تیرے دم سے عالم ایجاد ہے
آگ ہے پانی ہے خاک و باد ہے
خیمہ گردون ہوا استاد ہے
جو امام عصر کا شمشاد ہے
آج جو اسکو مبارکباد ہے
آج خوش ہیں سب غلامان علی
ہے جو میلاد گل باغ رسول
ہیں غزلخوان بلبل و قمری جو آج
دیکھیں منصور و مظفر کون ہو
ایک جھونکے میں ہوا کے ہے فنا

اب زمانہ میں بہت بیداد ہے
اس قدم سے دین کی بنیاد ہے
آدمی کی بس یہی بنیاد ہے
میرا مولانا صب اوتاد ہے
اوسکو حاصل رتبۂ مقداد ہے
مہدی دین کی شب میلاد ہے
دشمن آل نبی ناشاد ہے
رشک گلشن عالم ایجاد ہے
گل ہیں خندان وجد میں شمشاد ہے
سامنے اور گردون سے بادباد ہے
آدمی کی یہی کوئی بنیاد ہے

قطعہ ۲ شعر

ہے قرین اب کوچ دنیا سے مرا
آپ حامی ہو نہیں تو کچھ ڈر نہیں
ہوں پریشان یوں عدو ہی شاد ہیں
قوت دست خدا کے سامنے
ایک باقی ہے تو یہی رکن رکین
آج سے بہتر نہیں ہے کوئی رات

پاس ہے نہ راحلہ نہ زاد ہے
یا امام دین دم امداد ہے
جس طرح برباد قوم عاد ہے
موم سے کم پنجۂ فولاد ہے
بس تمھی سے دین کی بنیاد ہے
آج کا دن افضل اعیاد ہے

کیجئے بس اے مرے مولا ظہور | اب نہایت بدعت و الحاد ہے
آپ ہیں بیشک علیم سر حق | آپ سے مخفی کوئی روداد ہے
ہے اطاعت تیری واجب خلق پر | حکم حق سے جو ترا ارشاد ہے

قطعہ ۲ شعر

جان کعبہ ہے امام آخرین | بس وہ جانے جسکو استعداد ہے
ہم محبت کیوں نہ قائم سے رکھیں | لائق حب شہ کا ہم اعداد ہے
جو تجھے حق نے مراتب ہیں دئے | نہ شمار اونکا ہے نہ تعداد ہے
مجھکو بھی مولا وہیں بلوائے | جس جگہ پہ آپکی اولاد ہے
تیغ سے تیری نہ کیوں کانپیں ملک | معرکہ خیبر کا سارا یاد ہے
قید غم سے ہو رہائی کب تلک | دیکھئے کتنی ابھی میعاد ہے
کیوں نہو تو عالم علم عظیم | حیدر ترا جبریل کا استاد ہے
تجھ سے قائم ہیں عرش کے | تیرے دم سے عالم ایجاد ہے
ساجدوں میں کیوں نہوں ممتاز آپ | آپ کا سید سجاد ہے
مدعا جبر جلیس کا بر آئے گا | آج مولا کا مرے میلاد ہے

رباعیات

مصنفہ

جناب ولایت حسین خانصاحب جلیس کہ بعد وفات خلف رشید خود مصنف قصائد ہذا بنظم اوردند و اظہار درد دل کردند

یاد آتی ہے وہ شان وہ شوکت تیری
تڑپاتی ہے دل سینے میں الفت تیری
ہر جلسہ جدہر جدہر نظر کرتا ہے
آنکھوں کے تلے پھرتی ہے صورت تیری

دیگر

اس غم میں نہ بیاہتی یہ عجلت جرجیس
یوں تجھ سے مناسب تھی یہ سبقت جرجیس
میں رہ گیا تم پہنچ گئے منزل پر
اس پیر سے لازم تھی یہ غفلت جرجیس

دیگر

دامن کبھی آنسوؤں سے نم کرتے ہیں
کچھ زانوئے غم پہ سر کو خم کرتے ہیں
کچھ قاری قرآن ہیں کبھی فاتحہ خواں
جو کام ترا تھا وہ تیرے ہم کرتے ہیں

دیگر

روتا تھا رولاتا تھا غم سرور میں
غم کرنے سے دلگیر تھا سبحان اللہ
انجام بخیر ہو گیا کیا شک ہے
تو ذاکر شبیر تھا سبحان اللہ

دیگر

ٹھنڈی آہیں تڑپ کے کچھ بھرتا ہوں
غم سامنے ہے جدہر قدم دھرتا ہوں
باقی ہیں جو ایام حیات اے جرجیس
جرجیس کی یاد میں بسر کرتا ہوں

دیگر

اللہ قبول کر لے یہ آہ و بکا
انجام ترا بخیر ہے شک ہے کیا
سن تیرہ سو چھتیس میں رتبہ یہ بڑا
زوار بھی تو حسین بیکس کا تھا

دیگر

بزم غم میں شریک بھی ہوتا تھا
ذاکر بھی رہا کیا ہے اکثر جرجیس
منظور یہ تھا عزا میں مصروف ہوں
پڑھتا رہا مجلس میں برابر جرجیس

تمت